53 مختلف اعمال کی 692 اچھی نیتوں کا بیان

کتابُ النِّیّات

ترجمہ بنام

بہارِ نیت

مُؤَلِّف

حضرت علامہ محمد بن علوی بن عمر عیدروس
رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (وفات ۱۴۳۲ھ)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

53 مختلف اعمال کی 692 اچھی نیتوں کا بیان

کِتَابُ النِّیَّات

ترجمہ بنام

بہارِ نیّت

مُؤلِّف

حضرت علامہ محمد بن علوی بن عُمَر عَیدَرُوس

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه (وفات ۱۴۳۲ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّه

(شعبہ تراجِم کُتُب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : کتابُ النِّیّات

ترجمہ بنام : بہارِ نیّت

مُؤَلِّف : علامہ محمد بن عَلَوی بن عُمَر عیدروس رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ (وفات ۱۴۳۲ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجمِ کُتُب)

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ، ستمبر 2017ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۹ ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام ۱۴۳۸ھ حوالہ نمبر: ۲۱۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”بہارِ نیت“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب ورسائل کی جانِب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12-08-2017

WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

اِجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

"عمل سے بہتر" کے 9 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "9 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں "**اللہ**" کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں "**سرکار**" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی **صحابی یا بزرگ** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ** اور **رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (۶) اس کتاب کا مُطالَعَہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلّف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۷) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۸) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۹) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ تراجِمِ کُتُب (۳) شعبہ درسی کُتُب
(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبہ تخریج[1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجدّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالمِ شَریعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ

[1] ... تادمِ تحریر (ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام ۱۴۳۸ھ) شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واَہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت مُدَّظِلُّہ (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا وعلما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**)

امام اَحمد رَضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اوراشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کاخود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالِس بَشُمُول "اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّه" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنَّتُ الفِردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ
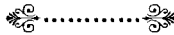
دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بر کت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

پہلے اِسے پڑھ لیجئے

حضرت سیِّدُنا علامہ سعدُ الدِّین تفتازانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اَلنِّیَّۃُ اَنْ یَّقْصُدَ بِقَلْبِہٖ تَوْجِیْہَ فِعْلِہٖ اِلَی اللہِ تَعَالٰی وَحْدَہٗ یعنی دل سے اپنے عمل کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے رکھنے کا اِرادہ کرنا نیت کہلاتا ہے۔[1]

ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں اور اِس طرح وہ عمل عبادت بن جاتا، ثواب بڑھتا اور بندہ اَعلیٰ درجات پالیتا ہے، تو اِس سے بڑا خسارہ کیا ہوگا کہ بندہ غفلت و بھول کے سبب اپنے عمل میں نیت ہی نہ کرے یا ایک سے زیادہ نیتیں نہ کرے۔ عالِمِ نیت، سیِّدی اَعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”جب کام کچھ بڑھتا نہیں، صِرف نیّت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیّت کرنا کیسی حماقت اور بِلا وجہ اپنا نقصان ہے۔“[2]

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 72 **موضوعات** پر اچھی اچھی نیتوں سے مُتَعَلِّق اپنے رسالے **”ثواب بڑھانے کے نسخے“** صفحہ 3 پر نیت کے پانچ رہنما اُصول بیان فرمائے ہیں جن کا خُلاصہ یہ ہے: (۱)...بِغیر اچھی نیّت کے کسی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا (۲)...جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ اُتنا ثواب بھی زِیادہ (۳)...نیّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زبان سے بھی دوہرالینا زیادہ اچھا ہے، دل میں نیّت نہ ہو تو زبان سے نیّت کے الفاظ ادا کرلینے سے نیّت نہیں ہوگی (۴)...عَمَلِ خیر میں اچھی نیّت کا مطلب یہ

1... شرح التلویح علی التوضیح، ۱/۲۱۰

2... فتاوی رضویہ، ۲۳/۱۵۷

ہے کہ دل عمل کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل رِضائے الٰہی کے لیے کیا جارہا ہو۔ نیّت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یاد رہے! صِرف زَبانی کلام یا سوچ یا بے توجُّہی سے ارادہ کرنا ان سب سے نیّت کوسوں دور ہے کیونکہ نیّت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کے لیے بالکل تیّار ہو (۵)...جو اچّھی نیّتوں کا عادی نہیں اُسے شُروع میں بہ تکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی نیز نیّتوں کی عادت بنانے کے لیے اِن کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔

53 موضوعات کے مُتَعَلِّق 692 اچھی نیتوں پر مشتمل پیشِ نظر کتاب ”بہارِ نیّت“

حضرت علامہ محمد بن عَلَوی بن عُمَر عَیدَرُوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تالیف ”کِتَابُ النِّیَّات“ (مرکز تریم للدراسات والنشر، مطبوعہ: ۱۴۲۴ ہجری) کا اُردو ترجمہ ہے جس میں امام اَجَل حضرت سیِّدُنا امام ابو طالب مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی تصنیف ”عِلْمُ الْقُلُوْب“ سے بھرپور اِستفادہ کیا گیا ہے۔ علامہ محمد عَیدَرُوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۵۱ ہجری کو تَرِیم (یمن) میں پیدا ہوئے اور ساری تعلیم یہاں کے علمائے کرام سے حاصل کی، پھر طَلَبِ روزگار میں شہر عدن چلے گئے وہیں آپ نے قرآنِ کریم حفظ کیا، چار سال کے بعد واپس تَرِیم آگئے اور مسجد سَقاف میں امام و مُعَلِّم مُقرَّر ہوئے اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے، دینی، علمی اور ثقافتی موضوعات پر آپ نے تقریباً 100 کتابیں لکھیں جن میں سے چند یہ ہیں: (۱) خَمْسُمِائَۃِ سُنَّۃٍ مِّنْ سُنَنِ الصَّلَاۃ (۲) فَوَائِدُ مِّنَ الْاِعْجَازِ الْقُرْاٰنِی (۳) تُتَفُ الزَّمَانِ فِیْ اَخْبَارِ مَاقَدْکَان (۴) عِلَاجُ النِّسْیَان (۵) خَوَّاصُ اَسْمَاءِ اللہِ الْحُسْنٰی (۶) فَضَائِلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ (۷) کَیْفَ تَکُوْنُ غَنِیًّا وغیرہ۔

علم و عمل کی پیکر یہ شخصیت بروز جمعرات ۸ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام ۱۴۳۲ ہجری کو دنیائے فانی سے کوچ کر گئی، آپ کا وصال بھی بڑا قابلِ رشک تھا۔ چنانچہ جب آپ کو حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے ہاتھ کا لکھا ہوا "اِحْیَاءُ الْعُلُوْم" کا نسخہ ملا تو آپ بے اِنتہا خوش ہوئے اور اپنی جگہ سے ملے بغیر اس کا مطالعہ کرتے رہے اور اسی حالت میں مسکراتے ہوئے انتقال فرما گئے۔ مزار فائِضُ الانوار حَضْرَمَوت کے علاقے تَرِیْم (یمن) میں واقع ہے۔

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شعبہ تراجِمِ کُتُب نے اِس کتاب کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی، کتاب میں دیئے گئے حوالہ جات کی حتَّی المقدر تخریج کر دی گئی ہے، پڑھنے والوں کی دلچسپی کے لئے جابجا مختلف عنوانات قائم کئے گئے ہیں اور عوام کی تشویش کا باعث بننے والے دو ایک مقامات کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ خود بھی اِس کتاب کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلایئے، ممکن ہو تو دوسروں کو تحفے میں پیش کیجئے، اللہ کریم ہمیں اچھی اچھی نیتیں کر کے اپنے اعمال کا ثواب بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِمِ کُتُب

(مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

آغازِ سخن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن، اَمَّا بَعْدُ

میں سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق دی اوراِس پر میری مدد فرمائی اور میں اُسی ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرتا ہوں کہ یہ کتاب اُس کی بارگاہ میں قبول ہو جائے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے کہ اِس کتاب کا پانچ مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوچکاہے اوراِسے ملک وبیرونِ ملک میں بڑی پزیرائی حاصل ہوئی۔ اب یہ کتاب دوبارہ چھپنے جارہی ہے اور یہ ایڈیشن تصحیح شدہ ہے اور اِس میں کچھ اضافہ جات بھی کیے گئے ہیں۔

اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن سے دعاہے کہ وہ اِس ایڈیشن کے نفع وبھلائی کوعام فرمائے، بے شک اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اُس نے نیت کی۔

اچھی نیتوں کی اہمیت:

رَسُوْلِ اَکرم، شَفِیْعِ اَعْظَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰی یعنی اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی۔[1]

حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ یعنی روزِ محشر لوگوں کواُن کی نیتوں پر اُٹھایا جائے گا۔[2]

1...بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ۱/ ۵، حدیث: ۱

2...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب النیۃ، ۴/ ۴۸۲، حدیث: ۴۲۲۹

رَسُولِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جہاد کیا اور اُس نے صرف اونٹ کا پیر باندھنے کی رسی حاصل کرنے کی نیت کی تو اُس کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی[1]۔[2]

مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے:

حضور نَبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[3]

نیت پر کامل نیکی کا ثواب:

یہ اِس لیے ہے کہ نیت دل کا عمل ہے اور دل سب سے افضل عضو ہے لہٰذا اُس کا عمل دیگر اعضاء کے عمل سے بہتر ہے اور اِس لیے کہ نیت اکیلی بھی نفع دیتی ہے جبکہ دیگر اعضاء کے اعمال نیت کے بغیر کچھ نفع نہیں دیتے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا مگر اُس پر عمل نہ کیا اُس کے لیے ایک مکمل نیکی کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے پھر اگر وہ اُس نیکی کو کرلے تو اُس کے لیے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“[4]

توفیق کے 70 دروازے:

مروی ہے کہ ”جس نے خود پر اچھی نیت کا ایک دروازہ کھولا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے

---

1 ...مراد یہ ہے کہ جہاد سے اس کا ارادہ کچھ مالِ غنیمت حاصل کرنا ہو خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو جیسے کہ اونٹ کا پاؤں باندھنے کی رسی۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ۲/ ۴۳۲)

2 ...نسائی، کتاب الجھاد، باب من غزا فی سبیل اللّٰہ...الخ، ص ۵۱۰، حدیث: ۳۱۳۵

3 ...معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

4 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب من ھم بحسنۃ...الخ، ۴/ ۲۴۴، حدیث: ۶۴۹۱

لیے توفیق کے 70 دروازے کھول دیتا ہے۔''

اے بندے! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! تم پر اچھی نیت لازم ہے اور اُسے خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے رکھنا ضروری ہے اور جب بھی کوئی طاعت و فرمانبرداری والا کام کرو تو اُس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب، اُس کی مرضی چاہنے اور اُس کی رضا طَلَب کرنے کی نیت کرو اور اِس اطاعت پر اپنے فضل و احسان سے جس ثواب کا ربّ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اُس کا ارادہ کرو۔

ہر مُباح کام پر ثواب حاصل ہو:

مباح چیزوں حتّٰی کہ کھانے پینے اور سونے کا آغاز اُس وقت تک نہ کرو جب تک اِن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر مدد اور اُس کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت نہ کرلو کہ اِس نیت سے مباح چیزیں بھی اطاعت میں شمار ہوں گی کیونکہ وسائل و ذرائع کے لیے بھی مقاصد والے اَحکام ہوتے ہیں (یعنی جو حکم مقصد کا ہوتا ہے وہی اُس تک لے جانے والے ذریعے کا بھی ہوتا ہے) اور جس نے اچھی نیت میں کمی کی وہ نقصان میں رہا۔

جتنی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ:

تم اِطاعت والے اور مباح و جائز کاموں میں بہت سی اچھی نیتیں کرلیا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے تمہیں اِن میں سے ہر ایک نیت کے ذریعے مکمل ثواب حاصل ہوگا اور اطاعت و بھلائی والے ایسے کام جن سے تم عاجز ہو اور انہیں عمل میں لانا تمہارے بس کی بات نہ ہو تو اُس کی نیت کرلو اور بوقتِ قُدرت اُس کا پختہ اِرادہ کرلو اور صِدقِ دل، پختہ اِرادے اور دُرُست نیت کے ساتھ کہو: ''اگر مجھے اِس کی استطاعت ہوئی تو

اِسے ضرور کروں گا۔" یوں تمہیں عمل کرنے والے کا ثواب حاصل ہو جائے گا جیسا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے:

حکایت: اچھی نیت کا فائدہ

بنی اسرائیل کا ایک شخص قحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹیلے کے پاس سے گزرا تو دل میں کہا: "اگر یہ سارا کھانا ہوتا اور میری ملکیت میں ہوتا تو میں اِسے لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں شخص سے فرما دیجئے: "اللہ تعالیٰ نے تیرا صدقہ قبول کر لیا ہے اور تیری اچھی نیت کو شَرَف قبولیت سے نوازا ہے۔"[1]

فقط نِیَّت پر ثواب:

حدیثِ پاک میں ہے: فرشتے جب بندے کا نامۂ اَعمال لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ اُن سے ارشاد فرماتا ہے: اِس کے لیے ایسا ایسا ثواب لکھو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اِس بندے نے تو یہ عمل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِس نے اِس کی نیت کی تھی۔[2]

اعمال کے ثواب کا مدار:

رَسُولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی، لہٰذا جس کی ہجرت

---

1 ...تفسیر کبیر، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۲، ۲/ ۷

2 ...روح المعانی، پ۲۶، قٓ، تحت الآیہ: ۱۸، ۱۳/ ۴۶۲

اللہ تعالٰی اور اُس کے رسول کی طرف ہے تو اُس کی ہجرت اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کو پانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی طرف ہے جس کی اُس نے نیت کی۔[1]

امیر المؤمنین فِی الْحَدِیْث حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے اپنی کتاب صحیح بخاری شریف کا آغاز اِسی حدیثِ پاک سے کیا اور خطبہ کی جگہ اِس حدیث مبارک کو رکھا۔

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اگر میں کئی ابواب پر مشتمل کوئی کتاب لکھتا تو حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث "اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں" کو ہر باب میں رکھتا۔[2]

تہائی عِلم:

یہ حدیثِ پاک اُن احادیث میں سے ہے جن پر دین کا مدار ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ حدیثِ پاک تہائی علم ہے اور فِقہ کے 70 اَبواب میں داخل ہے۔[3]

نیّت کے متعلق اَسلاف کے اَقوال:

﴿1﴾ ... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: نیت کو سیکھو کہ یہ

1 ... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ١/ ٥، حدیث: ١

2 ... جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص ١٧

3 ... جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص ١٧

عمل سے زیادہ پختہ ہوتی ہے۔[1]

﴿2﴾... حضرت سیِّدُنا زید شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: مجھے یہ پسند ہے کہ میرے لیے ہر شے میں کوئی نہ کوئی نیت ہو حتّٰی کہ کھانے اور پینے میں بھی۔[2]

﴿3﴾... حضرت سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہی دیکھا ہے کہ ساری بھلائی کو اچھی نیت ہی جمع کرتی ہے۔[3]

﴿4﴾... سلف صالحین سے منقول ہے کہ جسے یہ پسند ہو کہ اس کے عمل کو پایۂ تکمیل تک پہنچادیا جائے تو وہ اپنی نیت اچھی کرے۔[4]

﴿5﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بہت سے چھوٹے اَعمال کو نیت بڑا کر دیتی ہے اور بہت سے بڑے اعمال کو نیت چھوٹا کر دیتی ہے۔[5]

﴿6﴾... حضرت سیِّدُنا امام حدّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں:

وَلِصَالِحِ النِّیَّاتِ کُنْ مُتَحَرِّیًا ... مُّسْتَکْثِرًا مِّنْھَا وَرَاقِبْ وَاخْشَعْ

ترجمہ: اچھی نیتوں کی جستجو کرنے اور اُن میں اضافہ کرنے والے بنو اور نگہبانی کرو اور ڈرتے رہو۔

حضرت سیِّدُنا امام احمد بن زَین حَبَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اِس شعر کی کامل شرح لکھی ہے جو چاہے اُس کا مطالعہ کر لے۔

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، یحیی بن ابی کثیر، ۳/ ۸۲، رقم: ۳۲۵۷

2 ...جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص۲۳

3 ...جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص۲۳

4 ...جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص۲۳

5 ...احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الاول فی النیۃ، ۵/ ۸۹

سلف صالحین اپنی اولاد کو نیت کی تعلیم اِس طرح دیتے تھے جیسے وہ انہیں سورۂ فاتحہ سکھاتے تھے۔

مسجد جانے کی آٹھ نِیّتیں

مساجد کی طرف آمد و رفت پرہیزگاروں کے اعمال میں نعمتِ عُظمٰی کی حیثیت رکھتی ہے اور اِس کے سبب اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کا ایمان ظاہر فرمایا ہے۔ بندۂ مومن کو چاہیے کہ جب گھر سے مسجد میں جانے کے اِرادے سے نکلے تو آٹھ طرح کی مستحب نیتیں کر لے تاکہ اُس کے لیے فضلِ عظیم لکھا جائے اور وہ قیامت میں بڑے ثواب کا مستحق ٹھہرے کیونکہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی اور ہر فضیلت والے کو اُس کا فضل پہنچایا جائے گا۔

پہلی نِیّت

مسجد جانے والا ربِّ جلیل عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں اُس سے ملاقات کی نیت کرے کیونکہ مساجد اللہ کریم کا گھر ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور بندہ جب کسی گھر والے سے ملاقات کا اِرادہ کرتا ہے تو اُس کے گھر کا قصد کرتا اور وہاں اُسے تلاش کرتا ہے[1]۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کرنے والا:

حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس فضل واحسان کی خبر دیتے ہوئے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث میں ارشاد فرمایا: جو مسلمان وضو

[1] ...مساجد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی خاص جگہیں ہیں لہٰذا مساجد کی طرف جانے والا ان مقامات پر رحمتِ الٰہی اور رضائے الٰہی پانے کے لئے جانے کی نیت کرے۔ (از علمیہ)

کرے پس اچھا وضو کرے پھر اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد میں آئے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا ہوتا ہے اور جس سے ملاقات کی جائے اُس پر حق ہے کہ ملاقات کرنے والے کو عِزّت دے۔[1]

مسجد کی حاضری بھی توفیقِ الٰہی سے ملتی ہے:

اے بندے! غور کر اگر تو اپنے جیسے کسی بندے کے ساتھ بُرائی سے پیش آئے پھر معافی مانگنے اُس کے گھر چلا جائے تو وہ تجھے عزت دے گا، تجھے اپنے قریب کرے گا، تجھے معاف کر دے گا اور اُس وقت بے رُخی سے پیش نہیں آئے گا تو پھر عظمت والے اللہ کریم کا معاملہ کیسا ہو گا جبکہ وہ سب سے بڑھ کر عزت دینے والا ہے۔ یہ بھی طے شدہ ہے کہ تیرا اپنے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے گھر (مسجد) جانا اُسی کی توفیق وعنایت سے ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اِس بندے کے ساتھ عزت واُلفت کا ارادہ نہ فرماتا تو اُسے اپنے گھر میں اپنی ملاقات کی توفیق عطا نہ فرماتا۔

حکایت: محبوب و مُحِب ہی کو بلایا جاتا ہے

اِسی مفہوم کی ایک پیاری حکایت عابد وزاہد حضرت سیِّدُنا مُوَفَّق رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے بارے میں منقول ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: جب میرے 60 حج مکمل ہو گئے تو میں مسجد حرام میں میزابِ رحمت (خانہ کعبہ کے پرنالے) کے نیچے بیٹھ گیا اور میرے دل میں خیال آیا کہ ”میں اور کتنی بار اِس گھر میں آتا رہوں گا؟“ پس مجھ پر نیند کا غَلَبہ ہوا اور کسی کہنے والے نے کہا: ”اے مُوَفَّق! اگر تیرا کوئی گھر ہو جس میں تو مہمانوں کو جمع

---

[1] ...معجم کبیر، ۶/ ۲۵۵، حدیث: ۶۱۴۵

کرتا ہو تو تُو صرف اُسی کو دعوت دے گا جس سے تجھے محبت ہو اور وہ تجھ سے محبت کرتا ہو۔" آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میرے دل میں آنے والا خیال مجھ سے دور ہو گیا۔[1]

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" کے بعد سب سے اچھا کلام:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان مسجد میں داخل ہو کر یہ کہتا ہے: "بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع اور اللہ تعالٰی (کی مدد) کے ساتھ اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام نازل ہو اور آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔" تو اُس سے دو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تعالٰی تجھ پر رحمت نازل فرمائے کہ تو نے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" کے بعد سب اچھا کلام کیا ہے۔[2]

دوسری نِیَّت

مسجد جانے والا یہ نیت کرے کہ میرے عمل کی بدولت مجھے ربّ تعالٰی کی بارگاہ سے عہد مل جائے تاکہ وہ بارگاہِ الٰہی میں بُزُرگی اور شفاعت والوں میں سے ہو جائے۔ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ ترجمۂ کنز الایمان: لوگ شفاعت کے مالک

1 ...علم القلوب، باب نیۃ الاختلاف فی المسجد، ص۱۸۷

2 ...ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، ۱/ ۴۲۵، حدیث: ۷۷۱، دون قول الملائکۃ، عن فاطمۃ بنت رسول اللہ

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے۔

(پ۱۶، مریم: ۸۷)

اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے: اِس قرار (عہد) سے مراد جماعت کے ساتھ نماز ہے۔[1]

عذاب سے محفوظ و مامون:

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، اُس وقت ہم سات اَفراد تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ تعالٰی اور اُس کا رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بے شک تمہارا ربّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر نماز کے حق کی تعظیم، اُس کی رغبت اور دوسری چیزوں پر اُسے ترجیح دیتے ہوئے نماز کے لیے چلا تو اُس کے لیے میرے پاس عہد ہے کہ میں اُسے کبھی عذاب نہ دوں گا۔[2]

تیسری نِیَّت

مسجد جانے والا اُس اضافی اِنعام کی نیت کرے جس پر آخرت میں اَہْلِ جنَّت حسرت کریں گے جیسا کہ مروی ہے، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی گئی: کیا جنَّت والے جنَّت میں داخل ہونے کے بعد کسی شے کی حسرت

❶...علم القلوب، باب نية الاختلاف فی المسجد، ص۱۸۸

❷...معجم کبیر، ۱۹/ ۱۴۲، حدیث: ۳۱۲، بتغیر، عن کعب بن عجرۃ

کریں گے ؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جنتیوں کو جنت میں داخلے اور دائمی نعمتیں ملنے کے بعد صرف اس پر حسرت ہوگی کہ کاش! وہ مسجد کی طرف آمد ورفت رکھنے میں مزید اضافہ کرلیتے۔[1]

اے عمل کرنے والے! ندامت وافسوس سے پہلے پیش قدمی کر کیونکہ ندامت تجھے نفع نہیں دے گی، تم لوگوں کی اُس سَعی کے مُتَعَلِّق کیا گمان کرتے ہو کہ اَہْلِ جنَّت اُس سے محروم ہونے پر حسرت میں مبتلا ہوں گے حالانکہ وہ عظیم بادشاہ کے جوارِ رحمت میں نعمتوں اور بزرگیوں سے مالا مال ہوں گے۔

صبح وشام مسجد جانے کی فضیلت:

حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام مسجد کی طرف جائے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر بار کے جانے پر جنت کی مہمانی کا سامان بنائے گا۔[2]

ایک بزرگ کا معمول تھا کہ وہ جب عشا کی نماز کے بعد اپنے گھر جاتے تو اکثر فرمایا کرتے: ہم شب وروز صبح شام مسجد جاتے ہیں مگر عنقریب نہ صبح کو جاسکیں گے نہ شام کو جاسکیں گے۔[3]

کفارات:

حضور نَبِیِّ اَکرم، شَفِیْعِ اَعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: شب

1... علم القلوب، باب نیۃ الاختلاف فی المسجد، ص١٨٨

2... مسند بزار، عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ، ١٥/ ٢٥١، حدیث: ٨٧١٢

3... علم القلوب، باب نیۃ الاختلاف فی المسجد، ص١٨٨

معراج اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے فرمایا کہ ملاءِ اَعلیٰ (مُقرَّبین فرشتے) کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور میں نے زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کو جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: اے محبوب! ملاءِ اعلیٰ کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! کفّارات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں: (۱)... نماز کے لئے مسجد میں ٹھہرنا (۲)... مساجد کی طرف چل کر جانا (۳)... مَشَقَّت کے وقت کامل وضو کرنا[1]۔[2]

مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت:

منقول ہے کہ جب بندہ مسجد کے اِرادے سے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو زمین کے جن حصوں پر اُس کے پاؤں پڑتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت تحت الثّریٰ تک اُن حصوں کو اُس بندے کے نیکیوں والے پلڑے میں رکھے گا۔[3]

چوتھی نِیَّت

مسجد جانے والا اپنے مولیٰ تعالیٰ کے گھر جلدی جانے، اَذان کے جواب (یعنی جماعت کے لیے مسجد پہنچنے) میں تیزی اور حَقِّ غلامی کی ادائیگی کے لیے سَبقَت لے جانے کی نیت کرے تاکہ اُسے بہت سا اجر و ثواب حاصل ہو کیونکہ ایسا نہیں ہے کہ بلاوے سے پہلے آنے والا ملاقات کرنے والا نہیں ہوتا۔

1 ...اس مقام پر ترمذی میں موجود الفاظ کے مطابق ترجمہ دیا گیا ہے۔ (از علمیہ)

2 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ ص، ۵ / ۱۵۸، حدیث: ۳۲۴۴

3 ...علم القلوب، باب نیۃ الاختلاف فی المسجد، ص۱۸۸

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ۲۷، الحدید: ۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: بڑھ کر چلو اپنے ربّ کی بخشش (کی طرف)۔

اِس آیتِ طَیِّبَہ کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے: یعنی مساجد کی طرف بڑھ کر چلو (سَبقت کرو) کیونکہ مسجدوں میں تمہیں اپنے ربّ تعالیٰ کی بخشش حاصل ہو گی۔[1]

ایک مقولہ ہے: "تم ہر گز بُرے غلام کی طرح نہ بننا جو اپنے آقا کے پاس صرف بلانے پر ہی آتا ہے۔" پس تم نماز کے لیے بلاوے سے پہلے پہنچ جاؤ۔[2]

اچھے اور بُرے اُمّتی:

ایک روایت میں ہے کہ وہ اُمتی بُرے ہیں جو (نماز کے لیے) اِقامت کا انتظار کرتے ہیں اور وہ اُمتی اچھے ہیں جو اَذان سے پہلے ہی نماز کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔[3]

نماز کا اِحترام:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طَیِّبَہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نَبِیِّ رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے باتیں کر رہے ہوتے اور ہم میں سے کسی کی طرح گھر میں کام کر رہے ہوتے، پس جیسے ہی اَذان سنتے تو یوں کھڑے ہو جاتے گویا ہمیں جانتے ہی نہ ہوں اور یہ نماز کے اِحترام میں مشغولیت کی وجہ سے ہوتا۔[4]

1 ...علم القلوب، باب نیة الاختلاف فی المسجد، ص۱۸۹

2 ...علم القلوب، باب نیة الاختلاف فی المسجد، ص۱۸۹

3 ...علم القلوب، باب نیة الاختلاف فی المسجد، ص۱۸۹

4 ...احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاة ومهماتها، الباب الاول فی فضائل الصلاة...الخ، ۱/ ۲۰۵

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جس نے ”حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ“ کی پکار سنی اور بغیر کسی عُذر کے جماعت کے لیے حاضر نہ ہوا اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی[1]۔[2]

نمازیوں کا جنّت میں داخِلہ:

منقول ہے کہ قیامت کے دن مختلف نمازیوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لایا جائے گا۔ پہلا گروہ جب آئے گا تو اُن کے چہرے اِنتہائی چمکدار ستاروں جیسے ہوں گے، فرشتے اُن سے مل کر پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نمازی ہیں۔ وہ پوچھیں گے: تمہاری نماز کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اَذان سنتے ہی وضو کر لیتے تھے اور کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوتے تھے۔ فرشتے کہیں گے: تم اِسی کے مستحق ہو۔ پھر دوسرا گروہ آئے گا جن کا حسن وجمال پہلے گروہ سے بڑھ کر ہو گا، اُن کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے، فرشتے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والے ہیں۔ وہ پوچھیں گے: تمہاری نماز کا کیا حال تھا؟ تو وہ کہیں گے: ہم نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی نماز کے لیے وضو کر لیا کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے: تم اِسی کے مستحق ہو۔ پھر تیسرا گروہ آئے گا جو حسن وجمال میں دوسرے گروہ

1...(مراد یہ ہے کہ) ”اس کی نماز قبول نہیں یا کامل نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کی حاضری وہاں تک کہ لوگوں پر واجب ہے جہاں تک اذان کی آواز پہنچے، اس کے ماسوا سے مسجد میں آنا بھی بڑی اعلیٰ عبادت ہے۔ یہ احکام جب ہیں جب وہاں کا امام بدمذہب نہ ہو۔ (نیز) اذان کی آواز پہنچنے سے مراد آج کل کے لاؤڈا سپیکر کی آواز نہیں (کہ) یہ دو دو میل تک پہنچ جاتی ہے۔“
(مرآۃ المناجیح، ٢/ ١٦٩، ١٧٨، ملتقطا)

2...ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فیمن یسمع النداء فلا یجیب، ١/ ٢٥٧، حدیث: ٢١٧، بتغیر قلیل

سے بھی بڑھ کر ہوں گے اور اُن کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوں گے۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارے چہرے سب سے حسین ہیں، تمہارا مقام سب سے اعلیٰ اور تمہارا نور سب سے بڑھ کر ہے، تم کون ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم نمازی ہیں۔ وہ پوچھیں گے: تمہاری نماز کیسی تھی؟ جواب دیں گے: جس وقت ہمیں اَذان سنائی دیتی تھی ہم پہلے ہی سے مسجد میں موجود ہوتے تھے۔ فرشتے کہیں گے: تم اِسی کے مستحق ہو۔[1]

فرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: زمین میں اللہ تعالٰی کے کچھ سیاحت کرنے والے فرشتے ہیں جن کے ساتھ جھنڈے ہوتے ہیں، وہ اِن جھنڈوں کو مساجد کے دروازوں پر گاڑ دیتے ہیں اور وہ مسجد میں آنے والوں کے نام لکھتے ہیں کہ کون پہلے آیا اور کون بعد میں۔[2]

پانچویں نِیَّت

مسجد جانے والا اللہ تعالٰی کو وہ امانت پہنچانے کی نیت کرے جسے اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ نے اُس پر حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت سے نکالتے وقت لازم فرمایا تھا اور اُس نے اِس پر گواہی بھی دی تھی۔ لٰہذا وہ اِس فرض کی ادائیگی اللہ تعالٰی کی محبوب ترین جگہوں میں کرے اور وہ مسجدیں ہیں۔

عذاب سے چھٹکارا:

حضور نَبِیِّ اَکرم، شَفِیْعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی

---

1 ...قوت القلوب، الفصل الثالث والثلاثون فی ذکر دعائم الاسلام... الخ، ۲/ ۱۶۸

2 ...مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۲۰۱، حدیث: ۷۱۹، بتغیر قلیل، عن علی

ارشاد فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری طرف سے فرض کیے گئے عمل کو بجالا کر ہی مجھ (یعنی میرے عذاب) سے بچ سکے گا۔[1]

قربِ الٰہی کیسے حاصل ہو؟

ایک روایت میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرا قُرب چاہنے والے فرائض کی ادائیگی کی مثل کسی اور عمل سے میرا قرب نہیں پاسکتے۔[2]

عظیم امانت کی ادائیگی کا وقت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جب نماز کے لیے اَذان کی آواز سنتے تو آپ کا رنگ مُتَغَیَّر ہو جاتا اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی۔ آپ سے اِس بارے میں عرض کی جاتی تو فرماتے: اُس عظیم امانت کی ادائیگی کا وقت آگیا جسے اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں پر پیش کیا تو اُنہوں نے اِس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور ڈر گئے مگر انسان نے اِسے اٹھالیا بے شک یہ اپنی جان کو مَشَقَّت میں ڈالنے والا اور امانت کی قَدْر سے ناواقف ہے تو اب ہم نہیں جانتے کہ اِسے کماحَقُّہٗ ادا کرسکیں گے یا نہیں۔[3]

نماز کے وقت فرشتوں کی پکار:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: جب بھی نماز کا وقت آتا ہے تو فرشتے یوں پکارتے ہیں: اے مسلمانوں کے گروہ! اُس آگ کی طرف

---

1 ...قوت القلوب، الفصل الثالث والثلاثون فی ذکر دعائم الاسلام...الخ، ۲/ ۱۷۰

2 ...مسند بزار، ما روی شریک بن ابی نمر عن عطا، ۱۵/ ۲۷۰، حدیث: ۸۷۵۰

3 ...تنبیہ الغافلین، باب اتمام الصلاۃ والخشوع فیہا، ص ۲۹۱

اٹھو جسے تم نے اپنی جانوں کے لیے بھڑکا رکھا ہے پس اِسے نماز کے ذریعے بجھا دو۔[1]

منقول ہے کہ جب مُؤَذِّن اَذان دیتا ہے تو تمام چوپائے اور پرندے اپنے کانوں کو اُس کی جانب لگا دیتے ہیں اور انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر شے اُس کے لیے عاجزی وانکساری کرتی ہے۔[2]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور نماز:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیؓ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب نماز شروع فرماتے تو آپ پر کپکپی اور خوف طاری ہو جاتا۔ جب اِس بارے میں آپ سے عرض کی جاتی تو فرماتے: یہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے، میں نہیں جانتا کہ یہ مجھ سے قبول کیا جائے گا یا میرے منہ پر مار دیا جائے گا۔[3]

چھٹی نِیَّت

مسجد جانے والا اپنی نماز سے مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرے تاکہ وہ اُن میں سے ہو جائے جن کے ایمان کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی اور جن انعامات کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے ان کے حصول کی نیت کرے، یوں وہ اللہ والوں اور اُس کے خاص بندوں میں سے ہو جائے گا۔ جیسا کہ

کامل مومن کی علامت:

حضور تاجدارِ خَتمِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص

1 ...علم القلوب، باب نية الاختلاف فی المسجد، ص ۱۹۰

2 ...علم القلوب، باب نية الاختلاف فی المسجد، ص ۱۹۰

3 ...علم القلوب، باب نية الاختلاف فی المسجد، ص ۱۹۰

کو مسجد آتا جاتا دیکھو تو اُس کے ایمان کی گواہی دو۔[1] کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰، التوبة:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔

اللہ والے:

رَسُولِ مُکَرَّم، نَبِیِّ مُحْتَرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔[2]

نور میں ڈوبے ہوئے:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت ایک پکارنے والا پکارے گا: سورج کی رعایت کرنے والے کہاں ہیں؟ اُس وقت مُؤَذِّنِین کو لایا جائے گا پھر پکارا جائے گا: میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ تو فرشتے کہیں گے: کون ہے جو پڑوسی ہو سکے؟ فرمایا جائے گا: میری مسجدوں کو آباد کرنے والے کہاں ہیں؟ تو وہ نور میں ڈوبے ہوئے آئیں گے اور نور کے منبروں پر بیٹھیں گے۔[3]

مساجد آباد کرنے والوں کا مقام و مرتبہ:

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ،

---

1 ...ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة، ۴/ ۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶

2 ...مسند طیالسی، ثابت البنانی عن انس بن مالک، ص ۲۷۲، حدیث: ۲۰۴۱، مساجد بدله بیوت

3 ...تنبیه الغافلین، باب فضل الاذان و الاقامة، ص ۱۵۹، حدیث: ۳۹۶، بتغیر قلیل

الجامع فی الحدیث، باب الاخاء فی اللّٰہ، ۱/ ۳۲۱، حدیث: ۲۲۰، بتغیر قلیل

راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا اِرادہ کرتا ہوں مگر جب اپنے گھروں (مسجدوں) کو آباد کرنے والوں، میری خاطر باہم محبت کرنے والوں اور سحر کے وقت اِستغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اُن سے اپنا عذاب روک لیتا ہوں۔[1]

ایک روایت میں ہے: جب میں مسجدوں کو میرے ذکر سے آباد کرنے والوں، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں اور مسلمان بچوں کو دیکھتا ہوں تو اُس وقت میرا غَضَب رُک جاتا ہے۔[2]

ایک روایت میں ہے: میں جب میری خاطر بھوک پیاس اختیار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اُن سے اپنا عذاب پھیر لیتا ہوں۔[3]

ساتویں نِیَّت

مسجد جانے والا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف اور نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کی نیت کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کے اُن خاص بندوں میں سے ہو جائے جنہوں نے رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جانیں بیچ دیں تو بروزِ قیامت اُن کے پاس اللہ کریم کی طرف سے خوشخبری آئے گی۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ

ترجمۂ کنز الایمان: بھلائی کے بتانے والے اور بُرائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے

1... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۹۴۶

2... الزھد لاحمد، بقیۃ زھد عیسی علیہ السلام، ص ۱۲۹، رقم: ۵۰۰، بتغیر قلیل

3... التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الثالث فی ذکر الارض وعجائبھا، ۲/ ۱۹۶

اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔

(پ۱۱، التوبة: ۱۱۲)

مسجد میں نیکی کی دعوت دینے کے مواقع:

جب بندہ مسجد میں اپنے مسلمان بھائیوں کو صفوں کی دُرُستی، رُکُوع و سُجُود کو پورا کرنے، پہلی صف کی طرف بڑھنے، جوتے دروازۂ مسجد پر اُتارنے اور قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے وغیرہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور یوں ہی جب وہ اِنہیں نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے، قراءت میں آواز بلند کرنے، خُشُوع ترک کرنے، لوگوں کی گردنیں پھلانگنے، مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے، دنیا کی باتیں کرنے، ہنسی مزاح کرنے، فضول گوئی کرنے، مذاق اڑانے، خرید و فروخت اور جھگڑے وغیرہ سے منع کرتا ہے تو وہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والوں کے حصوں سے وافر حصہ پالیتا ہے۔

مساجد کو اِن کاموں سے بچاؤ:

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّم کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر شریف پر ارشاد فرمایا: اپنی مساجد کو بچوں، پاگلوں، جھگڑوں، آوازیں بلند کرنے، تلواریں کھینچنے اور حُدود قائم کرنے سے بچاؤ اور ہر جمعہ کو اِن میں خوشبو سلگایا کرو۔[1]

نیز حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد میں گم شدہ شے کا اعلان کرنے اور اِس میں (خلافِ شرع) شعر پڑھنے سے منع فرمایا ہے[2] اور کوئی گم شدہ چیز کا

❶... ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب مایکرہ فی المساجد، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۰

❷... ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب النھی عن انشاد الضال فی المسجد، ۱/ ۴۲۳، حدیث: ۷۶۶

اعلان کرے تو سننے والے کو حکم دیا کہ وہ یوں کہے: "اللہ تعالیٰ تجھے وہ چیز نہ ملائے۔"[1]

اور شعر پڑھنے والے سے یوں کہنے کا حکم دیا: اللہ تعالیٰ تیرے دانت گرائے، تُو ٹھیک طرح سے بول نہ سکے[2]۔[3]

حکایت: اے سانپ کے بچو!

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں کے ایک گروہ کے پاس آئے جو مسجد میں خرید و فروخت کر رہے تھے تو آپ نے اپنی چادر کو بَل دیئے اور انہیں اُس سے مارتے ہوئے فرمانے لگے: اے سانپ کے بچو! تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مسجدوں کو بازار بنالیا، یہ تو آخرت کے بازار ہیں۔[4]

ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی کام نہیں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ...مسند بزار، محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان عن ابی ہریرۃ، ۱۵/ ۴۷، حدیث: ۸۲۶۰

2 ...(یہاں) "اشعار سے مراد برے یا عشقیہ (خلافِ شرع) اشعار ہیں حمدِ الٰہی، نعتِ مصطفوی، مناقبِ اولیاء، پند و نصیحت کفار کی برائیوں کے اشعار پڑھنا جائز بلکہ سُنّتِ صحابہ ہے۔ لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مسجد میں حضرت حسان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے لئے منبر بچھواتے جس پر آپ کھڑے ہو کر حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نعت اور کافروں کی ہَجْو (مذمّت) کے اشعار پڑھتے اور حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) دعائیں دیتے۔ نیز حضرت حسّان اور کعب بن زُہَیر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) مسجد نبوی میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سامنے نعت خوانی کیا کرتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۵۱)

3 ...معجم کبیر، ۲/ ۱۰۳، حدیث: ۱۴۵۴

4 ...تفسیر قرطبی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۶، ۱۲/ ۲۰۷

فرمایا: اِن مساجد کی حفاظت وہی شخص کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو گیا اُس کے لیے جنت ہے[1] اور عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مسجدوں میں تو جایا کریں گے مگر اُن کا مقصد صرف دنیا کی باتیں ہو گا لہٰذا جب وہ زمانہ آئے تو تم ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُن سے کوئی کام نہیں۔[2]

مساجد کی تعمیر کا مقصد:

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ لوگوں کو مسجد میں کاروبار کی باتیں کرتے سنا تو فرمایا: یہ مسجدیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے لیے بنائی گئی ہیں، اگر تمہیں اپنی تجارت کی یا دنیا کی باتیں کرنی ہوں تو بقیع کی طرف نکل جاؤ۔[3]

آٹھویں نِیَّت

مسجد جانے والا دنیا سے آخرت، خواہش کی تجارت سے تقویٰ کی تجارت، خسارے والے بازار سے رحمت و رضوان کے بازار اور دُنیوی دوستوں سے اُخروی دوستوں کی طرف جلد جانے کی نیت کرے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۰) ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کی طرف بھاگو۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

1 ...علم القلوب، باب نية الاختلاف فى المسجد، ص ۱۹۲

2 ...مستدرک، کتاب الرقاق، باب من استحيى من الله حق... الخ، ۵/ ۴۶۱، حدیث: ۷۹۸۶، بتغیر قلیل

3 ...تاریخ مدینة لابن شبة، باب ما کرہ من رفع الصوت... الخ، ۱/ ۳۴

وَ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۷)

خطرات اور ہلاکتوں سے محفوظ کون؟

بعض مُفَسِّرِین نے اِس کی تفسیر میں فرمایا: یہاں مراد مسجدیں ہیں۔ ایک قول کے مطابق اِس سے مراد مکہ اور حرم شریف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اِس سے مراد جنت ہے اور بندہ خطرات اور ہلاکتوں سے اُس وقت تک نجات نہیں پاسکے گا جب تک جنت میں نہ پہنچ جائے۔[1]

بہترین جگہیں اور بہترین لوگ:

حضور نَبِیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: سب سے بہترین جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے بہترین لوگ اِنہیں آباد کرنے والے وہ بندے ہیں جو مسجدوں میں داخل سب سے پہلے ہوتے ہیں اور نکلتے سب سے آخر میں ہیں۔[2]

ابلیس کے فتنے سے محفوظ:

بعض عُلَمائے کرام نے اِس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۷)

کی تفسیر میں فرمایا: ایک قول کے مطابق یہاں مراد مسجدیں ہیں کہ جو اِن میں

1... علم القلوب، باب نیة الاختلاف فی المسجد، ص ۱۹۳

2... العظمة، ذکر حجب ربنا تبارک وتعالی، ص ۱۰۴، حدیث: ۲۶۹

داخل ہو جاتا ہے وہ ابلیس اور اُس کے لشکر کے فتنہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور وہ اب اِس بندے کو گناہ میں مبتلا کر کے ہلاکت میں نہیں ڈال سکتے اور بندے کے مسجد میں داخلے کے بعد لعنتی شیطان وسوسہ ڈالنے کے علاوہ کچھ نہیں کر پاتا۔[1]

لہٰذا بندہ اگر اِن سب کو دور کر کے جلد مسجد پہنچ جائے تو اُسے بڑی کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

مومن کو شیطان سے بچانے والے قلعے:

منقول ہے کہ مومن کو شیطان سے بچانے والے چار قلعے ہیں: (۱) مسجدیں (۲) غور و فکر کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ کریم (۳) نماز (۴) دنیا سے بے رغبت عالِم کے چہرے کی زیارت۔ بوقتِ وسوسہ سب سے بہتر علاج غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرنا ہے کیونکہ غور و فکر کے بغیر کچھ پڑھنا زیادہ مفید نہیں ہوتا۔

کسی دانا (عقل مند) کا قول ہے کہ جب بندہ مسجد سے نکل کر اپنا پاؤں باہر کی زمین پر رکھتا ہے تو دنیا کی حلاوت اُس کے جسم میں موجود 360 رگوں میں پھیل جاتی ہے جیسا کہ سانپ کے ڈسنے پر جسم میں زہر پھیل جاتا ہے۔ یہ بات کوئی معرفتِ الٰہی رکھنے والا ہی تم پر واضح کر سکتا ہے۔[2]

مسجد جانے کی نِیّتوں کا خُلاصہ

﴿1﴾... میں ربِ جلیل سے اُس کے گھر میں ملاقات کروں گا۔ ﴿2﴾... وہ عہد حاصل کروں گا جس کی بدولت بارگاہِ الٰہی میں بزرگی اور شفاعت کرنے والا ہو جاؤں۔

---

1 ...علم القلوب، باب نیۃ الاختلاف فی المسجد، ص ۱۹۳

2 ...علم القلوب، باب نیۃ الاختلاف فی المسجد، ص ۱۹۳

﴿3﴾... جس اضافی انعام پر آخرت میں اہلِ جنت حسرت کریں گے اُسے حاصل کروں گا۔﴿4﴾... اپنے مولیٰ تعالیٰ کے گھر جلدی جانے، اَذان کے جواب میں تیزی اور حقِّ غلامی کی ادائیگی کے لیے سَبقت لے جانے کی کوشش کروں گا۔﴿5﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پُشت سے نکالتے وقت جو امانت لازم کی تھی وہ اُس تک پہنچاؤں گا۔﴿6﴾... اپنی نماز سے مسجد آباد کروں گا تاکہ اُن لوگوں میں سے ہو جاؤں جن کے ایمان کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی اور جن انعامات کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے ان کے حصول کی نیت کرے، یوں وہ اللہ والوں اور اُس کے خاص بندوں میں سے ہو جائے گا۔﴿7﴾... نیکی کی دعوت دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا تاکہ اللہ تعالیٰ کے اُن خاص بندوں میں سے ہو جاؤں جنھوں نے رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جانیں بیچ دیں۔﴿8﴾... دنیا سے آخرت اور نفسانی تجارت سے تقویٰ والی تجارت کی طرف جلد جانے کی کوشش کروں گا۔

مسجد جانے کی دعا:

﴿9﴾... (مسجد کی طرف جانے کی دعا پڑھوں گا:) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا وَّوَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا اِلَیْكَ وَبِحَقِّ الرَّاغِبِیْنَ اِلَیْكَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَلَا سُمْعَةً وَّلٰكِنْ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَنْ تُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ وَتُبْعِدَنِیْ عَنِ

النَّار یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے دل میں نور، میری زبان میں نور، میری سماعت میں نور، میری بصارت میں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور کر دے۔ میری جان میں نور کر، میرے نور کو بڑھا، میرے لیے نور کر دے اور مجھے نور بنا دے۔ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے نور عطا فرما، میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میرے بالوں میں نور اور میری کھال میں نور کر دے۔[1] اے میرے معبود عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اُس حق کے طفیل سوال کرتا ہوں جو مانگنے والوں کا تیرے ذِمَّۂ کرم پر ہے اور تیری طرف اپنے اِس چلنے کے حق اور تیری طرف رغبت کرنے والوں کے حق کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں فساد و تکبُّر اور ریاکاری کے لیے نہیں نکلا اور نہ ہی اِس لیے کہ لوگ سن کر اچھا جانیں، بلکہ میں تو تیری ناراضی سے بچنے اور تیری خوشنودی کے حصول کے لیے نکلا ہوں کہ تو مجھے جنت میں داخل فرمانا اور جہنم سے دور رکھنا۔[2]

مسجد میں داخلے کی دعا:

﴿10﴾... (مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھوں گا:) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی: میں عظمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ، اُس کی کریم ذات

[1]... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، ص ۳۰۰ تا ۳۰۲، حدیث: ۱۷۸۸، ۱۷۹۴، ۱۷۹۷، ۱۷۹۹
مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ اللیل، ۱/ ۲۳۵، حدیث: ۱۱۹۵

[2]... ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاۃ، ۱/ ۴۲۸، حدیث: ۷۷۸

اور اُس کی ہمیشہ والی سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔[1] اللہ کے نام سے شروع اور اللہ کے نام کے ساتھ اور دُرُود و سلام نازل ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔[2]

مسجد میں بیٹھنے کی 12 نِیَّتیں

مسجد میں بیٹھنا دین کے افضل ترین کاموں، پرہیز گاروں کے اَعمال اور نیکوکاروں کے بلند درجات میں سے ہے اور اِس پر مُخلِص مومن ہی کاربند رہتے ہیں۔ جیسا کہ

مؤمنین کے باغات:

مروی ہے کہ ''مساجد مؤمنوں کے باغات ہیں اور منافق مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے پنجرے میں پرندہ قید ہوتا ہے۔''[3]

اور جیسا کہ کسی عقل مند نے فرمایا: خلوت نشینی میں صبر کرنا اخلاص والوں کی خوبیوں میں سے ہے اور یہ راہِ راست پر قائم رہنے کی نشانی ہے۔[4]

بندۂ مومن کو چاہیے کہ جب وہ مسجد میں بیٹھے تو اِس بیٹھنے میں 12 مستحب نیتیں کرلے تاکہ اُس کے لیے ہر نیت کے عوض بھرپور اجر لکھا جائے اور اُسے عظیم ثواب عطا کیا جائے اور وہ اِس کے ذریعے بڑی کامیابی حاصل کرلے کیونکہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اُس نے نیت کی ہو گی۔

1...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب فیما یقولہ الرجل عند دخولہ المسجد، ١/ ١٩٩، حدیث: ٤٦٦

2...ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/ ٤٢٥، حدیث: ٧٧١، بتغیر قلیل

3...علم القلوب، باب النیۃ فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ١٩٤

4...علم القلوب، باب النیۃ فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ١٩٤

پہلی نِیّت

مسجد میں بیٹھنے والا نیت کرے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا اور جماعت کی حفاظت کرے گا یوں اُسے اجر و ثواب بڑھ کر ملے گا جیسا کہ

باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت:

حضور نَبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے زیادہ اجر رکھتا ہے۔“[1]

لہٰذا بندہ مسجد میں بیٹھنے کی بدولت اِس زائد ثواب کے حصول کی نیت کرلے۔

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر اطہر پر خطبہ دیا اور یہ آپ کا آخری خطبہ تھا، ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے پانچوں نمازوں کو اُن کے وقت میں باجماعت ادا کیا وہ سابقین کے ساتھ پہلے گروہ میں پُل صراط سے چمکتی بجلی کی طرح گزر جائے گا اور وہ قیامت میں آئے گا تو اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور اُسے ہر دن کے عوض جس میں اُس نے جماعت کی حفاظت کی ہوگی راہِ خدا میں شہید ہونے والے کا اجر دیا جائے گا۔[2]

حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ہم توریت شریف میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ جماعت میں بندے کی نماز کا ثواب حاضرین کی تعداد کے برابر بڑھ جاتا ہے، اگر وہ ایک ہزار ہوں تو ایک ہزار درجے اجر زیادہ ہو جاتا ہے۔[3]

1 ...بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ جماعۃ، ۱/ ۲۳۲، حدیث: ٦٤٥، مفهومًا

2 ...مسند حارث، کتاب الصلاۃ، باب فی خطبۃ قد کذبہا... الخ، ۱/ ۳۱۹، حدیث: ۲۰۵، مفهومًا

3 ...فتح الباری لابن رجب، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ٦/ ۱۹، تحت الحدیث: ٦٤٧، بتغیر قلیل

باجماعت نماز میں چار خوبیاں ہیں:

حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جماعت سے نماز پڑھنے میں چار خوبیاں ہیں: (۱)... سنت کا اِتّباع (۲)... ثواب کی زیادتی (۳)... سَہو (بھول) سے بچاؤ اور (۴)... ریاکاری سے چھٹکارا۔[1]

دوسری نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُوافَقَت کی نیت کرے جیسا کہ مروی ہے: ''بے شک اللہ تعالٰی نے تمہارے نبی کے لیے سُنَنِ ہُدٰی مُقرَّر فرمائی ہیں اور سُنَنِ ہُدٰی پر اِکتفا فرمایا ہے، اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جیسا کہ یہ پیچھے رہ جانے والا پڑھتا ہے تو تم ضرور اپنے نبی کی سنت چھوڑنے والے ہو گے اور لازمی گمراہ ہو جاؤ گے۔''[2]

سُنَّت پر عمل کا ثواب:

حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنتوں میں سے ایک سنت کو زندہ کیا میں بروزِ قیامت اُس کی شفاعت کروں گا۔[3]

ترکِ سُنَّت کا وبال:

حضور رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ مدینہ

---

❶... علم القلوب، باب النیۃ فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ۱۹۴

❷... مسلم، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، ص ۲۵۷، حدیث: ۱۴۸۸، قول: ابن مسعود

❸... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ... الخ، ۴/۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷، دون قولہ شفیعہ یوم القیامۃ

منوّرہ کا ایک فرشتہ روزانہ یوں پکارتا ہے: جس نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت چھوڑی وہ قیامت کے دن ان کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ (1)

تیسری نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا مسلمانوں کے مجمع میں اضافے کی نیت کرے تاکہ اُسے بڑا فضل حاصل ہو اور وہ بھی انہی میں سے ایک فرد شمار ہو اور یہ کہ وہ منتخب بندوں میں سے ہو جائے۔ جیسا کہ رَسُوْلِ مُکَرَّم، نَبِیِّ مُحْتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہی میں سے ہے۔ (2)

یوں ہی حضورِ امامُ الْاَنْبِیاءِ وَالْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم پر مسلمانوں کے بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم ہے کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے الگ اور بھاگی ہوئی بھیڑ کو ہی پکڑتا ہے۔ (3)

خوش بختوں کی مجلس:

ایک روایت میں ہے: مساجد میں ذکر کی مجالس والوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔ (4)

1... فضائل بیت المقدس، باب فی قول الملائکۃ الموکلین بالمساجد الثلاثۃ، ص ۴۶، بتغیر قلیل

2... الزھد لابن مبارک، نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب استماع اللھو، ص ۱۲، حدیث: ۴۲

3... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب السواد الاعظم، ۴/ ۳۲۷، حدیث: ۳۹۵۰، دون قولہ فان الذئب... الخ

نسائی، کتاب الامامۃ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ص ۱۴۷، حدیث: ۸۴۴، بتغیر قلیل

4... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر، ص ۱۱۰۸، حدیث: ۶۸۳۹، بتغیر قلیل

چوتھی نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے اِنتظار کے لیے وہاں جمے رہنے کی نیت کرے جیسا کہ درج ذیل فرمانِ باری تعالٰی کی تفسیر میں منقول ہے۔ چنانچہ

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔
(پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۲۰۰)	

ایک قول کے مطابق اِس آیت میں مذکور لفظ "رَابِطُوْا" سے مراد مسجدوں میں ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے لیے جمے رہنا ہے۔[1]

خطائیں معاف اور درجات بلند ہوں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ کریم خطاؤں کو معاف فرماتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: کیوں نہیں! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ ارشاد فرمایا: مساجد کی طرف کثرت سے جانا، مشقت کے وقت وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پس یہی نگہبانی ہے، یہی نگہبانی ہے۔[2]

1 ...علم القلوب، باب النیة فی جلوس العبد فی المساجد و القعود فیھا، ص ۱۹۵

2 ...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، ص ۱۲۳، حدیث: ۵۸۷، بتغیر قلیل

بڑی نگہبانی:

حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا اُس شہسوار کی طرح ہے جس نے راہِ خدا میں اپنے قریب گھوڑا باندھ رکھا ہو، وہ جب تک کوئی بات نہ کرے یا کھڑا نہ ہو جائے آسمانوں کے فرشتے اُس پر درود (رحمت) بھیجتے رہتے ہیں اور یہ بڑی نگہبانی میں مشغول ہے۔[1]

پانچویں نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا اپنے کان، آنکھوں، زبان اور دیگر اعضاء کو ممنوعہ چیزوں سے بچانے کی نیت کرے اور مسجد میں بیٹھنے سے رہبانیت (عبادت وریاضت میں مُبالغہ کرنے اور لوگوں سے دور رہنے) کی نیت کرے۔ جیسا کہ

اس اُمَّت کی رُہبانیت:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا نفس مجھے جس چیز کی طرف بلاتا ہے اور جس بات کا حکم دیتا ہے اُس کی وجہ سے زمین میرے لیے تنگ ہو گئی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: تمہارا نفس تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ عرض کی: یہ مجھے رُہبانیت (سب سے الگ تھلگ رہنے) کا حکم دیتا ہے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اِس بات کو رہنے دو کیونکہ میری اُمَّت کی رُہبانیت ایک

[1] ...مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۲۶۷، حدیث: ۸۶۳۳

نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔[1]

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے کا اِنتقال ہو گیا تو وہ گھر میں بیٹھ رہے اور اپنے لیے ایک کمرہ مخصوص کر لیا اور مسجد کی حاضری ترک کر دی۔ حضور نَبِیِّ رَحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں غائب پایا تو بُلوا کر ارشاد فرمایا: اے عثمان! کیا تم جانتے ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اُمَّت پر رُہبانیت کو حرام کر دیا ہے اور میری اُمَّت کی رُہبانیت مسجدوں میں بیٹھنا ہے۔[2]

ہزار رکعت نفل پڑھنے سے افضل:

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: غیبت کا ترک زیادہ پسندیدہ ہے یا ہزار رکعت (نفل) نماز پڑھنا؟ ارشاد فرمایا: غیبت کا چھوڑنا ہزار رکعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔[3]

چھٹی نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا باہر نکلنے تک مسجد میں اعتکاف کی نیت کرے۔

بے شمار ثواب:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک عمل ایسا بھی ہے جس کا ثواب شمار سے باہر ہے اور وہ اعتکاف ہے اور رَسُولِ مُکَرَّم، نَبِیِّ مُحْتَرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ...امالی ابن بشران، مجلس فی صفر من السنة المذکورة، ٢/ ٣٣٥، حدیث: ١٦٣٦، بتغیر قلیل

2 ...معرفة الصحابة، رقم ٢٠١٥، عثمان بن مظعون، ٣/ ٣٦٦، حدیث: ٤٩٤١، بتغیر قلیل

3 ...تنبیه الغافلین، باب النفقة علی العیال، ص١٨٨، حدیث: ٤٨٤، الف رکعة بدله عشرة آلاف

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضان شریف کے آخری 10 دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔[1]

حکایت: مغفرت کروا کر ہی اُٹھوں گا

منقول ہے کہ ایک شخص کسی مسجد میں داخل ہوا، وہاں ایک دَرْوَیش ونیک آدمی کو اعتکاف کی حالت میں دیکھا تو پوچھا: آپ اِس وقت یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھ سے گھر والے کی نافرمانی ہوگئی تو میں نے اُس کے گھر میں بیٹھنے کو لازم کرلیا اور یہ عہد کرلیا ہے کہ وہ جب تک میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں نکلوں گا۔[2]

یوں ہی ایک شخص کسی مسجد میں گیا تو وہاں ایک دَرْوَیش کو اعتکاف میں دیکھ کر پوچھا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اُس نے مجھے اپنے دروازے پر بلوایا تو میں آگیا، اب میں حضوری کی اجازت کا انتظار کررہا ہوں۔[3]

ساتویں نِیّت

مسجد میں بیٹھنے والا نیت کرے کہ "اگر مُیَسَّر آیا تو علم حاصل کروں گا اور ذکر کے حلقے میں شرکت کروں گا۔" تاکہ اُسے بڑا ثواب حاصل ہو۔ جیسا کہ

راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی مثل:

حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ رَسُوْلِ اَکرم، شَفِیْعِ اَعْظَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے لیے صبح کو مسجد گیا وہ راہِ خدا میں جہاد کرنے

1 ...ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی المعتکف یزور ہ اھلہ فی المسجد، ۲/ ۳٦۳، حدیث: ۱۷۷۹

2 ...علم القلوب، باب النیة فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ۱۹٦

3 ...علم القلوب، باب النیة فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ۱۹٦

والے کی طرح ہے۔[1]

پانچویں نہ بننا:

مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عالِم بنو یا طالبِ علم یا عالِم کی بات سننے والے بنو یا اِن سے محبت کرنے والے اور پانچویں نہ بننا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔[2]

سال بھر کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ:

سرورِ کونین، شہنشاہِ دارَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: عالِم کے پاس گھڑی بھر بیٹھنا اللہ تعالٰی کو ایک سال کی عبادت سے زیادہ پسند ہے جس میں وہ پلک جھپکنے کی مقدار بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرے۔[3]

علم کی محفل گویا رسولُ اللہ کی محفل ہے:

مروی ہے کہ ”جس نے علم کی مجلس کو پایا گویا اُس نے میری مجلس کو پایا اور جس نے میری مجلس کو پایا بروزِ قیامت اُس کے لیے کسی عذاب کی سختی نہیں ہو گی۔“[4]

سایۂ عرش میں رہنے والے:

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِی اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِی ظِلِّیْ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ یعنی

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۱۲، حدیث: ۷۶۵۵، بتغیر قلیل

2 ...حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/ ۲۷۷، حدیث: ۱۰۵۱۳، بتغیر قلیل

3 ...مسند فردوس، ۱/ ۳۲۸، حدیث: ۲۳۹۷، بتغیر

منہاج العابدین، الباب الاول، العقبۃ الاولی وھی عقبۃ العلم، ص ۱۱، بتغیر

4 ...علم القلوب، باب النیۃ فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ۱۹۶

کہاں ہیں میری عزت وجلال کی وجہ سے باہم محبت کرنے والے، آج میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا کہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔[1]

سیِّدُنا ابو طالب مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ''بِجَلَالِیْ'' سے مراد ہے ''میرے اِحترام واِکرام اور تعظیم کی وجہ سے باہم محبت کرنے والے'' مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ میری اِطاعت میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، میری محبت میں باہَم اُلفَت رکھتے ہیں اور میری ہی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایسا اِس لیے ہے کہ میں اِن چیزوں کو محبوب رکھتا ہوں اور میں نے بندے کے اِس عمل کو بڑا اور بلند رتبہ کر دیا۔[2]

بلند درجہ چاہتے ہو تو۔۔۔!

حضور نَبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے باہم محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے بھائی بنو کیونکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کسی کا بھائی بنتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اتنا بلند درجہ عطا فرماتا ہے جس تک اُس کا کوئی عمل بھی نہیں پہنچ سکتا۔[3]

نیک دوست سے بہتر کوئی چیز نہیں:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دینِ اسلام

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلة، باب فی فضل الحب فی اللّٰہ، ص ۱۰۶۵، حدیث: ۶۵۴۸

2 ...علم القلوب، باب النیة فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ۱۹۷

3 ...قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی الاخوة فی اللّٰہ... الخ، ۲/ ۳۶۰، بتغیر

کے بعد بندے کو نیک دوست سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔[1]

رَسُولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے نیک و صالح دوست عطا فرمادیتا ہے، اگر وہ (عبادت وغیرہ) بھول جائے تو یہ اُسے یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اُس کی مدد کرتا ہے۔[2]

حکایت: کیا وہ ہمیں عذاب دے گا؟

حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ہم عرفات کے ایک پہاڑ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ دو نوجوان آئے جنہوں نے بغیر آستین والے جُبے پہنے ہوئے تھے، اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اے محبوب۔ دوسرے نے جواب دیا: اے مُحِب! میں حاضر ہوں۔ پہلے نے کہا: آپ کیا کہتے ہیں کہ ہم جس کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں کیا وہ ہمیں عذاب دے گا؟ حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اُس وقت میں نے ہاتِفِ غیبی سے ایک آواز سنی کہ ”ہاں! وہ ایسا نہیں کرے گا۔“[3]

آٹھویں نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا یہ نیت کرے کہ شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کسی مسلمان بھائی سے اچانک ملاقات ہو جائے اور اُس سے فائدہ اٹھایا جائے کہ وہ دنیا کی زندگی میں اُسے نفع دے اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کی شفاعت کرے۔

1 ...شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/ ۴۱۶، حدیث: ۸۷۲۴، اخ صالح بدلہ امراۃ حسناء

2 ...احیاء العلوم، کتاب اداب الالفۃ والاخوۃ... الخ، الباب الاول فی فضیلۃ الالفۃ... الخ، ۲/ ۱۹۷

3 ...علم القلوب، باب النیۃ فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص ۱۹۷

نویں نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا بارگاہِ الٰہی سے نُزولِ رحمت کے اِنتظار کی نیت کرے تاکہ وہ بھی اُن میں سے ہو جائے جنہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

محفلِ ذکر کی برکتیں:

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کے لیے کہیں بیٹھتے ہیں تو رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اللہ تعالٰی اپنے پاس نوری مخلوق میں اُن کا ذکر فرماتا ہے اور ایک پکارنے والا انہیں پکار کر فرماتا ہے: بخشے ہوئے اٹھو، میں نے تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے۔(1)

مسجدیں دارُ الاَمان ہیں:

حضور تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں دارُ الاَمان ہیں جہاں انہیں آباد کرنے والے امن میں ہیں، مسجدیں محفوظ جگہیں ہیں جہاں انہیں آباد کرنے والے حفاظت میں ہیں اور مسجدیں آرائش گاہیں ہیں جہاں انہیں آباد کرنے والے سنورتے ہیں اور جب تک وہ مسجدوں میں ہوتے ہیں اللہ تعالٰی اُن کی حاجتوں کو پورا فرماتا اور اُن کی حفاظت فرماتا ہے۔(2)

فرشتوں کی دعا کا مستحق کون؟

سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: تم میں

1 ...معجم کبیر، ۶/ ۲۱۲، حدیث: ۶۰۳۹، بتغیر قلیل

2 ...تفسیر قرطبی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۶، ۱۲/ ۲۰۳

سے کوئی نماز پڑھ کر جب تک اُسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اُس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور اُس پر رحمت نازل ہوتی ہے اور جب تک اُس کا وضو قائم رہتا ہے فرشتے دعا کرتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس پر رحم فرما۔ پھر اگر اُس کا وضو ٹوٹ جائے تو اَب نماز قبول نہیں ہو گی یہاں تک کہ وُضو کر لے۔[1]

دسویں نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا نیت کرے کہ شاید وہ مسلمان بھائیوں سے حیا اور اُن کی نفرت و بیزاری کے خوف سے گناہوں کو چھوڑ دے۔ جیسا کہ حضور نَبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کر جیسا کہ تو اپنی قوم کے نیک آدمی سے حیا کرتا ہے۔[2]

کس کی صحبت اختیار کی جائے؟

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ایسے بندے کے پاس بیٹھو جس کی زیارت تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دِلائے، جس کی گفتگو تمہارے عمل میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی رغبت دے۔[3]

حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: تم پر ایسے شخص کی صحبت لازم ہے کہ جب تم اُسے دیکھو تو تمہارے دل پر اُس کی ہیبت طاری ہو جائے، اُس کی

---

1 ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مسجد السوق، ۱/ ۱۸۰، حدیث: ۴۷۷، بتغیر قلیل
المغنی، کتاب الطہارۃ، باب ماینقض الطہارۃ، مسالۃ والارتداد عن الاسلام، ۱/ ۲۳۸

2 ...معجم الصحابۃ، سعید بن یزید الازدی، ۳/ ۸۱، حدیث: ۹۸۰

3 ...العقد الفرید، کتاب الزمردۃ فی المواعظ والزھد، مواعظ الانبیاء علیہم السلام، ۳/ ۸۵، بتغیر قلیل

زیارت تمہیں بیوی بچے بھلا دے اور جب تک تم اُس کے قُرب میں رہو تو اپنے مولیٰ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو۔[1]

ایک صاحِبِ معرفت بزرگ فرماتے ہیں: میں نیک بندے سے اُسی طرح حیا کرتا ہوں جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہوں۔[2]

جس سے فرشتے بھی حیا کریں:

(ایک طویل حدیثِ پاک میں) مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی پنڈلی مُبارَک چھپالی جبکہ اُس وقت بارگاہِ عالی میں حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حاضر تھے اور پنڈلی شریف کھلی ہوئی تھی۔ جب آپ سے اِس عمل کے بارے میں عرض کی گئی تو ارشاد فرمایا: کیا میں اُس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔[3]

گیارھویں نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا عذابِ الٰہی سے چھٹکارے کی نیت کرے، یوں وہ اپنی اُمیدوں میں کمی کرنے والا اور اپنی دنیاوی زندگی کی تعمیر و ترقی سے بے رغبت ہوگا اور اِس حالت میں وہ صاحبِ فضیلت ہوگا۔

---

1 ... علم القلوب، باب النية في جلوس العبد في المساجد و القعود فيها، ص ۱۹۸

2 ... علم القلوب، باب النية في جلوس العبد في المساجد و القعود فيها، ص ۱۹۸

3 ... مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص ۱۰۰۴، حدیث: ۶۲۰۹

مساجد میں بیٹھنے کی برکات:

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: "اگر آسمان سے کوئی عذاب نازل ہو تو مسجدوں والے اُس سے محفوظ رہیں گے۔"[1]

منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں کو مُہلِک عذاب نہیں پہنچتے۔[2]

بارھویں نِیَّت

مسجد میں بیٹھنے والا اللہ تعالٰی کے لیے بنائے گئے دوستوں سے ملاقات کی نیت کرے پس اُس کی ملاقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہوگی اور اللہ تعالٰی کے گھر میں اُسے دیکھنا ہو گا تو یوں اُسے اللہ کریم کی بارگاہ سے ثواب ملے گا۔ چنانچہ

70 ہزار فرشتوں کا ساتھ اور دعا:

مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابو رَزِین عُقَیلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جب بندہ اپنے گھر سے اللہ تعالٰی کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے تو 70 ہزار فرشتے اُس کے ساتھ چلتے ہیں اور اُس پر درود (رحمت) بھیجتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! اِس نے تیرے لیے حُسنِ سُلوک کیا تو بھی اِس کے ساتھ اچھا سلوک فرما۔[3] تو اگر تم اپنے جسم کو اِس میں لگا سکتے ہو تو ضرور لگاؤ۔

یہاں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے مسلمان

---

1. ...علم القلوب، باب النية فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فيها، ص۱۹۸
2. ...علم القلوب، باب النية فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فيها، ص۱۹۸
3. ...حلية الاولياء، ابو رزين، ۱/ ۴۴۹، حديث: ۱۲۷۲، بتغير قليل

بھائی سے ملاقات کا حکم دیا ہے۔

محبّتِ اِلٰہی کے مستحق:

حضور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے کہ میری محبت اُن بندوں کے لیے لازم ہوگئی جو میرے لیے ایک دوسرے سے ملتے، میری خاطر باہم محبت کرتے اور میری وجہ سے ہی ایک دوسرے کو کچھ دیتے ہیں۔[1]

نیکی کرو اگرچہ میلوں سفر کرنا پڑے:

ایک روایت میں ہے کہ ایک میل چل کر جاؤ اور کسی متقی امام کے پیچھے نماز پڑھو، دو میل چل کر جاؤ اور کسی مریض کی عیادت کرو، تین میل چل کر جاؤ اور کسی جنازہ میں شرکت کرو، جہاں ذکرِ اِلٰہی ہو اُس علم کی مجلس میں حاضری کے لیے چار میل تک چل کر جاؤ، پانچ میل چل کر جاؤ اور دو ناراض افراد کے مابین صلح کرواؤ اور چھ میل تک چل کر جاؤ اور رضائے ربُّ الاَنام کے لیے کسی مسلمان بھائی کی زیارت کرو[2]۔[3]

اگر کوئی عالِم ہو اور پہچان رکھتا ہو تو اس کے لیے بیان کردہ تمام نیتیں ایک ہی عمل میں جمع ہو سکتی ہیں اور اُسے ہر نیت کے بدلے عظیم اجر اور بڑا ثواب عطا ہوگا لہٰذا ایسا بندہ

---

1 ...مسند احمد، مسند انصار، ۸/ ۲۳۲، حدیث: ۲۲۰۶۳

2 ...یعنی مستحب ہے کہ طویل سفر طے کرکے بھی ان اعمال کو بجالانے کی کوشش کرو کہ مریض کی عیادت کے لئے طویل مَسافت طے کرو اور صلح کروانے کے لئے اس سے دُگنی اور مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے اس بھی دُگنی مَسافت طے کرو۔ (فیض القدیر، ۲/ ۲۴۶، تحت الحدیث: ۱۶۴۷)

3 ...حلیۃ الاولیاء، عطاء بن میسرۃ، ۵/ ۲۲۵، رقم: ۶۹۱۲، بتغیر

تاریخ بغداد، رقم ۵۸۵۶، عیسی بن الفیروزان، ۱۱/ ۱۶۳، بتغیر

جسے اچھی نیتوں کی بدولت ایک ہی عمل میں بہت سارے اجر حاصل ہو جائیں اُس میں اور ایسے بندے میں بڑا فرق ہے جو نیت کی درستی بھول جانے کے سبب کثیر اعمال میں ایک بھی اجر حاصل نہ کرپائے۔تو ایسے شخص کی کوشش رائیگاں جاتی ہے اور عمل ضائع ہو جاتا سوائے یہ کہ اللہ کریم اُسے اپنی رحمت سے نواز دے۔لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ[1]

مسجد میں بیٹھنے کی نِیّتوں کا خُلاصہ

مسجد میں بیٹھنے والا یوں نیتیں کرے:﴿1﴾...جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا اوراُس کی محافظت کروں گا۔﴿2﴾...رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُوافقت واِتّباع کروں گا۔﴿3﴾... مسلمانوں کے مجمع میں اضافہ کروں گا۔﴿4﴾... ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے لیے جمارہوں گا۔﴿5﴾... مسجد میں بیٹھ کر اپنے کان، آنکھ، زبان اور دیگر اَعضاء کو ممنوعات سے بچاؤں گا اور رُہبانیت اختیار کروں گا (یعنی عبادت وریاضت میں مُبالغہ کروں گا اور لوگوں سے دور رہوں گا)۔﴿6﴾...مسجد سے نکلنے تک مسجد میں اعتکاف کی نیت سے رہوں گا۔﴿7﴾... علم حاصل کروں گا اور ذکر کے حلقوں میں شریک رہوں گا۔﴿8﴾...یہ نیت کرتا ہوں کہ شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کسی مسلمان بھائی سے اچانک ملاقات ہو گئی تو اُس سے فائدہ اٹھاؤں گا تاکہ وہ دنیاوی زندگی میں نفع کا سبب بنے اور بعدِ وفات بارگاہِ الٰہی میں میری شفاعت کرے۔ ﴿9﴾...بارگاہِ الٰہی سے نُزولِ رحمت کا منتظر رہوں گا۔﴿10﴾... مسلمان بھائیوں سے حیا کرتے ہوئے اور اُن کی نفرت وبیزاری کے خوف سے گناہوں کو ترک کروں گا۔

[1]...علم القلوب، باب النیة فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص۱۹۹

﴿11﴾... عذابِ الٰہی سے چھٹکارا حاصل کروں گا تاکہ اُمیدوں میں کمی کرنے والا بن جاؤں اور دنیاوی زندگی کی تعمیر و ترقی سے بے رغبت ہو جاؤں۔ ﴿12﴾... اللہ تعالیٰ کے لیے بنائے گئے دوستوں سے ملاقات کروں گا۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا:

﴿13﴾... مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھوں گا: بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ، اَللّٰھُمَّ اعۡصِمۡنِیۡ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع اور اللہ تعالیٰ کے رَسُول پر دُرُود و سلام نازل ہو۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھنا۔[1]

مُسلمان بھائیوں سے مُلاقات کی نِیَّتیں

رِضائے الٰہی کے لیے مسلمان بھائیوں سے ملاقات کرنا بھی مؤمنوں کے لیے باعِثِ فضیلت اعمال میں سے ہے، لہٰذا بندے کو چاہیے اپنی نیت کو صاف ستھرا کرے اور یہاں سات اچھی اور فضیلت والی نیتیں جبکہ پانچ بُری و مذموم نیتیں ہیں اور پہچان رکھنے والے پر لازم ہے کہ وہ اچھی اور بُری نیتوں کو پہچانے تاکہ بُری سے بچ کر اچھی کی پیروی کرے۔ وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

منقول ہے کہ ایک صوفی بُزرگ نے اپنے ایک شاگرد سے پوچھا: تم کہاں جانے کا اِرادہ رکھتے ہو؟ عرض کی: فلاں شخص سے ملنے کا اِرادہ ہے۔ فرمایا: کیا تم ملاقات کی

1... تفسیر قرطبی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۶، ۱۲/ ۲۱۰، بتغیر قلیل

مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب مایقول اذا دخل المسجد، ص ۲۸۱، حدیث: ۱۶۵۲

آفت کو جانتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جان لو کہ جو اپنے مسلمان بھائی سے درج ذیل پانچ نیتوں سے ملاقات کرتا ہے تو ایسی ملاقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں۔[1]

ملاقات کی پانچ آفتیں اور بُری نِیّتیں

پہلی آفت

ملاقات کی پہلی آفت وبُری نیت یہ ہے کہ بندہ کھانے اور خواہش پوری کرنے کے لیے ملاقات کرے۔

بُرا بندہ:

حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ بُرا ہے جسے لالچ چلائے اور وہ بندہ بھی بُرا ہے جسے خواہش گمراہ کردے۔[2]

آخری زمانے میں لوگوں کا خدا، دین اور زیور:

حضرت سیِّدُنا سہل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جن کے معبود اُن کے پیٹ ہوں گے، جن کا دین اُن کا لباس ہو گا اور جن کا زیور اُن کا کلام ہو گا۔[3]

حکایت: روح کی خواہش

ایک درویش نے رضائے الٰہی کے لیے ایک دوست سے ملاقات کی، جب وہ بیٹھ

---

1 ...علم القلوب، باب النیة فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۰۵

2 ...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۷، ۴/ ۲۰۳، حدیث: ۲۴۵۶

3 ...قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون، باب ذکر الفرق بین علماء الدنیا... الخ، ۱/ ۲۷۷، بتغیر قلیل

گیا تو دوست نے کھانا پیش کیا اور کھانے کے لیے اِصرار کرنے لگا، درویش نے کھانے سے انکار کرتے ہوئے کہا: میں روح کی خواہش کے سبب تم سے ملاقات کرنے آیا ہوں، ہوائے نفس اور پیٹ کی خواہش کے سبب نہیں۔ چنانچہ اُس نے کھانا نہیں کھایا۔[1]

حکایت: نفس کی غذا پر روح کی غذا کو ترجیح

ایک مرید نے اپنے شیخ سے ملاقات کی تاکہ اُن سے معرفت کے مُتَعَلِّق کچھ پوچھے، مرید جب بیٹھ گیا تو اُسے کھانا پیش کیا گیا، اُس نے عرض کی: شیخ! میں اِس کھانے سے زیادہ کسی اور شے کا محتاج ہوں اور آپ پر اِس کے علاوہ کوئی اور چیز زیادہ لازم ہے، ہم نے آپ سے (تصوُّف کے) کسی نکتے کے لیے ملاقات کی ہے (کھانے کے) لقمے کے لیے آپ کی زیارت نہیں کی، اگر ہماری نیت کھانے کی ہوتی تو یہ تو ہمیں آپ کے علاوہ کسی اور سے بھی مل جاتا، ہم تو آپ کے پاس وہ شے لینے آئے ہیں جو ہمیں آپ کے علاوہ کسی اور سے نہیں ملتی، نفس کی غذا تو ہم نے رات کو ہی کھائی ہے مگر روح کی غذا ہمیں 40 دن سے نہیں ملی حالانکہ روح کی غذا ہمیں نفس کی غذا سے زیادہ محبوب و پسند ہے لہٰذا آپ زیادہ پسندیدہ شے سے آغاز فرمایئے اللہ تعالٰی آپ کو عزت و بزرگی سے نوازے۔ کیونکہ میں نے آپ کو اپنے مشائخ سے یہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان کرتے سنا ہے کہ ”مومن وہی ہے جو اپنے دین کو اپنی خواہش پر ترجیح دے۔“[2] شیخ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: تم کھانا کھاؤ، میں تمہیں کھانے کی فضیلت اور مسلمان بھائی

---

1 ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۰۵

2 ...السنۃ لعبد اللہ بن احمد، سل عن الایمان والرد علی المرجئۃ...الخ، ۱/ ۳۷۴

کی دعوت قبول کرنے پر 14 حدیثیں سناتا ہوں۔ مرید نے عرض کی: یا شیخ! جب کھانے کی فضیلت پر 14 حدیثیں ہیں تو کھانا نہ کھانے کی فضیلت پر تو 24 حدیثیں ہوں گی۔ چنانچہ اُس نے کھانا نہیں کھایا۔[1]

حکایت: پیٹ کو دین کا راستہ نہ بناؤ

درویشوں کے ایک گروہ نے کسی عالِم کے گھر کا قصد کیا، جب وہ اُن کے گھر پہنچے تو انہوں نے اُن کے ساتھ بیٹھنے سے پہلے ہی کھانا لانے کا اشارہ کر دیا، کھانا پیش کیا گیا تو اُن میں سے ایک درویش کھڑا ہو گیا۔ عرض کی گئی: کہاں جاتے ہیں؟ کہا: میری حاجت تو کھانے والے سے وابستہ ہے۔ دوسروں نے کہا: آپ تشریف رکھیے، ہم فارغ ہو کر آپ کو اوراِن کو ملا دیتے ہیں۔ درویش نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے پیٹ کو اپنے دین کا راستہ بناؤں۔[2]

دوسری آفت

ملاقات کی دوسری آفت وبُری نیت یہ ہے کہ بندہ عزت کے حصول، دکھاوے اور فخر و مُباہات کے لیے ملاقات کرے۔

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی ملاقات ہوئی، ایک نے دوسرے کو نصیحت کی تو دونوں رونے لگے، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری نے کہا: ”مجھے اُمید ہے کہ آج کی اِس مجلس سے زیادہ پسندیدہ

[1] ...علم القلوب، باب النیة فی زیارة الاخوان، ص۲۰۵

[2] ...علم القلوب، باب النیة فی زیارة الاخوان، ص۲۰۶

مجلس میں ہم پہلے کبھی نہیں بیٹھے۔" حضرت سیِّدُنا فُضَیْل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: کیا آپ اپنے پاس سے اچھے اچھے الفاظ منتخب کر کے مجھ سے باتیں نہیں کر رہے اور میں بھی اپنے پاس سے اچھی اچھی باتیں چن کر آپ سے گفتگو نہیں کر رہا تھا؟ یوں ہم دکھاوا کرنے والے ہو گئے۔[1]

تیسری آفت

ملاقات کی تیسری آفت و بُری نیت یہ ہے کہ بندہ پہچان اور مقام و مرتبہ کی خاطر اپنے بھائی سے ملاقات کو جائے تا کہ وہ اِس کا اِکرام و تعظیم کرے۔

حکایت: کہیں میرا ثواب ضائع نہ ہو جائے

منقول ہے کہ صوفیاء کا ایک گروہ حضرت سیِّدُنا ابو علی رُوزباری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی خدمت میں حاضر ہوا، اُن میں ایک نوجوان بھی تھا جسے حضرت نہیں جانتے تھے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا: یہ نوجوان کہاں سے آیا ہے، میں اِسے پہچانتا نہیں ہوں؟ نوجوان نے عرض کی: میں نے آپ کو پہچان کروانے کے لیے آپ کی زیارت نہیں کی بلکہ میں نے آپ سے ملاقات ایک ایسی ہستی کے اِکرام واِحترام کے لیے کی ہے جس کے ساتھ میری پچھلے 30 سال سے پہچان ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی: آپ کی پہچان ہی میرا نام ہے، مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرا یہ ثواب ضائع نہ ہو جائے۔ پھر آپ نے اپنے پاس موجود کھانا اُسے پیش کیا تو وہ نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: ہمیں طَیِّب کے ساتھ خبیث کو (یعنی اعمال کو بُری نیتوں

[1] ...علم القلوب، باب النية في زيارة الاخوان، ص ٢٠٦

کے ساتھ) ملانے سے منع کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ ترجمۂ کنزالایمان: اور ستھرے کے بدلے گندا نہ لو۔[1] (پ۴، النسآء:۲)

چوتھی آفت

ملاقات کی چوتھی آفت و بُری نیت یہ ہے کہ بندہ لوگوں سے تعریف کروانے کی غرض سے اپنے بھائی سے ملاقات کرے۔

سچا انسان اپنی نیکیاں چھپاتا ہے:

کہتے ہیں کہ سچا انسان اپنی نیکیاں چھپاتا ہے جیسے دوسرا اپنی بُرائیاں چھپاتا ہے اور اُس کو اپنی نیکیاں قبول نہ ہونے کا خوف اِس دوسرے کے بُرائیوں کی بخشش نہ ہونے کے خوف سے زیادہ ہوتا ہے۔[2]

پانچویں آفت

ملاقات کی پانچویں آفت و بُری نیت یہ ہے کہ بندہ مال کے حصول کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے۔

حکایت: مریدوں کی اصلاح و تربیت

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا شیخ شِبلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے مریدین میں سے بعض درویشوں کی حالت یہ تھی کہ جب آپ کے پاس وُسعت و گنجائش ہوتی تو آپ کے

1...علم القلوب، باب النیة فی زیارة الاخوان، ص٢٠٦

2...علم القلوب، باب النیة فی زیارة الاخوان، ص٢٠٦

ساتھ رہتے اور اگر تنگی ہوتی تو چھوڑ کر چلے جاتے۔ ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا: اِن بیوقوفوں کو دیکھو، میں اِنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے چاہتا ہوں اور یہ مجھے دنیا اور نفس کی خاطر چاہتے ہیں۔ ایک دن آپ تشریف فرما تھے کہ ایک مصری شخص حاضر خدمت ہوا جس کے پاس 200 دینار تھے، اُس نے وہ دینار آپ کے سامنے ڈال دیئے۔ درویشوں کو پتا چلا تو وہ جلدی سے آپ کے پاس پہنچ گئے، جیسے ہی وہ آپ کے گھر میں داخل ہوئے تو آپ سمجھ گئے کہ یہ کیوں آئے ہیں۔ پس آپ کھڑے ہو گئے اور وہ دینار اٹھا لیے اور ایک ہموار و تنگ راستے دریائے دجلہ تک پہنچ گئے اور اُس کے کنارے کھڑے ہو کر دیناروں کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر بلند کیا اور (دینار دریا میں پھینکتے ہوئے) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ (پ١٦، طٰهٰ: ٩٧)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے (پوجا کے لئے بیٹھا) رہا قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہائیں گے۔

پھر فرمایا: جو مجھے چاہتا ہے میرے پیچھے چلا آئے اور جو دیناروں کو چاہتا ہے وہ اِن کے پیچھے چلا جائے۔[1]

حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: کسی کی ایسی محبت سے بچ جو وہ تجھ سے اپنی حاجت کے مطابق کرے کیونکہ جب وہ اپنی حاجت کو کم کرے گا تو محبت ختم ہو جائے گی۔[2]

1 ...علم القلوب، باب النية فی زیارة الاخوان، ص ٢٠٦

2 ...قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون، فی الاخوة فی اللّٰہ والصحبة... الخ، ٢/ ٣٧٣

بندۂ مومن کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی سے درج ذیل سات نیتوں سے ملاقات کرے تاکہ اُسے ڈھیروں اجر و ثواب حاصل ہو۔

پہلی نِیَّت

ملاقات کرنے والا اپنے مسلمان بھائی کی حرمت، عزت اور مقام و مرتبہ کی خاطر اُس سے ملاقات کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

بندۂ مومن کی حُرمَت:

حضور تاجدارِ دوجہاں، رَحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خانہ کعبہ کو دیکھ کر اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے شَرَف و عظمت سے نوازا ہے مگر بندۂ مومن حرمت میں تجھ سے بڑھ کر ہے۔ (1)

عالِم، طالِبِ عِلم اور مومن کی شان:

مروی ہے کہ جس نے کسی عالِم کی تعظیم کی اُس نے 70 نبیوں کی تعظیم کی اور جس نے کسی طالِبِ علم کو عزت دی اُس نے 70 شہیدوں کو عزت دی (2) اور جس نے کسی مومن کو اذیت دی اُس نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اذیت پہنچائی اور جس نے انبیائے عظام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اذیت پہنچائی اُس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اذیت دی اُس پر توریت شریف، انجیل مُقدَّس اور قرآنِ کریم میں لعنت آئی ہے۔

❶...معجم اوسط، ۴/ ۲۰۳، حدیث: ۵۷۱۹

❷...مسند فردوس، ۳/ ۵۷۶، حدیث: ۵۸۰۵

مسلمان کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے:

حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کی تعظیم کرتا ہے بے شک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کرتا ہے۔(1)

حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک میل تک چل کر جاؤ اور کسی نیک شخص کے جنازہ میں شرکت کرو اور چھ میل تک چل کر جاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرو۔(2)

پانچ چیزیں مقبول ہی مقبول ہیں:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں زمین سے آسمان کی طرف مکمل بلند ہوتی ہیں: (۱)... مومن کی عزت و حرمت (۲)... نعمتِ الٰہی کا شکر (۳)... والدین کا حق (۴)... دنیا سے بے رغبت عالِم کی تعظیم اور (۵)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت۔(3)

حکایت: 100 حج سے افضل عمل

رضائے الٰہی کے لیے دوستی رکھنے والے دو افراد کی باہم ملاقات ہوئی تو ایک نے دوسرے سے پوچھا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ دوسرے نے کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حرمت والے گھر (کَعْبَۃُ اللہِ الْمُشَرَّفَہ) کا حج اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

❶... مسند حارث، کتاب الصلاۃ، باب فی خطبۃ قد کذبھا... الخ، ۱/ ۳۱۶، حدیث: ۲۰۵

❷... تاریخ بغداد، رقم ۵۸۵۶، عیسی بن الفیروزان، ۱۱/ ۱۶۳، بتغیر، عن معروف الکرخی

❸... علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۰۸

روضۂ اَقدس کی زیارت کر کے آرہا ہوں اور آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ پہلے نے بتایا: اپنے ایک بھائی سے ملاقات کر کے آرہا ہوں جس سے میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ دوسرا کہنے لگا: کیا آپ مجھے اپنی ملاقات کی فضیلت (اجر و ثواب) تحفے میں دیتے ہیں تاکہ میں اپنے حج کا ثواب آپ کو تحفہ میں دے دوں؟ یہ سُن کر پہلا شخص کچھ دیر کے لیے سوچ میں پڑ گیا۔ اتنے میں کسی نے غیب سے آواز دی، پکارنے والا نظر نہیں آرہا تھا مگر اُس کی آواز سنائی دے رہی تھی، وہ کہہ رہا تھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنا بارگاہِ الٰہی میں 100 حج سے افضل ہے سوائے حِجَّۃُ الْاِسْلَام (فرض حج) کے۔[1]

دوسری نِیَّت

ملاقات سے اپنے مسلمان بھائی کو مانوس کرنے اور اُس کے دل کو اپنے لیے بدلنے کی نیت کرے تاکہ دونوں کے درمیان (مزید) محبت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ (پ۱۰، الانفال: ٦٣)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ آیتِ مُبارکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے باہم محبت کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔[2]

باہمی محبت کو مضبوط کرنے والی چار خوبیاں:

منقول ہے کہ چار خوبیاں بھائی کی بھائی سے محبت کو مضبوط کرتی ہیں: (۱)... ملاقات

1 ...علم القلوب، باب النیة فی زیارة الاخوان، ص۲۰۸

2 ...مسند بزار، ابو اسحاق الھمدانی عن ابی الاحوص عن عبد اللہ، ۵/ ۴۳۹، حدیث: ۲۰۷۷

وزیارت (۲)... سلام (۳)... مصافحہ اور (۴)... تحفہ۔[1]

نیز اِس ملاقات سے کچھ اور حاصل نہ بھی ہو کم از کم بندہ اِس کی بدولت مسلمان بھائی کے دل میں خوشی تو داخل کر سکتا ہے۔[2]

بعض بزرگوں نے فرمایا: بھائی چارگی کی فضیلت اُلفت، وابستگی اور دائمی محبت ہے۔[3]

مُحِب کی نگاہ محبوب کو تلاش کرتی ہے:

خلیفہ ہارون رشید نے علی بن جَہْم سے کہا: قُرب کے مُتَعلِّق مجھے اپنا کوئی شعر سناؤ۔ اُس نے عرض کی: جی۔ چنانچہ (اس نے یہ اشعار سنائے):

أَلَّفْتُ التَّوْحِيْدَ وَ الْقُرْبَةَ وَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ أَرٰى تُرْبَةً

فَيَوْمٌ مُّطِيْلٌ عَلٰى نِعْمَةٍ وَّ يَوْمٌ مُّقِيْمٌ عَلٰى نُكْبَةٍ

وَ مِمَّا يَطْلُبُ عَيْنُ الْحَبِيْبِ حَبِيْبَ تَطَيَّبَ بِهِ الصُّحْبَةُ

ترجمہ: (۱)... میں نے یکتائی و قربت کو یکجا کیا اور میں ہر روز کوئی قبر دیکھتا ہوں۔ (۲)... پس ایک دن کسی نعمت میں گزرتا ہے اور ایک دن کسی مصیبت میں کٹ جاتا ہے۔ (۳)... اور محبت کرنے والے کی نگاہ محبوب کو تلاش کرتی ہے تاکہ اُس کی بدولت صحبت کو پاکیزہ بنا سکے۔[4]

دِینِ اِسلام کے بعد سب سے بہتر:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دِیْنِ اسلام

---

1 ...علم القلوب، باب النية فی زیارة الاخوان، ص۲۰۸

2 ...علم القلوب، باب النية فی زیارة الاخوان، ص۲۰۸

3 ...علم القلوب، باب النية فی زیارة الاخوان، ص۲۰۸

4 ...علم القلوب، باب النية فی زیارة الاخوان، ص۲۰۸

کے بعد بندے کو نیک دوست سے بہتر کچھ نہیں دیا گیا تو تم میں سے جو اپنے دوست کی جانب سے محبت دیکھے تو اُسے ضرور اختیار کرے۔[1]

مومن دو ہتھیلیوں کی مثل ہے:

حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی دو مومن ملاقات کرتے ہیں تو اُن میں سے ایک کو ضرور بھلائی نصیب ہوتی ہے اور بے شک مومن کی مثال اُن دو ہتھیلیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک دوسری کو دھوتی ہے تو اُس کے لیے اِس کا وجود ضروری ہے۔[2]

تیسری نِیّت

ملاقات سے یہ نیت کرے کہ یہ عمل سنّتِ رَسُول ہے اور اِس لحاظ سے یہ مستحب ہے۔ جیسا کہ

70 ہزار فرشتوں کی دعا:

حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حضرت سیِّدُنا ابورَزِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے) ارشاد فرمایا: اے ابورزین! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے رضائے الٰہی کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے نکلتا ہے تو 70 ہزار فرشتے اُس کے ساتھ چلتے ہیں اور اُس پر درود بھیجتے ہیں اور یوں دعا کرتے ہیں: ”اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! اِس نے تیرے لیے تعلّق قائم کیا

1 ...شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ٦/ ٤١٦، حدیث: ٨٧٢٤، بتغیر

2 ...الجامع فی الحدیث، باب الاخاء فی اللہ، ١/ ٢٩٨، حدیث: ٢٠١، بتغیر قلیل

تو بھی اِس سے تعلُّق قائم فرما۔ ”(اے ابورَزِیْن) اگر تم اپنے آپ کو اِس کام میں لگا سکتے ہو تو ایسا ضرور کرنا۔[1]

ایک بہت ہی پیاری سنت:

حضرت سیِّدُنا ابو طالِب مَکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: یہ حضور نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اپنے بھائیوں سے ملاقات کو ترجیح دینے کا حکم ہے[2] اور حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رَسُولِ اَکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول تھا کہ اگر کوئی شخص تین دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اُس کے متعلِّق لوگوں سے پوچھا کرتے پس اگر وہ بیمار ہوتا تو اُس کی عیادت فرماتے، اگر سفر میں ہوتا تو اُس کے لیے دعا فرماتے اور اگر گھر میں ہوتا تو اُس سے ملاقات فرماتے۔[3]

99 رحمتوں کا مستحق:

حدیث شریف میں ہے: جب دو دوست آپس میں مصافحہ کرتے (ہاتھ ملاتے) ہیں تو اُن کے درمیان 100 رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں جن میں سے 99 اُس کے لیے ہوتی ہیں جو اپنے رفیق سے زیادہ اُنسیت رکھتا ہے۔[4]

مُلاقات کے وقت مُسکرانے کی فضیلت:

ایک روایت میں ہے: ملاقات کرنے والوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھ کر

1...حلیۃ الاولیاء، ابو رزین، ۱/ ۴۴۹، حدیث: ۱۲۷۲، بتغیر قلیل

2...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۰۹

3...مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۱۷، حدیث: ۳۴۱۶، بتغیر قلیل

4...مسند بزار، مسند عمر بن خطاب، ۱/ ۴۳۷، حدیث: ۳۰۸، بتغیر

مسکراتا ہے تو اُن دونوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔[1]

نوری سُواریوں کے سُوار:

حضرت سیِّدُنا امام مُجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی کے لیے باہَم محبت کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے جب روزِ محشر اپنی قبروں سے نکلیں گے تو اللہ ربُّ العِزت اُن کے لیے ایسی سواریاں بھیجے گا جو نور سے بنی ہوں گی، نور سے سجائی گئی ہوں گی، اُن کی لگامیں نور کی ہوں گی اور اُن کی زینیں نور کی ہوں گی۔ غِلْمانِ جنت اُن سواریوں کو چلاتے ہوں گے، پس وہ اپنی قبروں سے اِس حال میں نکلیں گے کہ ربِّ جلیل عَزَّوَجَلَّ کے لیے ''میں حاضر ہوں'' کی صدائیں لگارہے ہوں گے۔ انہیں سرخ وزرد یاقوت کے محلات میں لے جایا جائے گا جہاں کافُور، شرابِ طَہُور اور تَسْنِیْم (جنت کی اعلیٰ شراب) اور مُہر لگی شراب ہو گی اور اِن سب پر رضا و رحمت کا غلبہ ہو گا، پس وہ قُربِ خاص میں سیراب کیے جائیں گے۔ پھر وہ سواریوں پر سوار اور زیورات سے آراستہ ہو کر اپنے لیے رکھی گئی کرسیوں کی طرف جائیں گے جہاں وہ بَقا کی صِفَت سے مُتَّصِف آنکھوں سے اپنے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کریں گے اور خوش ہوں گے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عَلا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آدمی کے لیے مستحب ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر بنائے گئے دوست سے دن میں دو بار ملاقات کرے۔[3]

---

1 ...معجم اوسط، ۵/ ۳٦٦، حدیث: ٧٦٣٠، بتغیر قلیل

2 ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص٢٠٩

3 ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص٢٠٩

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو طالب محمد بن علی مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: گویا کہ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن علا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اہلِ جنت کے مُتَعَلِّق اِس فرمانِ باری تعالٰی کی تاویل کی ہے:

وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿۶۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح وشام۔ (پ۱۶، مریم: ۶۲)

تو انہوں نے اِس ملاقات اور دیگر باتوں کو داخل فرمایا۔[1]

اِس بارے میں یہ اشعار بھی کہے گئے ہیں:

اِذَا غِبْتُ يَوْمًا عَنْ صَدِيْقٍ وَّ لَيْلَةً وَّ لَمْ اَرَنِيْ اَهْلًا لَبَعْثُ رَسُوْلٍ

فَقَدْ ضَلَّ عَقْلِيْ اِنْ طَلَبْتُ اِخَاءَهٗ وَ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ اَنْ كَانَ ذَا حَالٍ

ترجمہ: (۱)...اگر میں ایک دن یارات دوست سے غائب رہوں اور خود اس کے پاس نہ جاؤں تو ضرور کسی کو اس کے پاس بھیجوں گا۔ (۲)...اگر میں اُس سے دوستی مال اور اچھی حالت کی بنا پر رکھوں تو میری عقل بھٹکی ہوئی ہے۔[2]

تو خوب رہا اور جنت بھی خوب ہے:

حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ مُشتاق ہو کر اور ملاقات کی رغبت رکھتے ہوئے اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو اُسے پیچھے سے ایک فرشتہ یوں پکارتا ہے: تو خوب رہا اور جنت بھی خوب ہے۔[3]

1...علم القلوب، باب النية فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۰۹

2...علم القلوب، باب النية فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۰۹

3...الزھد لابن مبارک، باب ماجاء فی الشح، ص ۲۴۶، حدیث: ۷۰۹

سیِّدُنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو نصیحت:

حضرت سیِّدُنا ابو طالب مکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا دائیں بائیں دیکھ رہے ہیں تو اُن سے اِس بارے میں اِسْتِفْسار فرمایا، انہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایک شخص سے محبت ہے، میں اُسے تلاش کر رہا ہوں مگر وہ نظر نہیں آرہا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبدُ اللہ! جب تم کسی سے محبت کرو تو اُس سے اُس کا نام اور اُس کے والد کا نام پوچھو اور اُس کے گھر کا پتا معلوم کرو، پھر اگر وہ غائب ہو تو اُس سے ملاقات کرو، اگر بیمار پڑ جائے تو اُس کی عیادت کرو اور اگر کسی کام میں مشغول ہو تو اُس کی مدد کرو۔[1]

چوتھی نِیَّت

ملاقات کرنے والا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات سے گناہوں کے کفارے اور خطاؤں کے مٹنے کی نیت کرے۔ جیسا کہ

مصافحہ کرتے وقت مُسکرانے کی فضیلت:

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے پھر دونوں مصافحہ کریں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تو دونوں کے گناہ جھڑتے ہیں۔[2]

---

1 ...قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی الاخوۃ فی اللّٰہ...الخ، ۲/ ۳۶۸

2 ...معجم اوسط، ۵/ ۳۶۶، حدیث: ۷۶۳۰، بتغیر قلیل

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ انبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جب مومن مومن کو دیکھتا ہے اور ایک دوسرے سے خوش ہو تو عرش کے درمیان سے ایک فرشتہ ندا دیتا ہے: "تم دونوں اپنے اعمال نئے سِرے سے شروع کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔" پھر اگر وہ اُسی دن یارات میں فوت ہوجائیں تو صِدِّیقِیْن کی موت مرتے ہیں۔(1)

پانچویں نِیَّت

مسلمان بھائی سے ملاقات میں یہ نیت کرے کہ اُسے دیکھنے کی برکتیں حاصل کروں گا اور اُس کے قُرب کا فائدہ پاؤں گا تا کہ اِس کے ذریعے اپنے دل کی دوا کروں۔ جیسا کہ

اولیا سے محبت کی برکتیں:

حدیثِ پاک میں آیا ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن بندے کا حساب لے گا تو اُس پر حجت قائم ہوجائے گی اور اُسے جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا، اُس وقت بندہ حیران و پریشان ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: کیا تو نے دنیا میں میرے کسی ولی کی زیارت کی اور تجھے میری خاطر اُس سے محبت تھی یا تو نے میرے لیے اُس سے ملاقات کی ہو یا پھر میرے اولیا میں سے کسی ولی کو میری خاطر تجھ سے محبت تھی تو آج میں اُس کی خاطر تجھے چھوڑ دوں گا۔(2)

1...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص۲۱۰

2...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص۲۱۰

اولیا کی اولیا سے محبت:

منقول ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے وصال کا وقت قریب آیا تو اُن سے عرض کی گئی: کیا آپ کو کوئی خواہش ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ایک نظر "حضرت یُوسُف بن اَسباط" کو دیکھنا چاہتا ہوں۔[1]

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب اپنے اندر کچھ سستی پاتا ہوں تو حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک نظر دیکھ لیتا ہوں تو پھر عمل میں لگ جاتا ہوں۔[2]

حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عُقبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے کسی دوست سے ایک بار مِل لیتا ہوں تو کئی دن تک عمل پر کاربند رہتا ہوں۔[3]

سات چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے:

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سات چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے: (۱)... دوست کا (رضائے الٰہی کے لیے بنائے گئے) دوست کو دیکھنا عبادت ہے (۲)... قرآنِ کریم کو دیکھنا (۳)... کَعْبَۃُ اللّٰہِ الْمُشَرَّفَہ کو دیکھنا (۴، ۵)... ماں اور باپ کے چہرے کو دیکھنا (۶)... عالِم کو دیکھنا اور (۷)... علم کی کتاب میں دیکھنا عبادت ہے۔[4]

1... المجالسۃ وجواھر العلم، ۳/ ۹۹، رقم: ۲۹۸۴، حسن البصری بدلہ الفضیل بن عیاض

2... قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی الاخوۃ فی اللّٰہ... الخ، ۲/ ۳۶۷

3... قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی الاخوۃ فی اللّٰہ... الخ، ۲/ ۳۶۷

4... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/ ۱۸۷، حدیث: ۷۸۶۰، دون قولہ والی العالم... الخ

تنبیہ الغافلین، باب فضل مجالس العلم، ص ۲۳۹، حدیث: ۶۵۴، دون قولہ وفی کتب العلم

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ تعالٰی کی خاطر محبت وشوق کے ساتھ اپنے مسلمان بھائی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔[1]

اہل و عیال کی ملاقات سے زیادہ پسندیدہ:

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے بنائے گئے دوستوں سے ملاقات کرنا ہمیں اپنے بیوی بچوں سے ملاقات کرنے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ ہمارے گھر والے ہمیں دنیا کی یاد دلاتے ہیں جبکہ ہمارے دوست ہمیں آخرت کی یاد دِلاتے ہیں۔[2]

چھٹی نِیَّت

اِس نیت سے ملاقات کرے کہ اپنے مسلمان بھائی کو اپنا حال سنائے گا اور اُس سے اپنے دین کے بارے میں نصیحت حاصل کرے گا۔

ناصح دوست بہتر ہے یا مال دینے والا؟

حضرت سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد نے فرمایا: رضائے الٰہی کے لیے بنایا گیا دوست جو ہر بار ملنے پر تمہیں اللہ تعالٰی کے بارے میں نصیحت کرے تمہارے لیے اُس دوست سے بہتر ہے جو ہر بار کی ملاقات میں تمہارے ہاتھ میں ایک دینار رکھ دے۔[3]

آپ کے دل کا کیا حال ہے؟

حضرت سیِّدُنا ابو طالب مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اَسلاف میں سے اللہ تعالٰی

1...قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی الاخوۃ فی اللّٰہ...الخ، ۲/ ۳۶۵ بتغیر قلیل

2...قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی الاخوۃ فی اللّٰہ...الخ، ۲/ ۳۶۷

3...حلیۃ الاولیاء، بلال بن سعد، ۵/ ۲۵۷، رقم: ۷۰۳۵

کی خاطر دوستی رکھنے والے دو دوست جب ملاقات کرتے تھے تو ایک دوسرے سے کہتا: آپ کیسے ہیں اور آپ کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتا: آپ اپنے نفس اور خواہش کے ساتھ کیسے ہیں؟ آپ کے خیر کی طرف بلانے پر نفس نے آپ کی بات مانی یا نہیں؟ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بڑھنے یا پیچھے ہٹنے میں آپ کے دل کا کیا حال ہے؟[1]

بعض بزرگ فرماتے ہیں: ہمارا زیادہ تر شوق دوستوں سے ملاقات ہے، ہم ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو اپنے حالات بتاتے ہیں اور مزید کے طلب گار ہوتے ہیں۔[2]

عقل مند کے چار اوقات:

آلِ داود کی حکمت میں ہے: عقل مند کو چاہیے کہ اُس کے لیے چار اوقات ہوں: (۱)...ایک وہ وقت جس میں وہ اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کرے (۲)...ایک وہ جس میں وہ اپنا محاسبہ کرے (۳)...ایک وہ جس میں وہ ایسے دوستوں کے ساتھ بیٹھے جو اُسے اُس کے نفس کے عیبوں سے آگاہ کریں اور آخرت کی طرف راغب کریں اور (۴)...ایک وہ وقت ہو جس میں وہ اپنے نفس کو دنیا کی جائز لذتوں کے لیے چھوڑ دے کیونکہ یہ وقت دوسرے اوقات کے لیے معاوِن ہوتا، نُفُوس کو مانوس کرتا اور انہیں کسی نہ کسی فضیلت تک پہنچاتا ہے۔[3]

دل کی تلاش:

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے

---

1 ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص۲۱۱

2 ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص۲۱۱

3 ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ...الخ، ۴/ ۱۶۴، حدیث: ۴۶۷۷

سنا کہ میں اپنے گھر سے تمہارے پاس اپنے دل کی تلاش میں آتا ہوں، ہمارے گھر میں ایسا کوئی نہیں جو مجھ سے کسی شے کا پوچھے۔[1]

ایک اہلِ محبت کا بیان ہے کہ مجھ پر ایک حالت نے غَلَبہ کیا تو میں اپنے گھر سے کسی ایسے انسان کی تلاش میں نکلا جس سے اُنسیت حاصل کروں اور اُسے اپنا حال سناؤں۔ چنانچہ میری ملاقات حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ہوگئی، آپ نے مجھے غور سے دیکھ کر پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: میرے پاس کچھ سامان ہے، چاہتا ہوں کہ کوئی میرے ساتھ سودا کرلے۔ آپ نے پوچھا: دنیا کا سامان ہے یا آخرت کا؟ میں نے عرض کی: آخرت کا۔ پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے قبرستان لے گئے، جب ہم قبروں کے درمیان پہنچے تو فرمایا: اَب ہم اُس جگہ آگئے ہیں جہاں اُخروی سامان کا معاملہ ہمیشہ اچھا رہتا ہے۔ اگر سچائی تمہارے شامل حال ہے تو اپنا سامان اِن (قبر والوں) پر پیش کردو ورنہ روزِ محشر کے لیے اپنے پاس محفوظ کرلو۔[2]

ساتویں نِیَّت

ملاقات سے محبَّتِ الٰہی کی تلاش اور اُس وعدۂ الٰہیہ کی تصدیق کی نیت کرے جو اللہ تعالیٰ نے ایسے بندے سے فرمایا ہے جو اُس کے کسی بندے سے اُس کی خاطر شدید محبت کے سبب ملاقات کرتا ہے۔ جیسا کہ

اللہ کے لئے مسلمان سے محبت کا انعام:

مروی ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۱۱

2 ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۱۱

نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے دوسری بستی کی جانب چلا تو اللہ تعالٰی نے اُس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیجا، فرشتے نے اُس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بولا: میں اِس بستی میں اپنے ایک بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا تیرے اور اُس کے درمیان رشتہ داری ہے جسے نبھانا چاہتے ہو یا اُس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے پورا کرنے کا ارادہ ہے۔ اُس نے جواب دیا: ایسا کچھ نہیں ہے، میں تو فقط اُس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں تیری طرف اللہ تعالٰی کا قاصد ہوں، جس طرح تو اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت فرماتا ہے۔[1]

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: میری خاطر باہم محبت رکھنے والوں کے لیے میری محبت لازم ہو گئی۔[2]

اِستِغفار کا حقیقی معنیٰ:

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو استغفار کرتے سنا تو فرمایا: اے شخص کیا تو استغفار کا معنیٰ جانتا ہے؟ اُس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جان لے کہ استغفار ایک قسم کی توبہ ہے اور توبہ ایسی چیز ہے جو چھ معانی سے جُڑی ہوئی ہے: (۱)... گزشتہ گناہوں پر ندامت (۲)... آئندہ گناہوں سے بچنا (۳)... وہ تمام فرائض ادا کرنا جو تو اپنے اور اللہ تعالٰی کے مابین ضائع کر چکا (۴)... لوگوں کی عزتوں اور مالوں میں جو حقوق تیرے ذِمّہ ہیں اُنہیں ادا کرنا (۵)... حرام سے پیدا ہونے والی

1... مسلم، کتاب البر والصلة، باب فی فضل الحب فی اللہ، ص ۱۰۶۵، حدیث: ۶۵۴۹

2... مسند احمد، مسند انصار، ۸/ ۲۳۹، حدیث: ۲۲۰۹۱، خلقت بدلہ وجبت

چربی و گوشت کو پگھلانا حتّٰی کہ ہڈی اور جِلد اپنی جگہ واپس آجائے اور (٦)...بدن کو طاعات کی سختی اور تلخی چکھانا جس طرح اُسے گناہوں کا مزہ چکھایا تھا۔ یہ سن کر اُس شخص نے عرض کی: ایسا کون کر سکتا ہے۔ فرمایا: اگر تمہارا کپڑا بوسیدہ ہو جائے تو بوسیدہ بوسیدہ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور استغفار ایک پیوند ہی ہے اور استغفار کے ساتھ یوں دعا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَقِیْلُكَ فَاَقِلْنِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے غَلَطی کی معافی چاہتا ہوں تو میری غَلَطی معاف فرمادے۔[1]

مُلاقات کی نِیَّتوں کا خُلاصہ

بُری نیتیں:

مسلمان بھائی سے ملاقات کی پانچ بُری نیتیں جن سے بچنا چاہیے: ﴿1﴾... کھانے، خواہش پوری کرنے، لباس، زیورات اور باتیں کرنے کی نیت سے ملاقات کرنا۔ ﴿2﴾... حصولِ عزت، دکھاوے اور فخر و مُباہات کے لیے ملاقات کرنا۔ ﴿3﴾... پہچان اور مقام و مرتبہ کی خاطر ملاقات کرنا تاکہ اِس کی تعظیم و تکریم کی جائے۔ ﴿4﴾... لوگوں سے تعریف کروانے کی غرض سے ملاقات کرنا۔ ﴿5﴾... مال کے حصول کی نیت سے ملاقات کرنا۔

اچھی نیتیں:

مسلمان سے ملاقات کی آٹھ اچھی نیتیں جن میں اجر و ثواب ہے: ﴿1﴾... مسلمان بھائی کی حرمت، عزت اور مقام و مرتبہ کی خاطر اُس سے ملاقات کرنا۔ ﴿2﴾... مسلمان

[1] ...علم القلوب، باب النیۃ فی زیارۃ الاخوان، ص ۲۱۲

بھائی کو مانوس کرنے اور اُس کے دل کو اپنے لیے بدلنے کی نیت سے ملاقات کرنا تاکہ دونوں کے درمیان (مزید) محبت پیدا ہو۔﴿3﴾... مومن کے دل میں خوشی داخل کرنے کی نیت سے ملاقات کرنا۔﴿4﴾... حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے کی پیروی کے لیے ملاقات کرنا۔﴿5﴾... اِس نیت سے ملاقات کرنا کہ مسلمان بھائی سے ملاقات گناہوں کے کفارے اور خطاؤں کے مٹنے کا سبب ہے۔﴿6﴾... اِس نیت سے ملاقات کرنا کہ مسلمان بھائی کو دیکھ کر برکتیں ملیں گی اور اُس کے قُرب کا فائدہ اٹھا کر اپنے دل کی دوا کروں گا۔﴿7﴾... مسلمان بھائی کو اپنا حال سنانے اور اُس سے اپنے دین کے مُتَعَلِّق نصیحت حاصل کرنے کے لیے ملاقات کرنا۔﴿8﴾... محبَّتِ الٰہی کی تلاش کی نیت سے ملاقات کرنا۔

ملاقات کی دعائیں:

مسلمان بھائیوں سے ملاقات میں درج ذیل دعائیں کی جائیں:

﴿1﴾... اگر مسلمان بھائی کے ہاں کھاؤ تو یہ دعا کرو: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے جو انہیں رزق عطا فرمایا ہے اِس میں انہیں برکت دے اور انہیں بخش دے اور اِن پر رحم فرما۔[1]

﴿2﴾... اگر وہ تمہیں کچھ پلائے تو یوں دعا کرو: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اُسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اُسے پلا جس نے مجھے پلایا۔[2]

﴿3﴾... اگر تم اُن کے ہاں روزہ افطار کرو تو یہ دعا دو: اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ

1 ...مسلم، کتاب الاطعمة، باب استحباب وضع النوی... الخ، ص ۸۷۰، حدیث: ۵۳۲۸

2 ...مسلم، کتاب الاطعمة، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، ص ۸۷۵، حدیث: ۵۳۶۲

اَلْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ یعنی تمہارے ہاں روزدار روزہ کھولیں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔[1]

درود شریف پڑھنے کی نِیّتیں

اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں حضور نَبِیِّ اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھنے سے نیت کرتا ہوں تیرے حکم کی بجا آوری کی، تیری کتاب کی تصدیق کی، تیرے نبی حضرت محمد مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سنت (فرامین مُبارکہ) کے اِتّباع کی، اُن سے محبت کی، اُن کے حق کے شوق و تعظیم کی، اُن کے شَرَف کی اور اِس لیے اُن پر دُرود پڑھتا ہوں کہ وہ اِس کے اَہل ہیں ۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اپنے فضل واِحسان سے اِس درود شریف کو قبول فرما، میرے دل سے غفلت کے پردے ہٹادے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

اے ربِّ کریم! اپنے محبوب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اُس شَرف میں اضافہ فرما جس سے تونے اُنہیں نوازا ہے اور اُس عزت کو بڑھا جو تو نے انہیں عطا فرمائی ہے، حضرات مُرسَلِین عَلَيْهِمُ السَّلَام کے مقامات میں اُن کے مقام کو اور حضرات انبیا عَلَيْهِمُ السَّلَام کے درجات میں اُن کے درجے کو مزید اونچا فرما۔

اے تمام جہانوں کے مالک! میں دنیا وآخرت میں عافیت کے ساتھ ساتھ تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور قرآن وسنّت اور جماعت (اہلسنت وجماعت) نیز بغیر کسی تبدُّل و تغیُّر کے کلمۂ شہادت پر موت کا سوالی ہوں۔ اپنے فضل واحسان سے میرے گناہوں کو معاف فرمادے بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا مہربان

1... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی ثواب من فطر صائما، ۲/ ۳۴۷، حدیث: ۱۷۴۷

ہے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم یعنی اللہ تعالٰی ہمارے سردار حضرت محمد اور آپ کے آل واصحاب پر دُرود نازل فرمائے۔(اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

مَساجِد میں تلاوتِ قرآن کی مَجالِس اور دورۂ قرآن میں حاضری کی 42 نِیَّتیں

بلاشبہ ذکر کے حلقے اُن بڑی چیزوں میں سے ہیں جن پر اللہ تعالٰی فرشتوں کے سامنے مُباہات (فخر) فرماتا ہے اور اِس میں بھی شک نہیں کہ قرآنِ کریم کی تلاوت اور اُس کا دورہ کرنا اُن اَہم عِبادتوں میں سے ہے جن کے ذریعے بندہ اپنے مولائے کریم کا قُرب حاصل کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اِس اُمَّت کے گزشتہ و موجودہ نیک لوگوں نے تلاوتِ قرآن کی مجلسوں کا انتظام کیا اور اِس کے ذریعے مسجدوں کو آباد کیا۔

ہر مسلمان کو ان اجتماعات میں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ شرکت کرنی چاہیے تاکہ اِن کی بدولت اپنے رب تعالٰی کا قُرب حاصل کرے۔ جیسا کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اُس نے نیت کی۔“[1]

بندۂ مومن کو چاہیے کہ تلاوتِ قرآن کے اجتماعات میں درج ذیل نیتیں کرے:

﴿1﴾... سلف صالحین کا طریقہ زندہ رکھوں گا۔ ﴿2﴾... مسجد کو آباد کروں گا۔ ﴿3﴾... مسجد میں اعتکاف کروں گا۔ ﴿4﴾... مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کروں گا۔ ﴿5﴾... مسجد کی آبادکاری اور قرآنِ کریم کی تلاوت پر مسلمانوں کی حوصلہ اَفزائی کروں

[1] ...بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ۱/۵، حدیث: ۱

گا۔﴿6﴾...اپنے وقت کی حفاظت کر کے اُسے نیک عمل سے معمور کروں گا۔﴿7﴾...حفظِ قرآن میں دوسرے کی مدد کروں گا۔﴿8﴾...اللہ تعالیٰ کے کلام سے نصیحت حاصل کروں گا۔﴿9﴾... قرآن سننے کا فائدہ اٹھاؤں گا۔﴿10﴾... مسلمانوں کے باہمی روابط کو مضبوط کروں گا۔﴿11﴾... رات میں تلاوت ہوئی تو شب بیداری کروں گا۔ ﴿12﴾... جسے اللہ تعالیٰ نے عظمت عطا کی اُس کی تعظیم کروں گا۔﴿13﴾... غیر حافظ کے دل میں حفظ کی اہمیت بٹھاؤں گا اور اُسے قرآن سناؤں گا۔ ﴿14﴾... جس اجتماع کو فرشتے گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اُس میں شرکت کروں گا۔ ﴿15﴾... تلاوت سن کر اپنے ایمان کو مزید مضبوط کروں گا۔﴿16﴾... مسلمان بھائیوں کے دلوں میں خوشی داخل کروں گا۔﴿17﴾... قرآنِ کریم سن کر اپنے دل کو منوّر کروں گا۔﴿18﴾... تلاوت کی برکت سے اپنے سینے کو کشادہ کروں گا۔﴿19﴾... تلاوت کر کے اجر وثواب پاؤں گا۔ ﴿20﴾... قرآن مجید کو دھیان سے سنوں گا۔﴿21﴾... قرآنِ پاک کی طرف بلانے والے اوراِس پر معاونت کرنے والے کی بات توجہ سے سنوں گا۔﴿22﴾... ذِکْرُ اللہ کے وقت نازل ہونے والی برکات اور رحمت حاصل کروں گا۔ ﴿23﴾...نیک عمل کا جذبہ پانے کے لیے آخرت یاد دلانے والی آیتیں غور سے سنوں گا۔﴿24﴾... نعمتوں سے تعلق رکھنے والی آیاتِ مُقدسہ سن کر خود پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی معرفت حاصل کروں گا۔﴿25﴾... قرآنِ کریم کے معجزہ ہونے اور اُس کی عظمت وشان میں غور وفکر کروں گا۔﴿26﴾... قرآن والے اللہ والے ہیں لہٰذا خود کو اُن میں شامل کروں گا۔ ﴿27﴾... کلامِ الٰہی کے ذریعے رِفعت وبلندی حاصل کروں گا۔ ﴿28﴾... قرآنِ حکیم کو ترتیل اور تجوید کے ساتھ پڑھوں گا۔﴿29﴾... تلاوت کے اجتماع میں جا کر دنیاوی

مصروفیات سے فراغت حاصل کروں گا۔﴿30﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے دل کو سکون پہنچاؤں گا۔﴿31﴾... ایسی جگہ پہنچ کرعام اور سرکش شیاطین سے اپنی حفاظت کروں گا۔﴿32﴾... دورۂ قرآنِ کریم میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع کروں گا جیسا کہ آپ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ ﴿33﴾... قرآنِ پاک کے ذریعے خود کو نصیحت کروں گا۔ ﴿34﴾... اپنا حفظ اور قرآنِ پاک کی قراءت کو پختہ کروں گا۔﴿35﴾... قرآن مجید (کے احکامات) کو دوسروں تک پہنچاؤں گا کیونکہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے حاضر وموجود غائب تک پہنچادے۔[1] ﴿36﴾... ایسی تجارت کروں گا جو برباد نہیں ہوتی۔﴿37﴾... تلاوتِ قرآن کے اجتماع میں جاکر ثواب حاصل کروں گا۔﴿38﴾... اللہ کریم کے مجھ پر ہونے والے فضل میں اضافہ چاہوں گا۔﴿39﴾... اپنے گناہوں کی بخشش کروانے کی کوشش کروں گا۔ ﴿40﴾... اطاعت بجالا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے قبولیت کی امید رکھوں گا۔

اللہ ربُّ العزت ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

(پ۲۲، فاطر: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں۔

1... بخاری، کتاب العلم، باب لیبلغ العلم الشاھد الغائب، ۱/ ۵۶، حدیث: ۱۰۵

﴿41﴾... اپنے اور حاضرین کے لیے ہدایت و رہنمائی حاصل کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: (قرآن میں) ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

﴿42﴾... قرآن کریم سے دُوری ختم کروں گا۔

رات کی عبادت کی 15 نِیَّتیں

قیامُ اللَّیل یعنی رات کی عبادت میں درج ذیل نیتیں کی جاسکتی ہیں:

﴿1﴾... بارگاہِ الٰہی سے ولایت خاصہ عطا ہونے کی اُمید رکھوں گا۔ ﴿2﴾... اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ (پ ۱۵، بنی اسراءیل: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبدُ اللہ! فلاں کی طرح نہ ہونا کہ وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔[1]

﴿3﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے قیام کے سبب زمین والوں سے عذاب اٹھالے۔ ﴿4﴾... شب بیداری کرکے اپنے نفس سے جہاد کروں گا۔ ﴿5﴾... رات میں عبادت کرکے اسلاف کی پیروی کروں گا۔ ﴿6﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اَہلِ معرفت والی عطاؤں سے

[1]... بخاری، کتاب التھجد، باب مایکرہ من ترک... الخ، ۱/ ۳۹۰، حدیث: ۱۱۵۲

نوازدے۔﴿7﴾...رات میں عبادت کر کے نیند میں کمی کروں گا۔﴿8﴾... مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعا کروں گا۔﴿9﴾... قرآنِ کریم کی تلاوت کروں گا۔ ﴿10﴾... خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کروں گا۔﴿11﴾... قبولیت کی گھڑی کو پہنچوں گا۔﴿12﴾... اخلاص سے قریب تر عبادت بجالاؤں گا۔﴿13﴾... شب بیداری کی عظیم سُنَّت کو زندہ کروں گا۔﴿14﴾... سحر کے وقت توبہ واِستغفار کروں گا اور ﴿15﴾... حق تعالیٰ سے اَہلِ معرفت کو ملنے والا فیض حاصل کروں گا۔

نیکی کی دعوت کی 19 نِیَّتیں

اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا درج ذیل نیتیں کر سکتا ہے:﴿1﴾...اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کروں گا۔﴿2﴾... حکمِ الٰہی کی پیروی کروں گا۔﴿3﴾... حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتباع کروں گا۔﴿4﴾...سلف صالحین کی اِتّباع اور اُن کے حکم کی پیروی کروں گا۔﴿5﴾... فرضِ کفایہ کو ادا کروں گا۔ ﴿6﴾... جتنا علم اور حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جو سنت جانتا ہوں اُسے پھیلاؤں گا۔﴿7﴾... تکلیف ومشقت پر صبر کروں گا۔﴿8﴾...لوگوں کی بے رُخی اوراعراض کرنے پر برداشت سے کام لوں گا۔﴿9﴾... بارگاہِ خدا وبارگاہِ مصطفٰے میں محبوب بنوں گا۔﴿10﴾...لوگوں کے بعض حقوق ادا کروں گا۔﴿11﴾... حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کو عام کروں گا۔﴿12﴾...اُمَّتِ مرحومہ سے آفتوں کو دُور کروں گا۔﴿13﴾... حسنِ اَخلاق سیکھوں گا۔﴿14﴾... عوام کے ساتھ شفقت سے پیش آؤں گا۔﴿15﴾... معاشرے کی اصلاح کروں گا۔﴿16﴾... خود

کو اور سامنے والے کو نفع پہنچاؤں گا۔﴿17﴾...عطائے الٰہی سے اپنے عیبوں سے آگاہی حاصل کروں گا۔﴿18﴾...اللہ تعالٰی سے فائدے کی امید رکھوں گا اور﴿19﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہر طرح کی مدد چاہوں گا۔

نکاح کی 23 نِیَّتیں

حضرت سیِّدُنا شیخ عارف بِاللہ علی بن ابو بکر سکران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے نکاح کی درج ذیل نیتیں منقول ہیں:

﴿1﴾...میں اِس نکاح اور بیوی سے محبَّتِ الٰہی کی نیت کرتا ہوں۔﴿2﴾...جنسِ انسانی کی بقاکے لیے بیٹے کے حصول کی کوشش کروں گا۔﴿3﴾... حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فخر و مُباہات میں اضافہ کے لحاظ سے اُن کی محبت کی نیت کرتا ہوں۔ جیسا کہ

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، زیادہ ہو جاؤ کیونکہ میں بروزِ قیامت دیگر اُمَّتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا۔[1]

﴿4﴾...اِس نکاح اور اپنے قول و فعل سے نیت کرتا ہوں کہ نیک بیٹے کی دعا سے برکت حاصل کروں گا۔﴿5﴾...اگر میرا بیٹا مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو اُس کے بچپنے کی موت سے شفاعت کے حصول کی نیت کرتا ہوں۔﴿6﴾...میں اِس نکاح سے نیت کرتا ہوں کہ شیطان سے اپنی حفاظت کروں گا۔﴿7﴾... خواہش کو توڑوں گا۔﴿8﴾...شر کے فتنوں کو ختم کروں گا۔﴿9﴾... آنکھوں کی حفاظت کروں گا اور

[1]...مصنف عبد الرزاق، کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضلہ، ۶/ ۱۳۸، حدیث: ۱۰۴۳۲

﴿10﴾... وسوسوں میں کمی کروں گا۔﴿11﴾... میں بدکاریوں سے شرم گاہ کی حفاظت کی نیت کرتا ہوں۔﴿12﴾... اِس نکاح سے نیت کرتا ہوں کہ زوجہ کے ساتھ بیٹھ کر، اُسے دیکھ کر اور اُس کے ساتھ کھیل کر نفس کو راحت واُنسیت پہنچاؤں گا۔ ﴿13﴾... دل کو سکون پہنچاؤں گا۔﴿14﴾... دل کو عبادت کے لیے تقویت دوں گا۔﴿15﴾... نکاح کے ذریعے گھریلو انتظامات، کھانے پکانے، صفائی ستھرائی اور بستر بچھانے اٹھانے کی مصروفیات نیز برتن دھونے اور دیگر ضروریاتِ زندگی کی فراہمی سے دل کو فارغ کروں گا۔﴿16﴾... نکاح سے نیت کرتا ہوں کہ بیویوں کے حقوق کی ادائیگی اور اِنتظام و نگرانی کرکے اپنے نفس سے جہاد کروں گا اور اُسے ریاضت میں لگاؤں گا۔﴿17﴾... بیویوں کی بُری عادتوں پر صبر کروں گا۔﴿18﴾... بیویوں سے پہنچنے والی متوقع اَذیت برداشت کروں گا۔﴿19﴾... بیویوں کی اصلاح کرکے انہیں خیر و بھلائی کے راستے پر گامزن کروں گا۔﴿20﴾... بیویوں کے لیے طَلَبِ حلال کی کوشش کروں گا۔﴿21﴾... اولاد کی تربیت کے معاملے میں کاوشیں کروں گا۔﴿22﴾... میں اِن تمام معاملات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تائید و حمایت اور اُس کی توفیق طلب کروں گا اور اُس کے سامنے گڑگڑاؤں گا اور اِن کے حصول کے لیے میں اُسی کا محتاج ہوں۔﴿23﴾... میں مذکورہ تمام باتوں میں اللہ تعالٰی کی رضا کی نیت کرتا ہوں۔

بارگاہِ الٰہی میں دعائیں:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس نکاح سے وہی نیت کرتا ہوں جو تیرے نیک بندے اور باعمل علما کرتے ہیں۔ جس طرح تو نے انہیں توفیق دی ہمیں بھی توفیق عطا فرما اور جس

طرح تونے اُن کی مدد فرمائی ہماری بھی مدد فرما، ہماری کمی کو پورا فرما اور ہم سے قبول فرمالے، ہمیں پلک جھپکنے کی مقدار بھی ہمارے نفس کے سپرد نہ فرما اور اپنے احسان و کرم سے خیر وعافیت کے ساتھ نکاح کے تمام معاملات کو دُرُست فرما۔

اے ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ! تو ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہم سے قبول فرما، ہمیں جنت میں داخلہ عطا فرما، ہمیں دوزخ سے نجات عطا فرما اور ہمارا ہر کام ٹھیک فرمادے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے لیے اِس نکاح اور تمام چیزوں میں مدد، برکت اور سلامتی رکھ دے اور اِس بات سے میری حفاظت فرما کہ یہ چیزیں مجھے تجھ سے دور کر دیں اور میرے اور تیری اطاعت کے درمیان رُکاوٹ بن جائیں اور مجھے بقدرِ ضرورت روزی عطا فرما اور مجھے حرام سے بچنے والا بنا۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری ذات اور میرا سکون و حرکت امانت ہیں تو میں جہاں رہوں تو میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی وِلایت کی خیرات عطا فرما جو تونے اپنے نیک بندوں کو عطا فرمائی۔

اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہماری، ہمارے والدین، ہماری اولاد، ہماری بیویوں، ہمارے مشائخ، ہمارے بھائیوں، ہمارے تمام قرابت داروں، ہمارے رشتہ داروں اور تمام حقوق والوں اور جس کا تھوڑا سا بھی حق ہو سب کی مدد فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے تمام جہانوں کے پروردگار! تیرے ذکر، تیرے شکر اور تیری اچھی عبادت پر ہماری اور اِن سب کی مدد فرما۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے سارے جہانوں کے پالنے والے! ہمیں اور اِن سب کو ہدایت و توفیق کی دولت سے مالا مال فرما۔ اے ربِّ کریم! اے ذُوالجلال والاِکرام! ہمیں اور

انہیں قرآن و سنت پر زندہ رکھ۔ اے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! ہم اپنے اور اُن کے لیے قبولیت کا سوال کرتے ہیں اور اُس چیز کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں تجھ سے قریب کر دے۔ اٰمِیْن۔ وَصَلِّ بِجَلَالِكَ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی عطا سے تمام رسولوں سے برتر آخری نبی حضرت محمد اور آپ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما اور سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

نکاح کی دعائیں

نکاح کرنے والے کو دعا:

نکاح کرنے والے کے لیے یوں دعا کرو: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے اور بابرکت بنائے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی میں جمع فرمائے۔[1]

نکاح کرنے والے کی دعا:

نکاح کرنے والا یہ دعا کرے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ، بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اِس (عورت) کی بھلائی اور اس کی طبیعت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اِس کے شر سے اور اِس کی طبیعت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں شیطان سے دُور رکھنا اور جو تو ہمیں عطا

[1]... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب تھنئۃ النکاح، ۲/ ۴۴۱، حدیث: ۱۹۰۵

فرمائے اُس سے شیطان کو دُور رکھنا۔[1]

پڑھنے پڑھانے کی 13 نِیَّتیں

﴿1﴾... علم حاصل کروں گا اور دوسروں کو سیکھاؤں گا۔﴿2﴾... پڑھ کر اپنی اصلاح کروں گا۔﴿3﴾... دوسروں کو سمجھاؤں گا۔﴿4﴾... دوسروں کو نفع پہنچاؤں گا۔﴿5﴾... اپنی ذات کو نفع پہنچاؤں گا۔﴿6﴾... خود فائدہ اٹھاؤں گا۔﴿7﴾... دوسروں کو فائدہ دوں گا۔﴿8﴾... لوگوں کو قرآن وسنت کے مطابق عمل پر ابھاروں گا۔ ﴿9﴾... لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاؤں گا۔﴿10﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے لوگوں کی بھلائی پر رہنمائی کروں گا۔﴿11﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کروں گا۔ ﴿12﴾... اللہ کریم کا قرب پاؤں گا۔﴿13﴾... بارگاہِ الٰہی سے ثواب حاصل کروں گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سردار حضرت محمد اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ایسا علم الہام فرما جس سے ہم تیرے احکام ونواہی کو سمجھ سکیں اور ایسا فَہم دے جس سے تیری بارگاہ میں مناجات کا طریقہ جان سکیں، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں علم سے مالدار فرما، حلم سے آراستہ فرما، تقویٰ سے عزت عطا فرما اور عافیت سے عمدہ وخوبصورت بنا۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

[1]... بخاری، کتاب الوضوء، باب التسمیۃ علی کل حال... الخ، ۱/ ۷۳، حدیث: ۱۴۱

گوشہ نشینی کی 21 نِیَّتیں

﴿1﴾... زبان اور نظر کی آفتوں سے بچوں گا۔﴿2﴾... دل کی حفاظت اور اصلاح کروں گا۔﴿3﴾... لوگوں سے کنارہ کشی کر کے یکسوئی حاصل کروں گا۔﴿4﴾... عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کروں گا۔﴿5﴾... عمل کو ریاکاری سے بچاؤں گا۔ ﴿6﴾... عمل کو باطن کے خلاف ظاہر کرنے سے بچاؤں گا۔﴿7﴾... دلوں کی ظاہری وباطنی بیماریوں سے عمل کی حفاظت کروں گا۔﴿8﴾... دنیا سے بے رغبتی اپناؤں گا۔ ﴿9﴾... اپنے پاس موجود دنیا پر قناعت کروں گا۔﴿10﴾... شریروں کی صحبت اور کمینوں کے ساتھ میل جول سے بچوں گا۔﴿11﴾... عبادت وذکر کے لیے فراغت حاصل کروں گا۔ ﴿12﴾... گوشہ نشینی اختیار کروں گا تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوجائے۔﴿13﴾... لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤں گا۔﴿14﴾... نیکی وتقویٰ کے حصول کی کوشش کروں گا۔﴿15﴾... اطاعت وفرمانبرداری کی حلاوت ومٹھاس محسوس کروں گا۔﴿16﴾... دل اور بدن کو راحت پہنچاؤں گا۔﴿17﴾... شرارتوں اور جھگڑوں سے دور رہ کر اپنی جان اور دین کی حفاظت کروں گا۔﴿18﴾... غور وفکر والی عبادت پر قدرت حاصل کروں گا۔﴿19﴾... راہِ راست کی رہنمائی حاصل کروں گا۔﴿20﴾... اللہ تعالیٰ کا قرب پاؤں گا۔﴿21﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا تلاش کروں گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے بھوکا رھنے کی سات نِیَّتیں

مومن کی خصلتوں میں سے بھوک بڑی شان رکھتی ہے اور جب اِس میں نیت

دُرُست ہو تو یہ سب سے زیادہ پیروی کے لائق ہے اور اِس بھوک میں بہت سی مستحب نیتیں ہیں جو بندے کو بلند درجات تک پہنچا دیتی ہیں۔

پہلی نِیَّت

بندہ بھوکا رہنے سے یہ نیت کرے کہ نفس کو کمزور کرے گا، اُس کی خواہشات کو توڑے گا اور اُس کی مخالفت کو ترجیح دے گا تا کہ وہ اِطاعت والے کاموں میں لگ جائے اور حُکمِ الٰہی پر عمل کے لحاظ سے ایسا کرنا مستحب ہے بندہ اِس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا پالے گا اور بلند درجات پر فائز ہو جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ (پ۳۰، النّٰزِعٰت: ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

نفس کو مغلوب کرنے کا طریقہ:

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: اگر تم اِس بات پر کہ "نفس دنیا چھوڑ دے اور اطاعت میں لگ کر تم سے صلح کرلے" ساتوں آسمان کے فرشتوں، کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام، ہر آسمانی کتاب و حکمت اور تمام ولیوں کی سفارش بھی لے آؤ تو نفس تمہاری بات نہیں مانے گا اور اگر تم اِس کے سامنے بھوک کی سفارش لے آؤ تو یہ تمہاری بات مانے گا اور تمہارے سامنے جھک جائے گا۔[1]

[1]... علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للّٰہ، ص ۲۰۰

بھوک کی اہمیت و فضیلت:

حضرت سیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیز چھوڑ کر اُس کی پسندیدہ چیز کی طرف آنے والے صرف بھوک سے ہی آسکتے ہیں اور صِدّیقین بھوک ہی کے ذریعے صِدّیق بنتے ہیں۔ [1]

جنتی سُواریوں کے سُوار:

حضرت سیِّدُنا حجاج بن غرافضہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں عبادت وریاضت میں مصروف ایک گروہ کے پاس آیا اور اُن سے عرض کی: مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیا کو اپنے نفسوں کو بھوکا رکھنے کا حکم کیوں دیا؟ وہ بولے: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر سخت طبیعت چوپایہ یا اونٹ بِدَک جائے تو گھر والے اُسے بھوکا رکھ کر ہی اُس پر قابو پاتے ہیں۔ جبکہ بندے کا معاملہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے نفس کو بھوکا پیاسا رکھتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرشتوں کے سامنے اُس پر فخر فرماتا ہے اور جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے ایک بار بھی فخر فرمایا قیامت کے دن اُس کے سر پر نور کا تاج رکھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نوری فرشتوں کو بھیجے گا جن کے ساتھ ایسی سواریاں ہوں گی جو سرخ و پیلے یاقوت سے آراستہ ہوں گی، اُن کی لگامیں پروئے ہوئے موتیوں کی اور اُن کے کجاوے سبز زبرجد کے ہوں گے، اُن سواریوں کو خوبرو لڑکے ہانکتے ہوئے لائیں گے اور دنیا میں بھوک پیاس برداشت کرنے والوں کی قبروں کے سامنے کھڑا

[1]...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للہ، ص۲۰۰

کریں گے تو وہ اِن پر سوار ہو کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔[1]

شیطان کا جاسوس:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْرَم بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک دن اور ایک رات شیطان نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا کہ آپ بظاہر کمزور ہیں تو شیطان نے کہا: کیا بات ہے کہ میں آپ کو کمزور دیکھ رہا ہوں کیا میں آپ کو کھانا پیش کروں؟ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تو اچھی طرح جانتا ہے کہ اگر میں اِن پہاڑوں اور وادیوں سے کہہ دوں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کھانا بن جاؤ" تو یہ کھانا بن جائیں گے مگر تو میرا دشمن ہے اور نفس میرے ساتھ تیرا جاسوس ہے لہٰذا میں تیرے جاسوس کو بھوکا رکھ کر کمزور کرتا ہوں تاکہ اِس میں اتنی طاقت نہ رہے کہ یہ میری خبر تجھ تک پہنچا سکے۔ بے شک میری بھوک تجھے غصہ دلاتی اور پگھلاتی ہے اور میں دنیا سے اِس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتا۔[2]

بھوک کے بارے میں یہ شعر کہا گیا ہے:

رَاَیْتُ الْجُوْعَ یُغْلَبُ مِنْ رَّغِیْفٍ وَمِلْئِ الْقَعْبِ مِنْ مَّاءِ الْفُرَاتِ
رَاَیْتُ الْجُوْعَ عَوْنًا لِلْمُصَلِّیْ رَاَیْتُ الشَّبْعَ عَوْنًا لِلسُّبَاتِ

ترجمہ: (۱)...میرا مشاہدہ ہے کہ جو کی ایک روٹی اور فرات کے پانی سے بھرے ایک پیالے سے بھوک پر غَلَبہ پایا جا سکتا ہے۔ (۲)...میں نے بھوک کو نمازی کے لیے اور شکم سیری کو زندگی

---

1 ...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للہ، ص ۲۰۰

2 ...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للہ، ص ۲۰۱

کے چند لمحوں کے لیے مدد گار پایا ہے۔[1]

دوسری نِیَّت

بندہ بھوکا رہ کر حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اَحوال کی مُوافقت کی نیت کرے تاکہ بروزِ قیامت اِن نفوسِ قدسیہ کے زمرے میں شامل ہو جائے۔

رسولِ مُکَرَّم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنی جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔[2]

دعائے مصطفٰے:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں حضور تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر چہرۂ اقدس جھکائے تشریف فرما تھے اور بظاہر بھوک سے کمزور نظر آرہے تھے اور یوں دعا فرما رہے تھے: الٰہی! میری بھوک اور پیاس کے صدقے میری اُمت کے گناہ معاف فرمادے۔[3]

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ظاہری

---

1 ...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للّٰہ، ص ۲۰۱

2 ...ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، ۴/ ۶۲، حدیث: ۴۰۳۱

3 ...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للّٰہ، ص ۲۰۲

غربت واِفلاس کے سبب بھوک اختیار کیا کرتے تھے۔[1]

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بھوک:

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ بارہا ایسا ہوتا کہ میں حجرۂ اقدس اور منبر اطہر کے درمیان (یعنی رِیَاضُ الْجَنَّہ میں) بھوک کے سبب آوازیں نکال رہا ہوتا تھا اور لوگ کہتے کہ "یہ دیوانہ ہو گیا ہے" حالانکہ مجھے بھوک کے سوا کوئی دیوانگی نہ ہوتی تھی[2] اور کئی بار ایسا بھی ہوتا کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے ہوتے تو بھوک کے سبب بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان زمین پر گر جاتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اُن کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے: اگر تم جانتے کہ اللہ تعالٰی کے پاس تمہارے لیے کیا (خیر و بھلائی) ہے تو تم (بھوک کو) اور زیادہ کرتے۔[3]

جنت میں رَسُوْلُ اللہ کی رفاقت:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک انصاری شخص کی عیادت کی تو اُس سے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کسی شے کی خواہش ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جس کے پاس بھی (اِس کی مطلوبہ شے) ہو وہ لے آئے۔ ایک شخص کھڑا ہوا

1...جامع العلوم والحکم، الحدیث السابع والاربعون، ص۵۲۶، من عوز بدلہ کثیرا

2...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی معیشۃ...الخ، ۴/ ۱۶۲، حدیث: ۲۳۷۴

3...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی معیشۃ...الخ، ۴/ ۱۶۲، حدیث: ۲۳۷۵

اور روٹی کا ایک ٹکڑا لے آیا اور اُس انصاری کو کِھلا دیا۔[1] پھر حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: "کم کھانے اور کم بولنے والا جنَّت میں میرے ساتھ اِن دو انگلیوں کی طرح ہوگا۔" اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔[2]

بروزِ محشر قُربِ رَسُوْل پانے والا:

حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تم میں سے میرے قریب ترین وہ بیٹھے گا جس کی بھوک، پیاس اور غم طویل ہو گا۔[3]

بلاحساب جنت میں داخلہ:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سمیت بھوک کے ستائے ہوئے پانچ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں بہت بھوک لگ رہی ہے، کیا کھانے کو کچھ مل سکتا ہے؟ تو اُس وقت انہیں جو کے تھوڑے سے سَتُّو میسر آئے جو انہوں نے کھا لیے مگر وہ سیر نہ ہو سکے۔ انہوں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آخر ہم کب تک بھوک میں مبتلا رہیں گے؟ حضور نَبیِّ رحمت،

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب المریض یشتھی الشیء، ۴/ ۸۹، حدیث: ۳۴۴۰
الاحادیث المختارۃ، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، ۱۲/ ۲۷۳، حدیث: ۲۹۹

2 ...مسند فردوس، ۵/ ۳۴۰، حدیث: ۸۳۶۹، دون قولہ کھاتین واشار...الخ

3 ...احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، بیان فضیلۃ الجوع وذم الشبع، ۳/ ۱۰۱، بتغیر قلیل
قوت القلوب، الفصل التاسع والثلاثون فی ترتیب الاقوات...الخ، ذکر ریاضۃ المریدین...الخ، ۲/ ۲۸۱

شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم زیادہ عرصہ اس میں مبتلا نہیں رہو گے مگر یہ کہ تم اللہ تعالٰی سے ڈرو اور شکر ادا کرو کیونکہ میں صبر والوں کے علاوہ کسی قوم کو بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والا نہیں پاتا[1]۔[2]

تیسری نِیَّت

بندہ اِس نیت سے بھوکا رہے کہ "دنیاوی سامان میں کمی کرے گا۔" تو یہ اُس معنٰی کے لحاظ سے ہو گا جیسا اس روایت میں ہے۔ چنانچہ

افضل لباس، افضل علم اور افضل عبادت:

حضور نَبِیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن کی افضل زِرہ (لباس) بھوک ہو گی، افضل علم خاموشی ہو گا اور افضل عبادت نیند ہو گی۔[3]

اور مذکورہ نیت اِس معنٰی میں ہو گی جس کے مُتَعَلِّق منقول ہے: مَنْ رَضِیَ مِنَ اللہِ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تھوڑے رزق پر راضی ہو گیا اللہ کریم اُس سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائے گا۔[4]

1 ...اس روایت میں صابرین کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے، ایسا نہیں ہے کہ ان کے علاوہ کوئی اور جنت میں داخل نہیں ہو گا، ایسی بہت سی روایات ہیں جن میں دیگر نیک اعمال پر بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے، مثلاً تہجد، صدقہ و خیرات وغیرہ۔ (از علمیہ)

2 ...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للہ، ص ۲۰۲

3 ...قوت القلوب، الفصل السابع فی ذکر اوراد النہار، ۱/ ۳۳، دون قولہ افضل درعھم الجوع

4 ...معجم کبیر، ۸/ ۱۴۰، حدیث: ۷۶۲۹

گناہوں سے بچنے کا نسخہ:

حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: تم خواہشوں کو چھوڑ دو تو دنیاداروں کی خدمت سے بچ جاؤ گے، لذتوں کو چھوڑ دو تو گناہوں سے بچ جاؤ گے اور لالچ کو چھوڑ دو تو غموں سے بچ جاؤ گے۔ بندہ جس قَدَر من پسند چیزیں کھانے کے لیے اپنے پیٹ کو ڈھیل دیتا ہے اُسی قَدَر طلَبِ دنیا کی کوشش کرتا ہے لہٰذا وہ کھانا چھوڑ کر اور خود کو بھوکا رکھ کر دنیاوی ساز و سامان میں کمی کرنے والا شمار ہو گا۔[1]

دُنیا! تیرا پیٹ ہے:

ایک بزرگ سے عرض کی گئی: دنیا کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دنیا تیرا پیٹ ہے پس تو جتنا اپنے پیٹ سے بے رغبت ہو گا اُسی قَدَر دنیا سے بے رغبت ہو جائے گا۔[2]

چوتھی نِیَّت

بندہ یہ نیت کرے کہ پیٹ کو بھوکا رکھ کر کل میدانِ محشر میں قیامت کے اُس دن میں راحت حاصل کروں گا جس کی مقدار 50 ہزار سال ہے، جس میں (نافرمانوں کے لئے) کھانا ہو گا نہ پانی اور یوں ہی راحت ہو گی نہ سکون۔

دنیا میں بھوکا رہنے کی فضیلت:

حضور نبیِّ اکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: بروزِ قیامت لوگ پیاسے اٹھائے جائیں گے اور دنیا میں بھوکے رہنے والے آخرت میں

---

1 ...علم القلوب، باب النية فی التجوع للّٰہ، ص ۲۰۳

2 ...علم القلوب، باب النية فی التجوع للّٰہ، ص ۲۰۳

پیٹ بھرے ہوں گے۔[1]

انبیائے کرام کی رفاقت حاصل ہو:

حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر ممکن ہو کہ جب تمہیں موت آئے تو تمہارا پیٹ بھوکا اور جگر پیاسا ہو تو ایسا ہی کرو کہ اِس کے بدولت تم اعلیٰ منازِل و مراتب پر فائز ہو جاؤ گے، تمہارا اٹھکانا حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ ہو گا اور فرشتے تمہاری روح کی آمد پر خوش ہوں گے۔[2]

پیٹ اور شرم گاہ کی خواہشات کا خوف:

حضور تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ اُن خواہشات کا خوف ہے جو تمہارے پیٹوں اور شرم گاہوں میں رکھی گئی ہیں۔[3]

پانچویں نِیَّت

بندہ نیت کرے کہ "بھوکا رہ کر بیْتُ الخلاء میں آنا جانا کم کروں گا۔" اِس صورت میں وہ روزہ دار بھی ہو تو اِس کی بدولت وہ سچ والوں اور حیا والوں کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ

حیا کی حقیقت تین چیزیں ہیں:

حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابۂ کرام

---

1 ...تذکرۃ الموضوعات، باب فضل الحلاوۃ واطعامھا... الخ، ص ۱۵۱، دون قولہ الناس یحشرون الی عطاشا

2 ...مسند حارث، کتاب الصیام، باب فضل الصوم، ۱/ ۴۳۰، حدیث: ۳۴۷

3 ...اعتلال القلوب للخرائطی، باب ذم الھوی واتباعہ، ۱/ ۴۶، حدیث: ۸۸، بتغییر قلیل

عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے ارشاد فرمایا: اللہ ربُّ العزت سے کماحَقُّہٗ حیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے حیا کریں؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے کماحَقُّہٗ حیا کرنا چاہتا ہے وہ اپنے پیٹ اور اُس میں جو کچھ ہے اور اپنے سر اور اُس میں جو کچھ ہے اُس کی حفاظت کرے اور موت و مصیبت کو یاد رکھے۔[1]

یہاں حضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی کہ حیا کی حقیقت یہ تین خصلتیں ہیں اور اِن میں سے ایک پیٹ کی حفاظت ہے اور وہ رضائے الٰہی کے لیے بھوکا رہنا ہے تاکہ پیٹ میں چیزوں کے داخل ہونے اور نکلنے کا عمل کم رہے۔

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں: مجھے بیتُ الخلاء میں بہت زیادہ آنے جانے میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے حتّٰی کہ میں تمنا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رزق ٹھیکری میں رکھ دیتا تو میں اُسے چوس لیا کرتا یہاں تک کہ مجھے موت آجاتی۔[2]

کھانا کھاتے وقت صحابہ کی تمنا:

حضور امامُ الانبیاء والمُرسَلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی تعریف کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: اُن میں سے کوئی ایک وقت کا کھانا کھاتے تو تمنا کرتے کہ کاش! یہ اُن کے پیٹ میں باقی رہتا جیسے پانی میں ٹھیکری باقی رہتی ہے پس یہ اُن کا دنیاوی زادِ راہ ہو جاتا۔[3]

1... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۴، ۴/ ۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۶، بتغیر قلیل

2... المجالسة وجواهر العلم، ۱/ ۳۷۹، رقم: ۹۷۸، بتغیر قلیل

3... موسوعة ابن ابی دنیا، کتاب الجوع، ۴/ ۹۷، رقم: ۱۰۹

چھٹی نِیَّت

بندہ بھوکا رہنے سے نیت کرے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور ناراضی سے بچوں گا۔

حضرت سیِّدُنا ابو طالب مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جو دوبار کی بھوک کے درمیان ایک بار سیر ہوا اُس نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب کی سیرت کو اپنا لیا اور یہ تب ہو گا جب بندہ صومِ دہر رکھے تورات میں روزہ کھولے اور اُس کے بعد ایک دن کا روزہ رکھے پس یہ دوبار کی بھوک کے درمیان ایک بار کا سیر ہونا (پیٹ بھرنا) ہے تو یہ بھوک اُس کے سیر ہونے سے زیادہ ہو گی۔[1]

ساتویں نِیَّت

بندہ نیت کرے کہ بھوکا رہ کر اُن مصائب وآلام کو یاد رکھوں گا جو بھوک والوں کو پہنچتے ہیں۔

تاکہ بھوکوں کو یاد رکھوں:

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام جب مصر کے خزانوں کے مالک بنے تو آپ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ آپ سے اِس بارے میں عرض کی گئی تو ارشاد فرمایا: مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے پیٹ بھر کر کھایا تو بھوکے کو بھول جاؤں گا۔[2]

---

❶...قوت القلوب، الفصل التاسع والثلاثون فی ترتیب الاقوات...الخ، ذکر ریاضۃ المریدین...الخ، ۲/ ۲۸۲، مفہومًا

❷...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للہ، ص ۲۰۴

پانچ چیزیں اور پانچ لوگ:

منقول ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کی قَدر پانچ طرح کے لوگ ہی جانتے ہیں: (۱)...صحت وعافیت کی نعمت کو بیمار (۲)...زندگی کی قیمت کو مُردے (۳)...پیٹ بھرنے کی قدر وقیمت بھوکے (۴)...نیند کی لذت درد وتکلیف والے اور (۵)...روشنی کی نعمت کو اندھیرے میں رہنے والے ہی جانتے ہیں۔[1]

بھوکا رہنے کی نِیَّتوں کا خُلاصہ

﴿1﴾... بھوکا رہ کر نفس کو کمزور کروں گا، اُس کی خواہشات کو توڑوں گا اور اُس کی مخالفت کو ترجیح دوں گا تاکہ وہ اطاعت والے کاموں میں لگ جائے۔ ﴿2﴾... بھوکا رہ کر حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اَحوال کی مُوافقَت کروں گا تاکہ اُن کے گروہ میں شامل ہو جاؤں۔ ﴿3﴾... بھوکا رہ کر دنیا کے زادِ راہ میں کمی کروں گا۔ ﴿4﴾... بھوکا رہ کر میدانِ محشر کے لیے راحت کا سامان کروں گا۔ ﴿5﴾... بھوکا رہ کر بیتُ الخلاء میں آنا جانا کم کروں گا۔ ﴿6﴾... بھوک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نجات اور اُس کی ناراضی سے بچوں گا۔ ﴿7﴾... بھوکا رہ کر اُن مصائب وآلام کو یاد رکھوں گا جو بھوک والوں کو پہنچتے ہیں۔

کتابوں کے حُصُول اور مُطالعہ کی 48 نِیَّتیں

کتابیں حاصل کرنے اور انہیں پڑھنے کے لیے درج ذیل نیتیں کی جاسکتی ہیں: ﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کی رضا، اُس کا قُرب اور اُس کی محبت حاصل کروں گا۔ ﴿2﴾... علم

[1] ...علم القلوب، باب النیۃ فی التجوع للہ، ص ۲۰۴

کی بقا اور اُسے مٹنے سے بچانے کی کوشش کروں گا۔﴿3﴾...رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کی نشرواشاعت اوراِتّباع میں اضافہ کرکے آپ کی محبت بڑھاؤں گا۔﴿4﴾...عُلَما، اولیا، نیک بندوں اور تمام مسلمانوں کی دعاؤں کی برکتیں پاؤں گا۔ ﴿5﴾...بزرگوں کے علوم پھیلا کر اُن کی شفاعت کا طلب گار بنوں گا۔ ﴿6﴾...ان علوم سے محروم لوگوں تک یہ علوم پہنچاؤں گا۔﴿7﴾...میرے بعد اِن علوم پر قائم رہنے والوں تک یہ علوم پہنچاؤں گا تاکہ وہ میرے لیے دعا کریں۔﴿8﴾...علم دین والوں سے منسوب ہو کر اور اُن کے گروہ میں داخل ہو کر خود کو شیطان سے بچاؤں گا۔﴿9﴾...اپنے نفس کو مشغول رکھوں گا۔﴿10﴾...خود کو نصیحت کروں گا۔ ﴿11﴾...کتابوں کو وسیلہ بناتے ہوئے اِن کے ذریعے دوسروں کو نصیحت کروں گا۔﴿12﴾...مصنف نے جو نیت وارادہ کیا اُس کی تکمیل میں کوشش کروں گا۔﴿13﴾...اُس کے مقصد کو اپنا مقصود بناؤں گا۔﴿14﴾...اُس کی مراد کو زندہ کروں گا۔﴿15﴾...جس تک نہ پہنچی اُس تک پہنچاؤں گا۔﴿16﴾...سن کر نفع اٹھانے والوں تک پہنچاؤں گا۔﴿17﴾...اِن کے ذریعے نفع اٹھانے والے مسلمانوں کو فائدہ پہنچاؤں گا۔﴿18﴾...کُتُب اوراِن کی حفاظت کرکے شعائرِ اسلام کا اظہار کروں گا۔﴿19﴾... اِن کے ذریعے علم کو پھیلاؤں گا۔ ﴿20﴾...نیکی و تقویٰ پر دوسروں کی مدد کروں گا۔ ﴿21﴾...نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔﴿22﴾...دُرُست بات تک رسائی حاصل کروں گا۔﴿23﴾...حق بات کہوں گا۔﴿24﴾... حق بات کو قبول کروں گا۔﴿25﴾...لوگوں کو حق سناؤں گا۔﴿26﴾...علم کو عام کرکے اُس کی خدمت کروں گا۔﴿27﴾...خود سے جہالت دور کروں گا۔﴿28﴾...نیک لوگوں سے مشابہت اختیار کروں گا۔﴿29﴾...نیکوکاروں

سے نسبت قائم کروں گا۔﴿30﴾... صالحین کے طور طریقوں سے خود کو مُزیَّن کروں گا۔﴿31﴾... اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اُس نے ہمیں خیر و بھلائی پر رکھا۔ ﴿32﴾... روایات واقوال کو درایت کی کسوٹی پر پرکھوں گا۔﴿33﴾... دونوں جہان کے شر کو دور کروں گا۔﴿34﴾... اپنے لیے، دوست احباب اور تمام مسلمانوں کے لئے دارین کا فائدہ حاصل کروں گا۔﴿35﴾... نیک لوگوں کا ذکر کر کے رحمت کا نزول طلب کروں گا۔﴿36﴾... شیطان کو ذلیل کروں گا اور اُس سے جنگ کروں گا۔ ﴿37﴾... نفسِ اَمّارہ یعنی گناہ کا حکم دینے والے نفس سے جہاد کروں گا۔﴿38﴾... خود کو صِدق وصَفا سے آراستہ کروں گا۔﴿39﴾... نیک لوگوں کا ذکر کر کے گناہوں کی بخشش کا سامان کروں گا۔﴿40﴾... صالحین کی حکایات سے دل کو تقویت پہنچاؤں گا اور اِسے ثابت قدم رکھوں گا۔﴿41﴾... صوفیائے کرام کے طریقہ پر ایمان رکھوں گا اور اِس کی تصدیق کروں گا۔﴿42﴾... گروہِ صوفیاء میں اضافہ کروں گا۔﴿43﴾... اُن کے اَحوال واَعمال کو اپناؤں گا۔﴿44﴾... اللہ کریم کے فضل ورحمت کا امیدوار بنوں گا۔ ﴿45﴾... اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق حاصل کروں گا۔﴿46﴾... بارگاہِ الٰہی میں خود کو پیش رکھوں گا۔﴿47﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف محتاجی رکھوں گا۔﴿48﴾... حصولِ کُتُب اور مُطالَعہ میں صالحین، عُلما اور باعمل لوگوں والی نیت رکھوں گا۔

بارگاہِ الٰہی میں التجائیں:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سے قبول فرما، ہم میں جو کمی ہے اُسے پورا فرمادے، ہمیں ایک لمحہ بھی ہمارے نفسوں کے سِپُرد نہ کرنا، اپنے کرم واحسان سے خیر و عافیت میں ہمارے تمام معاملات دُرُست فرما۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری، ہمارے ماں باپ، ہمارے اساتذۂ کرام، ہماری اولاد، ہمارے رشتے داروں، ہماری بیویوں اور تمام اَہلِ حقوق کی مغفرت فرما اوراُس کی بھی بخشش فرما جس نے ہمیں پڑھایا یا جس کو ہم نے پڑھایا اور جس نے ہمیں دعا کا کہا یا جس کو ہم نے دعا کا کہا۔ ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہمیں جنت میں داخل فرما، ہمیں جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے ہر کام کو دُرُست فرما دے۔

اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! کُتُب کے حصول، ان کے مطالعہ، میرے تمام اَسباب اور حرکات وسکنات نیز میرے تمام تصرفات میں میری مدد فرما اور برکت وسلامتی عطا فرما، دل اور بدن کی راحت کے ساتھ تمام کاموں کو آسان فرما دے تاکہ یہ مجھے تجھ سے غافل نہ کریں اور میرے اور تیری فرمانبرداری کے درمیان رکاوٹ نہ بنیں اور مجھے پاک دامنی عطا فرما اور میرا معاملہ برابر برابر کر دے (یعنی فائدہ ونقصان کے بغیر نجات مل جائے)۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری حرکت وسکون تیرے پاس امانت ہے، میں جہاں رہوں تو میری حفاظت فرما، مجھے اپنی وِلایت سے نواز دے اور ہر جگہ مجھے امن عطا فرما، مجھے اپنی اُس وِلایت سے مُشَرَّف فرما جس سے تو اپنے نیک بندوں کو مشرف کرتا ہے۔

اے مالک ومولیٰ! نہ تیری رحمت سے مایوسی ہے اور نہ ہی تیری خفیہ تدبیر سے بے خوفی ہے۔ اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں، تیرے عدل سے تیری ہی پناہ میں آتے ہیں، تیری طرف زیادہ بہتر کی رغبت رکھتے ہیں اور تیرے فرمان کی طرف مائل ہیں۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پاس اتنا ہی علم ہے جو تو نے ہمیں سکھایا، اُتنا ہی عمل ہے جس کی تو نے ہمیں توفیق دی اور وہی حال ہے جو تو نے ہمیں نوازا ہے۔ اے عزت

وجلال والے! تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم تجھ سے خیر و عافیت کے ساتھ اچھے خاتمے کا سوال کرتے ہیں اور ہماری مقبول عبادت سے اور تیری بارگاہ میں ہمارے نفع بخش اعمال کے طفیل ہمیں نفع عطا فرما۔

اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِ کُلٍّ وَّسَائِرِ الصَّالِحِیْنَ یعنی اے تمام جہانوں کے پالنے والے! تمام رسولوں کے سردار آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت وبزرگی کا واسطہ یہ ساری دعائیں قبول فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ درود و سلام نازل فرمائے حضور نبیِّ کریم اور تمام انبیاورُسُل پر اور اُن سب کی آل اور سارے نیک لوگ پر بھی رحمت وسلامتی نازل فرما۔

درس سننے اور دینے نیز عِلم وذِکر کے حلقوں اور صالِحِین کی جگہوں پر حاضری کی 40 نِیَّتَیں

﴿1﴾... صالحین کے مقامات کی برکتیں لوٹوں گا۔ ﴿2﴾... اللہ تعالیٰ کی عطاؤں کا طالب رہوں گا۔ ﴿3﴾... خود سمجھوں گا اور دوسروں کو سمجھاؤں گا۔ ﴿4﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کروں گا۔ ﴿5﴾... صالحین جس کی بقا چاہتے ہیں اُس کے لیے کوشش کروں گا۔ ﴿6﴾... حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھوں گا۔ ﴿7﴾... علم حاصل کروں گا۔ ﴿8﴾... اِعتکاف کی نیت کروں گا (یہ اُس وقت ہے جب یہ کام مسجد میں ہوں)۔ ﴿9﴾... خود کو اپنی ذات کے لیے سوال کرنے سے بچاؤں گا۔ ﴿10﴾... نماز کا انتظار کروں گا۔ ﴿11﴾... رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی احادیثِ کریمہ سنوں گا۔﴿12﴾... حدیث شریف سن کر دوسروں تک پہنچاؤں گا۔ ﴿13﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مسلمان بھائیوں سے ملاقات کروں گا۔﴿14﴾... وہاں دعائیں مانگوں گا۔﴿15﴾... استغفار کروں گا یعنی اپنے گناہوں کی بخشش چاہوں گا۔ ﴿16﴾... قرآنِ کریم کی تلاوت کروں گا۔﴿17﴾... شعائرِ اسلام کا اظہار کروں گا۔ ﴿18﴾... علم کو پھیلاؤں گا۔﴿19﴾... وقف کرنے والے اور جس پر وقف کیا گیا اُس کی نیت کا لحاظ رکھوں گا۔﴿20﴾... نماز جمعہ میں شرکت پر حج کے ثواب کی اُمید رکھوں گا۔﴿21﴾... جامع مسجد میں نمازِ عصر کی حاضری میں عمرہ کے ثواب کی اُمید رکھوں گا۔ ﴿22﴾... ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں سرحدِ اسلام پر گھوڑا باندھنے کے ثواب کی نیت کروں گا۔﴿23﴾... نیکی اور تقویٰ پر مدد کروں گا۔﴿24﴾... نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔﴿25﴾... علم کی خدمت کروں گا اور اُسے عام کروں گا۔﴿26﴾... اپنے آپ سے جہالت کو دور کروں گا۔ ﴿27﴾... ایمان کو ترو تازہ کروں گا۔﴿28﴾... نیک و صالح بندوں کی مشابہت اختیار کروں گا۔﴿29﴾... رِوایت کو دِرایت سے پرکھوں گا۔﴿30﴾... نیکوکاروں کا ذکر کرکے رحمتِ الٰہی کا طلب گار بنوں گا۔﴿31﴾... نفس کے ساتھ جہاد کرکے اُسے مغلوب کروں گا۔﴿32﴾... نصیحت قبول کروں گا۔﴿33﴾... دوسروں کو نصیحت کروں گا۔﴿34﴾... صالحین کے تذکرے اور اُن کے واقعات بیان کرکے گناہ بخشواؤں گا۔﴿35﴾... نیز اِس عمل سے دل کو تقویت پہنچاؤں گا۔﴿36﴾... دل کو تنبیہ کروں گا، سمجھاؤں گا۔﴿37﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور جنّت حاصل کروں گا۔﴿38﴾... اللہ تعالٰی کی ناراضی اور جہنم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کروں گا۔﴿39﴾... اِن تمام اَعمال میں ایمان، تصدیق اور ثواب کی اُمید

رکھوں گا۔﴿40﴾… اعمال، علوم اور اَحوال کے بجائے اللہ کریم کے فضل ورحمت پر نظر رکھوں گا۔

بارگاہِ الٰہی میں التجا:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! نہ تیری رحمت سے مایوسی ہے اور نہ ہی تیری خفیہ تدبیر سے بے خوفی ہے۔ اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں، تیرے عدل سے تیری ہی پناہ میں آتے ہیں، تیری طرف زیادہ بہتر کی رغبت رکھتے ہیں اور تیرے فرمان کی طرف مائل ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پاس وہی علم ہے جو تو نے ہمیں سکھایا، وہی عمل ہے جس کی تو نے ہمیں توفیق دی اور وہی حال ہے جس سے تو نے ہمیں نوازا ہے۔ تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے عزت وجلال والے۔

مسلمانوں پر وقف مَفاداتِ عامہ کی چیزیں، زمین اور اَموال میں 46 نِیَّتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

﴿1﴾… کنواں کھدوا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کروں گا۔﴿2﴾… رضائے الٰہی تلاش کروں گا۔﴿3﴾… مسلمانوں کو نفع پہنچاؤں گا۔﴿4﴾… مسلمانوں کی دعائیں لوں گا۔﴿5﴾… چوپایوں کو فائدہ پہنچاؤں گا۔﴿6﴾… اَہلِ اِسلام کی مدد کروں گا۔ ﴿7﴾… اِس پر دنیوی واُخروی اِنعامات کے وعدوں کی تصدیق کروں گا۔﴿8﴾… نفع پانے اور پہنچانے کے لیے جائے نماز اور مسجد بناؤں گا۔﴿9﴾… وہاں نماز پڑھوں گا۔ ﴿10﴾… دوسرے مسلمان اِس میں نماز پڑھیں گے۔﴿11﴾… مسلمانوں سے دعاؤں

کا طلب گار بنوں گا۔﴿12﴾...انہیں نفع پہنچاؤں گا۔﴿13﴾...اُن کی مدد کروں گا۔ ﴿14﴾...یہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے کروں گا۔﴿15﴾...شعائرِ اسلام میں اضافہ کروں گا۔﴿16﴾...اسلام اور مسلمانوں میں شمولیت کا اظہار کروں گا۔﴿17﴾...اِن چیزوں سے دنیاوآخرت میں فائدہ اٹھاؤں گا۔﴿18﴾...اپنے آپ سے دنیاوآخرت کا شر دور کروں گا۔﴿19﴾...اِن کے ذریعے نزولِ رحمت طلب کروں گا۔﴿20﴾...اِن کاموں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں کا طلب گار رہوں گا۔﴿21﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِن کاموں کو وسیلہ بناؤں گا۔﴿22﴾...اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسند میں کوشش کروں گا۔﴿23﴾...میں اِس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اُس نے مجھے ہر حال میں خیر و بھلائی میں رکھا ہے۔ ﴿24﴾...میں وہی نیت کرتا ہوں جو اِن کاموں میں اولیاوعلما کرتے ہیں۔﴿25﴾...اِن افعال سے شیطان کو ذلیل ورسوا کروں گا۔﴿26﴾...بُرائی کا حکم دینے والے نفس کے ساتھ جہاد کروں گا۔﴿27﴾...یہ کام کر کے مسلمانوں کے ساتھ مشابہت اختیار کروں گا۔﴿28﴾...صالحین کے طور طریقوں سے خود کو مزین وآراستہ کروں گا۔﴿29﴾...اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رضاوخوشنودی حاصل کروں گا۔﴿30﴾...علمائے عظام اوراولیائے کرام کو خوش کرنے والا کام کروں گا۔﴿31﴾... اِس میں مال صرف کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کروں گا۔﴿32﴾...نیز حضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت حاصل کروں گا۔﴿33﴾...نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ﴿34﴾...ایمان کی تجدید کروں گا یعنی اِسے تازہ کروں گا۔ ﴿35﴾...بھلائی وتقویٰ پر مدد کروں گا۔ ﴿36﴾...حق عام کروں گا، حق قبول کروں گا، حق والا عمل کروں

گا اور حق کو پسند رکھوں گا۔﴿37﴾… نفس کے جو کام زیادہ لائق ہے اِسے وہاں مصروف کروں گا۔﴿38﴾…اِس عمارت کی مٹی، طرزِ تعمیر، نقشہ اور اِس سے جڑے تمام آلات میں جو بھی تَصَرُّف اور خرچ ہو گا اُس سے اللہ کریم کو راضی کروں گا۔﴿39﴾…اِس کے ذریعے اپنے ایمان و تصدیق کو ظاہر کروں گا۔﴿40﴾…دل کو تقویت پہنچاؤں گا اور اِسے نصیحت کروں گا۔﴿41﴾…اِس کام سے بے توجہی برتنے والے تمام لوگوں کی طرف سے نِیابَت کروں گا۔﴿42﴾…اور اُن لوگوں سے حَرَج و تنگی کو دور کروں گا۔﴿43﴾…اِن سب باتوں میں ثواب کی نیت رکھوں گا۔﴿44﴾…اپنے عمل کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل اور اُس کی رحمت پر نظر رکھوں گا۔﴿45﴾…بارگاہِ الٰہی سے مدد اور توفیق طلب کروں گا۔﴿46﴾…اُس کی بارگاہ میں خود کو جھکاؤں گا اور اپنی مجبوری اور محتاجی کا اظہار کروں گا۔

دعا:

اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! تو ہم سے اِس کو قبول فرما، ہماری کمی کو پورا فرما اور ہمیں پلک جھپکنے بلکہ اِس سے کم مقدار بھی ہمارے نفسوں کے سِپُرد نہ فرما۔

یہ نیتیں حضرت سیِّدُنا شیخ علی بن ابو بکر سَکْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے وصایا سے منقول ہیں۔

مشائخ و بُزُرگانِ دِین سے ملاقات کی سات نِیَّتیں

﴿1﴾…دینی و دنیاوی مُعاملات میں اُن سے فائدہ اٹھاؤں گا۔﴿2﴾… حضور نَبِیِّ

رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس حکم پر عمل کروں گا کہ "جَالِسُوا الْکُبَرَاءَ یعنی بڑوں کی بارگاہ میں بیٹھا کرو۔"[1] ﴿3﴾... اُن ہستیوں پر نازل ہونے والی رحمت سے حصہ پاؤں گا۔ ﴿4﴾... ان کی نظرِ کرم کا اُمیدوار رہوں گا تاکہ اللّٰہ تعالیٰ میری بگڑی حالت کو سنوار دے۔ ﴿5﴾... نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھوں گا۔ ﴿6﴾... یہ اُمید رکھوں گا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے دل کو پاکیزہ فرمادے۔ ﴿7﴾... یہ نیت رکھوں گا کہ اللّٰہ کریم ظاہر کی طرح میرے باطن کو بھی اِن بزرگوں سے جوڑ دے۔

نیک اِجتِماعات میں حاضری کی 11 نِیَّتیں

﴿1﴾... اپنے وقت کی حفاظت کروں گا۔ ﴿2﴾... حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کروں گا۔ ﴿3﴾... یہ نیت کروں گا کہ اللّٰہ تعالیٰ مجھے اُس جگہ سے غائب نہ پائے جہاں کا اُس نے مجھے حکم فرمایا ہے۔ ﴿4﴾... اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کروں گا۔ ﴿5﴾... وہاں جاکر اپنے باطن کو صاف وستھرا کروں گا۔ ﴿6﴾... نیک اجتماع کے حاضرین کی تعداد میں اضافہ کروں گا۔ ﴿7﴾... اگر مجھے موت آنے والی ہوئی تو مجلس خیر میں حاضر ہو کر اچھی حالت اختیار کروں گا۔ ﴿8﴾... خود کو خیر و بھلائی والوں کے ساتھ جوڑوں گا۔ ﴿9﴾... نفس و شیطان اور ہوس و دنیا پر غَلَبہ حاصل کروں گا۔ ﴿10﴾... فرشتوں کی مشابہت اِختیار کروں گا (کہ ایسے اجتماعات میں فرشتوں کی آمد ہوتی ہے) اور ﴿11﴾... بارگاہِ الٰہی میں اپنے درجات بلند کرواؤں گا۔

اِجتِماعِ میلاد میں حاضری کی 10 نِیَّتیں

﴿1﴾... تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف بھیجنے والے اجتماع میں

[1]... معجم کبیر، ۲۲/ ۱۲۵، حدیث: ۳۲۴

شرکت کروں گا۔﴿2﴾...ایسے اجتماع میں شرکت کروں گا جس کی رغبت علمائے کرام رکھتے ہیں۔﴿3﴾... حضورر حمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُقَدَّسہ کا بیان سنوں گا۔﴿4﴾... نصیحت وہدایت والی مجلس میں حاضر ہوں گا۔﴿5﴾... حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاداتِ مُبارکہ کا بیان سُن کر انہیں اپناؤں گا۔﴿6﴾...اپنے وقت کو خیر وبھلائی میں صرف کروں گا۔﴿7﴾...اَہلِ حق (میلاد منانے والوں) کے گروہ میں اضافہ کروں گا۔﴿8﴾...یہ نیت رکھوں گا کہ اِجتماعِ میلاد میں حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جو اخلاق واوصاف سنوں، اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں سے حصہ عطا فرمادے۔﴿9﴾...پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے جو کرنا واجب ہے میں اُس پر عمل کروں گا۔﴿10﴾...اجتماعِ میلاد میں اِس دعا کے ساتھ حاضری دوں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرَّف فرمائے۔

زیارتِ قُبُور کی سات نِیَّتیں

﴿1﴾... حضور تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتِّباع وپیروی کروں گا۔﴿2﴾... آخرت، قبر اور موت کی حالت کو یاد کروں گا۔﴿3﴾... اپنے دوستوں، رشتے داروں اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کروں گا۔﴿4﴾...زیارتِ قبور سے خود کو نصیحت کروں گا۔﴿5﴾...فوت شدگان کے بعض حقوق ادا کروں گا۔﴿6﴾...فوت شدہ لوگوں سے رابطہ قائم کروں گا۔﴿7﴾... حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس حکم پر عمل کروں گا کہ ”تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔“[1]

[1]...مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ص ۳۷۷، حدیث: ۲۲۶۰

زیارتِ قبور کی دعا:

قبروں کی زیارت کے وقت زیارت کرنے والا جو چاہے دعا کرے اور یہ کہنا مستحب ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ، اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یعنی اے گھر والو! مؤمنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، بے شک اللہ تعالٰی نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے، میں اللہ کریم سے ہمارے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔[1]

گاڑی چلانے کی چار نِیّتیں

﴿1﴾... سواری کی دعا کا ہمیشہ خیال رکھوں گا۔ ﴿2﴾... حاجت مندوں اور کمزوروں کے کاموں میں مددگار بنوں گا۔ ﴿3﴾... پیدل چلنے والوں اور بیٹھے ہوؤں کو سلام کروں گا۔ ﴿4﴾... ٹریفک قوانین کی پاسداری کروں گا۔

مسجد کی صفائی کی 10 نِیّتیں

﴿1﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے مسجدیں آباد کرنے والوں میں شمولیت اِختیار کروں گا۔ ﴿2﴾... اللہ تعالٰی سے بڑا ثواب پاؤں گا۔ ﴿3﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ لوگوں میں خود کو شامل کروں گا۔ ﴿4﴾... مسجد کی صفائی کے ذریعے جنت میں داخلے کا مستحق بنوں گا۔ ﴿5﴾... صفائی کرکے نمازیوں کو مسجد کی جانب راغب کروں گا۔ ﴿6﴾... نمازیوں کی تعداد میں اضافہ کروں گا۔ ﴿7﴾... اس نیت کے ساتھ صفائی

1 ...مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور... الخ، ص ۳۷۶، ۳۷۷، حدیث: ۲۲۵۶، ۲۲۵۷

کروں گا کہ اِس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ظاہر و باطن کو صاف ستھرا فرمادے۔
﴿8﴾... اپنے گناہوں کو مٹاؤں گا۔﴿9﴾... جنت میں اپنے لیے حورِ عین کی تعداد بڑھاؤں گا۔ ﴿10﴾... اجتماعی ضروریات میں اپنے مسلمان بھائیوں کا مدد گار بنوں گا۔

گھر میں رہنے کی چھ نِیَّتیں

﴿1﴾... لوگوں سے خود کو دور رکھوں گا۔﴿2﴾... گھر والوں کی اُنسیت کا سامان کروں گا۔﴿3﴾... گھر کے کام کاج میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاؤں گا۔﴿4﴾... خود کو فتنوں سے محفوظ رکھوں گا۔﴿5﴾... حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جو حکم دیا اُس کی پیروی کروں گا کہ "تمہیں تمہارا گھر کافی ہو۔"[1] ﴿6﴾... گھر والوں سے بات چیت کروں گا۔

ہاتھ ملانے کی آٹھ نِیَّتیں

﴿1﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتِّباع کروں گا۔
﴿2﴾... مسلمان بھائیوں سے محبت کا اِظہار کروں گا۔﴿3﴾... مسلمانوں سے جان پہچان بناؤں گا۔﴿4﴾... مسلمان بھائیوں کے لیے خوشی ظاہر کروں گا۔﴿5﴾... مسلمانوں سے اُن کا حال چال پوچھوں گا۔﴿6﴾... ہاتھ ملانے کی سنت کو زندہ رکھوں گا۔
﴿7﴾... مسلمان بھائیوں کا رنج و غم دور کروں گا۔﴿8﴾... مسلمانوں کے سامنے تواضُع و عاجزی کا اظہار کروں گا۔

---

[1]... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۲، حدیث: ۲۴۱۴، عن عقبۃ بن عامر

رشتہ داروں سے ملاقات کی پانچ نِیَّتیں

﴿1﴾... اُن کے ساتھ محبت واُلفت کا اظہار کروں گا۔﴿2﴾... اُن سے قربت کو بڑھاؤں گا۔﴿3﴾... اُن کے حالات وغیرہ کے متعلق پوچھوں گا۔﴿4﴾... اُن کے دلوں میں خوشی داخل کروں گا۔﴿5﴾... اُن سے دعا کی درخواست کروں گا۔

لائبریری میں داخل ہونے کی 21 نِیَّتیں

﴿1﴾... علم حاصل کروں گا۔﴿2﴾... علم کو صحیح ماخذوں سے لوں گا۔﴿3﴾... حق کی تلاش اور دُرُست علم کے لیے کوشش کروں گا۔﴿4﴾... عُلَمائے کرام کے لکھے اور مُدوَّن کیے ہوئے علمی آثار سے بالخصوص مدد لوں گا۔﴿5﴾... اپنے ایمان کو مضبوط کروں گا۔﴿6﴾... علم والوں اوراُن کے آثار کی قَدْر کروں گا۔﴿7﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم بجالاؤں گا۔﴿8﴾... باری تعالیٰ کے فیوضات اور فضل وکرم کا اُمیدوار ہوں گا۔﴿9﴾... علمی باتیں قبول کروں گا۔﴿10﴾... علم کو دوسروں تک پہنچاؤں گا۔﴿11﴾... علم سے فائدہ اٹھاؤں گا۔﴿12﴾... اپنے آپ کو نصیحت کروں گا۔﴿13﴾... علم سے جو بھی مُدوَّن ہوا اُس سے آگاہی حاصل کروں گا۔﴿14﴾... جو سیکھوں گا اُس کی اقتدا و پیروی کروں گا۔﴿15﴾... لائبریری میں آمد ورفت رکھنے والے اَہلِ علم، نیک لوگوں اور درایت وروایت کے ماہرین سے فائدہ اٹھاؤں گا۔﴿16﴾... بابرکت اور بھلائی والی جگہوں کا ارادہ کروں گا۔﴿17﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل ورحمت سے حصہ پاؤں گا۔﴿18﴾... نصیحت کو قبول کروں گا۔﴿19﴾... نفس کی تربیت واصلاح کروں گا۔﴿20﴾... نفس کو سلف صالحین کے اَخلاق اپنانے پر اُبھاروں گا۔﴿21﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ اور مخلوق کے حقوق کی پہچان حاصل کروں گا۔

صدقہ کرنے کی 11 نِیَّتیں

﴿1﴾...اللہ ربُّ العزت کا قرب حاصل کروں گا۔﴿2﴾...اپنے آپ کو ربّ تعالیٰ کی ناراضی سے بچاؤں گا۔﴿3﴾...خود کو جہنم کی آگ سے محفوظ کروں گا۔﴿4﴾... مسلمان بھائیوں پر رحم کروں گا۔﴿5﴾...اپنے عزیز واقارب کے ساتھ صلہ رِحمی کروں گا۔﴿6﴾...مالی طور پر کمزور لوگوں کی مدد کروں گا۔ ﴿7﴾... حضور صاحِبِ جود وعطا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی متابعت وپیروی کروں گا۔﴿8﴾...اپنے مسلمان بھائیوں کے دلوں میں خوشی داخل کروں گا۔﴿9﴾...اپنے آپ سے اور تمام مسلمانوں سے بلائیں دور کروں گا۔﴿10﴾...اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کروں گا۔﴿11﴾... نفس وشیطان کو زیر کروں گا۔

کتاب کی خرید وفروخت کی سات نِیَّتیں

﴿1﴾...اِس عمل سے ظاہری وباطنی فائدہ اٹھاؤں گا۔﴿2﴾...اپنا وقت بھلائی کے کام میں صرف کروں گا۔﴿3﴾...دوسروں کو خیر وبھلائی سیکھاؤں گا۔﴿4﴾... علم کی حفاظت کروں گا۔﴿5﴾... علم کو عام کروں گا۔﴿6﴾...اِس عمل میں مشغول ہو کر فضول باتوں سے کنارہ کشی اختیار کروں گا۔﴿7﴾...اگر کوئی رعایت طلب کرے گا تو اُس کے ساتھ تعاوُن کروں گا۔

اپنے پاس تسبیح رکھنے کی چھ نِیَّتیں

﴿1﴾... صالحین کی پیروی کروں گا۔﴿2﴾...نیک کام میں اِس سے مدد لوں گا۔
﴿3﴾...وقت کی حفاظت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والا بنوں گا۔

﴿4﴾... سلف صالحین کی متابعت کروں گا۔﴿5﴾... اِس کے ذریعے مختلف اَذکار کی تعداد یاد رکھوں گا۔﴿6﴾... اپنے اعضاء کو اطاعت میں مشغول رکھوں گا۔

چادر استعمال کرنے کی 10 نِیَّتیں

﴿1﴾... حضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتِّباع کروں گا۔﴿2﴾... نماز کی سنتوں میں سے ایک سنت پر عمل کروں گا۔﴿3﴾... نیک بندوں کی پیروی کروں گا۔ ﴿4﴾... صالحین سے مشابہت اِختیار کروں گا۔﴿5﴾... نیکوکاروں کے گروہ میں اضافہ کروں گا۔﴿6﴾... خود پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کروں گا۔ ﴿7﴾... اپنے لباس کی تکمیل کروں گا۔ ﴿8﴾... نماز کی تعظیم کے لیے زینت اختیار کروں گا۔﴿9﴾... اپنے سِتر کو چھپاؤں گا۔

چادر اوڑھنے کی دعا:

﴿10﴾... یہ دعا پڑھوں گا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ یعنی سب خوبیاں اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر (محض اپنے فضل سے) یہ مجھے عطا فرمایا۔[1]

گھڑی استعمال کرنے کی چار نِیَّتیں

﴿1﴾... اعمالِ خیر کے لیے اپنے اوقات کی حفاظت کروں گا۔﴿2﴾... نماز کے اوقات کا خیال رکھوں گا۔﴿3﴾... وقت کو تقسیم کاری کے ساتھ چلاؤں گا۔﴿4﴾... اپنے اوقات کا دھیان رکھوں گا۔

1... ابو داود، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا، ۴/ ۵۹، حدیث: ۴۰۲۳

عجائب گھروں اور تفریح گاہوں کی پانچ نِیّتیں[1]

﴿1﴾ ... اپنے رفیقوں کے دلوں میں خوشی داخل کروں گا۔﴿2﴾ ... اپنے دل کو راحت وسکون پہنچاؤں گا۔﴿3﴾ ... مسلمان بھائیوں کی مدد کرنا سیکھوں گا۔﴿4﴾ ...دوستوں سے رابطے مضبوط کروں گا۔﴿5﴾ ... دوستوں میں اضافہ کروں گا۔

اَذان دینے کی 12 نِیّتیں

﴿1﴾ ... ایک عَمَلِ خیر کروں گا۔﴿2﴾ ... بآوازِ بلند اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کروں گا۔﴿3﴾ ... لوگوں کو نماز کی حاضری پر اُبھاروں گا۔﴿4﴾ ... اِس نیت کے ساتھ اَذان دوں گا کہ میری آواز سننے والا ہر کوئی گواہی دے گا کہ یہ اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے والا ہے۔﴿5﴾ ... نماز سے پیچھے رہ جانے کی بُرائی کو ختم کروں گا۔﴿6﴾ ... میری آواز سننے والا ہر کوئی میرے گواہی دینے پر گواہ ہوگا۔﴿7﴾ ... اَمر بالمعروف کروں گا یعنی نیکی کا حکم دوں گا۔﴿8﴾ ... خود کو اللہ تعالٰی کے ذکر میں مشغول کروں گا۔ ﴿9﴾ ... غافلوں کے درمیان ذکرِ الٰہی کروں گا۔﴿10﴾ ... شعائرِ اسلام میں سے ایک شعار کا اظہار کروں گا۔﴿11﴾ ... بھلائی کے کاموں پر مسلمانوں کی مدد کروں گا۔﴿12﴾ ... حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کا اِتّباع کروں گا۔

---

[1] ... یادرہے کہ آج کل تفریح گاہوں اور پارکوں میں عموماً بے حیائی اور بے شرمی کے کام ہوتے ہیں، بد نگاہی عام ہے اور وہاں طرح طرح کے گناہ ہوتے ہیں لہٰذا ایسی جگہوں میں جانا خود کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ البتہ اگر کسی تفریح گاہ یا پارک میں ایسا نہیں ہوتا تو بیان کردہ اور دیگر اچھی نیتوں کے ساتھ وہاں جانا یقیناً اجر وثواب کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ (از المدینۃ العلمیہ)

اَذان سنتے وقت کی دعائیں:

جب بندہ اَذان سنے تو جس طرح مُؤَذِّن کہے یہ بھی اُسی طرح کہتا جائے۔ حضرت سیِّدُنا یحییٰ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے بعض اَحباب نے بیان کیا کہ جب مُؤَذِّن "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" کہے تو سننے والا جواب میں یہ کہے: "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہ۔" اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طرح جواب دیتے سنا ہے[1] اور جب اِقامت میں مُؤَذِّن "قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ" کہتے تو تم جواب میں یوں کہو: اَقَامَهَا اللہُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ (یعنی جب تک زمین وآسمان ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسے قائم ودائم رکھے) اور جب اَذانِ فجر میں مُؤَذِّن "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" کہے تو تم یوں کہو: "صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَنَصَحْتَ (یعنی تو نے سچ کہا، نیکی کی اور نصیحت کی)[2]۔"[3]

شفاعتِ مصطفٰے کا حصول:

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اَذان سن کر یوں کہے: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ

1... بخاری، کتاب الاذان، باب مایقول اذا سمع المنادی، ۱/ ۲۲۳، حدیث: ۶۱۳

2... اَذان کا جواب دینے کا مفصل وآسان طریقہ نیز اَذان کے فضائل وبَرکات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 499 **صفحات** پر مشتمل کتاب "**نماز کے اَحکام**" **صفحہ** 138 **تا** 165 **یا** 32 **صفحات** پر مشتمل مطبوعہ رسالہ "**فیضانِ اَذان**" کا مطالعہ کیجئے۔

3... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب مایقول اذا سمع الاقامۃ، ۱/ ۲۲۲، حدیث: ۵۲۸

احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الاول فی فضائل الصلاۃ... الخ، ۱/ ۲۰۰

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ (یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس دعوتِ تامہ اور صلوٰۃِ قائمہ کے مالک تو حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اُن کو مقامِ محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے)۔"تو اُس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہے۔[1]

اَذان سن کر یہ کلمات بھی کہہ لئے جائیں: رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّاوَّبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَبِیًّاوَّرَسُوْلًاوَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا (یعنی میں اللہ تعالٰی کے ربّ ہونے، ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ورسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں)۔[2]

مَشرُوبات پینے کی 23 نِیَّتیں

﴿1﴾...اللہ تعالٰی کی اِطاعت پر قوّت حاصل کروں گا۔﴿2﴾...اِن مشروبات سے ملتے جلتے جنتی مشروبات کو یاد کروں گا۔﴿3﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم تخلیق اور عجائباتِ قدرت میں غور و فکر کروں گا۔﴿4﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ رزق میں سے کھاؤں اور پیوں گا۔﴿5﴾...اللہ تعالٰی کی پاکیزہ اور ستھری چیزیں کھاؤں گا۔﴿6﴾...جو کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہے اس کے لئے نَشاط یعنی دل جمعی اور فرحت و تازگی حاصل کروں گا۔ ﴿7﴾... خیر و بھلائی کے لیے اپنی ہمت و حوصلہ کو پختہ کروں گا۔﴿8﴾...اگر نفس طلَبِ علم یا حفظِ قرآن یا اَسباق کے یاد کرنے میں سستی کرے گا تو مشروبات پی کر اپنی ہمت بڑھاؤں گا۔﴿9﴾... جسم جو ہمارے پاس امانت ہے اِس کی حفاظت

1...بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، ۱/ ۲۲۴، حدیث: ۶۱۴

2...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القول مثل قول المؤذن...الخ، ص ۱۶۳، حدیث: ۸۵۱

کروں گا۔﴿10﴾... جہاد کے لیے ہمہ وقت خود کو مُستَعِد(تیار) رکھوں گا اور قوّت حاصل کروں گا۔﴿11﴾... اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اِن سے جو نیت کرتے ہیں وہ نیت رکھوں گا۔﴿12﴾... مشروبات سے ستم رسیدہ اور شکستہ دلوں کی مدد کروں گا۔﴿13﴾... حاجتیں پوری کرنے میں مدد کروں گا۔﴿14﴾... مسلمان جن مشکل کاموں کے محتاج ہوتے ہیں اُن میں شریک ہو کر اُن کا ہاتھ بٹاؤں گا۔﴿15﴾... اپنی ہمت و قوّت کو اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد میں صرف کروں گا۔﴿16﴾... اُن سے ایذا و تکلیف کو دُور کروں گا۔﴿17﴾... دشمنانِ دین اور کفار پر بڑائی کا اظہار کروں گا۔﴿18﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اور اُس کی تعظیم کروں گا۔﴿19﴾... اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کی جو چیزیں بنائی ہیں اُن کی عظمت و بلندی میں غور و فکر کروں گا۔ ﴿20﴾... اللہ کریم نے جو چیزیں مجھ پر فرض فرمائی ہیں اُن کی ادائیگی پر قوت حاصل کروں گا۔﴿21﴾... مظلوموں سے ظلم اور ظالموں کا قہر دُور کرنے پر طاقت حاصل کروں گا۔ ﴿22﴾... اپنے خالق و مالک سے اپنا حصہ پاؤں گا۔﴿23﴾... حمد و شکر کر کے ادائے حق کی کوشش کروں گا۔

مِسواک کی سات نِیَّتیں

﴿1﴾... سنّت پر عمل کروں گا۔﴿2﴾... حضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسواک سے متعلق حکم کی پیروی کروں گا۔﴿3﴾... قرآنِ کریم کی تلاوت کے لیے اپنے منہ کو صاف ستھرا کروں گا۔﴿4﴾... نماز میں ذکرِ الٰہی کے لیے منہ کی صفائی کروں گا۔ ﴿5﴾... اپنے منہ کی بُو کو پاکیزہ رکھوں گا۔﴿6﴾... اپنے دانتوں کو چمکدار بناؤں گا۔ ﴿7﴾... طہارت و نَظَافَت کا اہتمام کروں گا۔

مسواک کرنے کی دعا:

مسواک کرتے وقت یہ دعا کرنا مستحب ہے: اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ بِهٖ اَسْنَانِیْ وَشَدِّبِهٖ لَثَاتِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کے ذریعے میرے دانتوں کو سفید اور مسوڑھوں کو مضبوط فرمادے اور میرے لیے اِس میں بَرَکت عطا فرما، اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔[1]

بلند آواز سے تلاوت وغیرہ کی چھ نِیَّتیں

جب ریاکاری کا خوف نہ ہو تو بلند آواز سے تلاوت وغیرہ کی یہ نیّتیں ہوسکتی ہیں: ﴿1﴾... اپنے دل کو بیدار رکھوں گا۔ ﴿2﴾... غور و فکر کے لیے اپنے خیال و دھیان کو مجتمع (اکٹھا) رکھوں گا۔ ﴿3﴾... اپنی سماعت کو اِس کی جانب لگائے رکھوں گا۔ ﴿4﴾... نیند کو خود سے بھگاؤں گا۔ ﴿5﴾... جوش و نَشاط میں اضافہ کروں گا۔ ﴿6﴾... اونگنے والے کی نیند بھگاؤں گا، غافل کو بیدار رکھوں گا اور انہیں پُر جوش بناؤں گا۔

آخری صفوں میں نماز پڑھنے کی نِیَّت

حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ نماز پڑھی، انھوں نے صفوں سے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہاں تک کہ آخری صف میں جا پہنچے۔ نماز کے بعد میں نے ان سے عرض کی: "کیا یہ نہیں کہا گیا کہ سب سے بہتر صف پہلی صف ہے؟" تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "جی ہاں! مگر یہ اُمّت تمام اُمّتوں میں سے زیادہ رحم کی گئی ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب

[1]... اسنی المطالب، کتاب الطہارۃ، باب صفۃ الوضوء، فصل فی سنن الوضوء، ۱/ ۱۹۴

اپنے کسی بندے کو نماز میں دیکھتا ہے تو اسے بھی اور اس کے پیچھے جتنے لوگ ہوں سب کو بخش دیتا ہے، میں اس امید پر پیچھے ہو گیا کہ ان لوگوں میں سے کسی کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت فرمائے تو میری بھی بخشش ہو جائے۔"[1]

ایک روایت کے مطابق انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔

لہٰذا آخری صفوں میں نماز پڑھنے والا حدیثِ پاک میں بیان کردہ مغفرت کی امید کی نیت کرے اور اگلی صفوں میں اپنے آگے نماز پڑھنے والے کے طفیل اپنی نماز کے قبول ہونے کی بھی نیت کرے۔

تالاب وغیرہ پر جانے کی پانچ نِیَّتیں[2]

﴿1﴾... ظاہر و باطن کو غسل دوں گا۔ ﴿2﴾... حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الخامس فضل الجمعۃ... الخ، بیان أداب الجمعۃ... الخ، ۱/ ۲۴۸

2... موجودہ دور میں تلاب وغیرہ تو عموماً نہیں پائے جاتے البتہ سوئمنگ پولز وغیرہ بنائے جاتے ہیں جہاں عام طور پر سِتر پوشی کا اہتمام بہت کم ہوتا ہے، لوگ مَعَاذَ اللہ! نیکریں اور چھوٹی چھوٹی چڈیاں پہن کر نہا رہے ہوتے ہیں جس سے اُن کے گھٹنے اور رانیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں جبکہ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر دونوں گھٹنوں سمیت جسم کا حصہ سِتر میں داخل ہے لہٰذا مرد کا بلا ضرورت اتنا حصہ کسی کو دکھانا یا کسی اور کا دیکھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ پھر یہ کہ بعض سوئمنگ پولز میں تو مَعَاذَ اللہ! نامحرم مرد و عورت ایک ساتھ نہاتے ہیں، یہ سب بے حیائی اور گناہ کے کام ہیں اور ایسی جگہوں میں جانے کی شریعت میں ممانعت ہے۔ البتہ اگر کسی جگہ یہ چیزیں نہ ہوں تو پردے کی مکمل رعایت کرتے ہوئے بیان کردہ نیتوں کے ساتھ سوئمنگ کر سکتے ہیں۔ (از المدینۃ العلمیہ)

کی سنّت کا اِتّباع کروں گا۔﴿3﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری پر قوت حاصل کروں گا۔﴿4﴾...اگر مجھ سے کوئی ایسی جگہ دھلنے سے رہ گئی جس کا دھونا سنت یا ضروری تھا اسے دھوؤں گا۔﴿5﴾...وہاں بیٹھے لوگوں کے دلوں میں خوشی داخل کروں گا۔ ان کے علاوہ جو بھی اچھی نیتیں اللہ تعالیٰ بندے کو سیکھائے وہ نیتیں کی جا سکتی ہیں۔

درس میں حاضری کی چھ نِیَّتَیں

﴿1﴾...درس کی مفید باتوں پر عمل کروں گا۔﴿2﴾...درس سن کر لوگوں تک پہنچاؤں گا۔﴿3﴾...توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنوں گا تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اِس کی سمجھ عطا فرمائے۔﴿4﴾...درس دینے والے مشائخ سے امداد طلب کروں گا۔ ﴿5﴾...اللہ تعالیٰ کی نوازشات حاصل کروں گا۔﴿6﴾...اپنے خیالات کو جِلا بخشوں گا۔

مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرنے کی سات نِیَّتَیں

﴿1﴾...اپنے آپ کو اور سامنے والے کو نفع پہنچاؤں گا۔﴿2﴾...اِس نیت سے نصیحت کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میرے عیبوں سے آگاہ فرمائے۔﴿3﴾...ہر لحاظ سے اِس کے ذریعے فائدہ اور اِمداد طلب کروں گا۔﴿4﴾...بزرگانِ دین کے طریقے کی پیروی کروں گا۔﴿5﴾... علم اور طالبانِ علم کی خدمت کروں گا۔﴿6﴾... نصیحت کے رائج نظام کی حفاظت کروں گا۔﴿7﴾...اِس ذمہ داری کو نبھانے کا شعور بیدار کروں گا۔

مسائل لکھنے کی تین نِیَّتَیں

﴿1﴾... علم، اِس کے مسائل اور اِس کی باریکیوں کی حفاظت کروں گا۔

﴿2﴾...اِس نیت سے لکھوں گا کہ جو اِن سے واقف ہو گا وہ اِن سے نفع اٹھائے گا۔

﴿3﴾...یوں یہ میرے لیے صدقۂ جاریہ ہو جائے گا۔

وضو کی چھ نِیّتیں

﴿1﴾...اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالاؤں گا۔﴿2﴾...اِس نیت سے وضو کروں گا کہ اللہ کریم مجھے بابِ وضو سے جنت میں داخل فرمائے۔﴿3﴾...وضو کی سنتیں ادا کروں گا۔﴿4﴾...یہ نیت رکھوں گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا حشر اُن لوگوں کے ساتھ فرمائے جن کے منہ اور ہاتھ آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے۔﴿5﴾...نماز پڑھنے کی نیت سے وضو کروں گا۔﴿6﴾...اور یہ کہ اِس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے ظاہری و باطنی گناہوں سے پاک فرمائے گا۔

وضو کرتے وقت کی دعائیں:

یہاں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی کتاب "اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن" سے وضو کے بارے میں وارد دُعائیں درج کی جاتیں ہیں:

...**وضو شروع کرتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے ربّ! ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

...**دونوں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْیُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَالْهَلَكَةِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے برکت کا سوال کرتا ہوں اور بد بختی و ہلاکت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

... **کلی کرتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ کِتَابِكَ وَکَثْرَۃِ الذِّکْرِ لَكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی کتاب کی تلاوت اور اپنے ذکر کی کثرت پر میری مدد فرما۔

... **ناک میں پانی پہنچاتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اَوْجِدْلِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے لئے جنت کی خوشبو بنا دے اور تو مجھ سے راضی ہو۔

... **ناک صاف کرتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ رَّوَائِحِ النَّارِ وَمِنْ سُوْٓءِ الدَّارِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم کی بدبوؤں اور بُرے گھر (دوزخ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

... **چہرہ دھوتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِكَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ بِظُلُمَاتِكَ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس دن تیرے اولیا کے چہرے روشن ہوں گے اس دن اپنے نور سے میرے چہرے کو بھی روشن فرما دینا اور جس دن تیرے دشمنوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اس دن سیاہی سے میرا چہرہ سیاہ نہ فرمانا۔

... **سیدھا ہاتھ دھوتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرا نامۂ اعمال داہنے (سیدھے) ہاتھ میں دینا اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔

... **الٹا ہاتھ دھوتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْمِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے میرا اعمال نامہ بائیں (الٹے) ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے دے۔

... **سر کا مسح کرتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اَغْشِنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِكَ

وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما اور مجھے اس دن عرش کا سایہ عطا فرمانا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔

... **کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اَللّٰھُمَّ اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے ان میں سے بنادے جو بات سن کر اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ جنت کے منادی کی آواز سنا۔

... **گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ فَكِّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری گردن آگ سے آزاد فرما اور میں جہنم کے طوق اور زنجیروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

... **سیدھا پاؤں دھوتے وقت کی دعا:** اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ فِی النَّارِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اُس دن پُل صِراط پر ثابت قدمی عطا فرما جس دن اس پر قدم جہنم کی طرف پھسلیں گے۔

... **اُلٹا پاؤں دھوتے وقت کی دُعا:** اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَنِ الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس دن پل صراط پر منافقین کے قدم پھسل رہے ہوں گے اس دن میں اپنے قدم پھسلنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وضو کے بعد کی دعا:

وضو کے بعد یہ دعا پڑھے: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّ ظَلَمْتُ

نَفْسِیْ اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ عَبْدًا صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ اَذْكُرُكَ كَثِيْرًا وَّاُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے لئے پاکی ہے اور تیری ہی تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے بُرائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، پس میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے توبہ کرنے والوں، پاک لوگوں میں کر دے، مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما، مجھے صابر و شاکر بندہ بنا، مجھے ایسا بنا دے کہ کثرت سے تیرا ذکر کروں اور صبح و شام تیری پاکی بیان کرتا رہوں۔

وضو کے بعد والی دعا کی فضیلت:

منقول ہے کہ جس نے وضو کے بعد یہ کلمات کہے اس کے وضو پر مہر لگا دی جائے گی اور اسے عرش کے نیچے بلند کر دیا جائے گا۔ وہ ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتا رہے گا اور وضو کرنے والے کے لیے اس کا ثواب قیامت تک لکھا جاتا رہے گا۔[1]

﴿1﴾ ... اپنا سِتر چھپاؤں گا۔ ﴿2﴾ ... نعمت کا اِظہار کروں گا۔ ﴿3﴾ ... اللہ تعالیٰ

1 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثانی فی طهارة الاحداث، کیفیة الوضوء، ۱/۱۸۳، ۱۸۴

کے لیے حمد و شکر بجالاؤں گا۔ ﴿4﴾ ... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزوانکساری کروں گا۔ ﴿5﴾ ... کسی پر بھی تکبُّر نہیں کروں گا۔ ﴿6﴾ ... اُن حُلّوں (ملبوسات) کو یاد کروں گا جو اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو پہنائے گا تاکہ اُن کے حصول کے لیے اپنے نفس کو اچھا کروں پھر میرا نفس مجھے نیک اعمال پر ابھارے گا یہاں تک کہ میں بھی جنتی ہو جاؤں۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَاصُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَہٗ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے لئے ہی سب تعریفیں ہیں، تو نے مجھے یہ پہنایا ہے، میں تجھ سے اِس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اِس کی بُرائی سے اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے اُس کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

نیا کپڑا پہننے والے کو دعا:

نیا کپڑا پہننے والے کو یوں دعا دی جائے: تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنی آپ اِس کو پُرانا کیجئے اور اللہ تعالیٰ اِس کے بعد دوسرا نصیب فرمائے۔[1]

بازار جانے کی نو نِیّتیں

﴿1﴾ ... غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں گا۔ ﴿2﴾ ... جس سے ملاقات ہوئی اُسے سلام کروں گا۔ ﴿3﴾ ... رزق طلب کروں گا۔ ﴿4﴾ ... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں دیکھوں گا اور اُن پر شکر ادا کروں گا۔ ﴿5﴾ ... حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ... ابو داود، کتاب اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا، ۴/ ۵۹، حدیث: ۴۰۲۰

وَسَلَّم کی اِقتدا و پیروی کروں گا۔﴿6﴾... نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ﴿7﴾... کمزور کی مُعاوَنت کروں گا۔﴿8﴾... مظلوم کی مدد کروں گا۔﴿9﴾... بُرائی کو ختم کروں گا ورنہ کم از کم دل میں بُرا جانوں گا۔

بازار میں داخلے کی دعا:

بازار میں داخل ہوں تو یہ پڑھیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **یعنی اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اُسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اُسے موت نہیں، ساری بھلائی اُسی کے قبضے میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔[1]

بیتُ الخلاء میں جانے کی آٹھ نِیَّتیں

﴿1﴾... انسان کے کمزور ہونے کا اعتراف کروں گا۔﴿2﴾... یہ اقرار کروں گا کہ انسان نکلنے والی چیز کو بآسانی نکالنے سے بھی عاجز ہے۔﴿3﴾... نقصان دہ شے سے خود کو بچانے کا جو حُکمِ الٰہی ہے اُس کی پیروی کروں گا۔﴿4﴾... بیتُ الخلاء کے ساتھ جو سنتیں خاص ہیں اُنہیں بجالاؤں گا۔﴿5﴾... حِسّی و مَعنَوی نجاستوں سے پاکی حاصل کروں گا۔﴿6﴾... قلبی ذکر سے غافل نہیں رہوں گا[2]۔﴿7﴾... تنہائی میں بھی خوفِ

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق، ۵/ ۲۷۰، حدیث: ۳۴۳۹

2 ...استنجا کرتے وقت کسی مسئلۂ دینی میں غور نہ کرے کہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے، دل میں کہہ لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، ۱/ ۴۰۹)

خدا کو دل میں رکھوں گا جیسا کہ لوگوں کے درمیان رکھتا ہوں۔﴿8﴾... ہیبت کے سبب انکساری کروں گا۔

بیت الخلاء میں داخلے سے پہلے کی دعا:

استنجاخانے میں داخل ہونے لگے تو پہلے اپنا اُلٹا پاؤں بڑھائے اور داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[1] الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم[2] یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ناپاک وخبیث مردود شیطان سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا:

جب بیتُ الخلاء سے نکلنے لگے تو سیدھا پاؤں بڑھائے، باہر نکل کر پہلے تین بار یہ کہے: "غُفْرَانَكَ" پھر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَذَاقَنِیۡ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی مَنْفَعَتَهٗ وَاَخْرَجَ عَنِّیۡ اَذَاهُ یعنی سب خوبیاں اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جس نے مجھے اِس کی لذت چکھائی، اِس کے فائدے کو باقی رکھا اور اِس کی تکلیف کو مجھ سے دور کر دیا۔[3]

پھر یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیۡ یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب الوضوء، باب مایقول عند الخلاء، ۱/ ۷۳، حدیث: ۱۴۲

2 ...معجم کبیر، ۵/ ۲۰۴، حدیث: ۵۰۹۹

3 ...ابو داود، کتاب الطهارة، باب ما یقول الرجل اذا خرج من الخلاء، ۱/ ۴۵، حدیث: ۳۰
شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰه، ۴/ ۱۱۳، حدیث: ۴۴۶۹

4 ...ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، ۱/ ۱۹۳، حدیث: ۳۰۱

کھانا کھانے کی نو نِیَّتیں

﴿1﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت و فرمانبرداری پر قوت حاصل کروں گا۔﴿2﴾... اللہ تعالٰی کے حکم پر عمل کروں گا۔﴿3﴾... اطاعت میں مُسْتَعِد (تیار) رہنے کے لیے اہْلِ جنت کے کھانے کو یاد کروں گا۔﴿4﴾... گناہوں سے دُور رہنے کے لیے دوزخیوں کے کھانے کو پیشِ نَظر رکھوں گا۔﴿5﴾... کھانا عطا کرنے پر اللہ کریم کا شکر بجالاؤں گا۔﴿6﴾... کھانے کے آداب پر عمل کروں گا[1]۔﴿7﴾... مسلمانوں کے دل میں خوشی داخل کروں گا۔﴿8﴾... انسانی صحت کی حفاظت کروں گا۔﴿9﴾... اَمانَتِ جسم کی حفاظت کروں گا۔

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:

کھانا کھانے سے قبل یہ دعا پڑھی جائے: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس کھانے میں برکت عطا فرما اور ہمیں اِس سے بہتر کِھلا۔[2]

اگر کوئی شروع میں دعا پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے: بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ یعنی کھانے کے شروع و آخر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے نام سے کھاتا ہوں۔[3]

1... کھانے کے آداب سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مایہ ناز تصنیف "آدابِ طعام" کا مطالعہ کیجئے۔

2... ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب اللبن، ۴/ ۳۵، حدیث: ۳۳۲۲

مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الاطعمة، باب فی التسمیة علی الطعام، ۵/ ۵۶۴، حدیث: ۱۱

3... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الاطعمة، باب فی التسمیة علی الطعام، ۵/ ۵۶۳، حدیث: ۳

کھانا کھانے کے بعد کی دعا:

جب کھانا کھاچکے تو یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ کریم کے لیے جس نے مجھے یہ کھانا کھِلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر یہ مجھے عطا فرمایا۔[1]

قہوہ اور چائے پینے کی چار نِیّتیں

﴿1﴾... جن بزرگوں نے قہوہ و چائے استعمال فرمائی ہے اُن کی پیروی کروں گا۔ ﴿2﴾... عبادت کے لیے نَشاط و تازگی حاصل کروں گا۔ ﴿3﴾... کسی کے ہاں چائے پی کر اُس میزبان کو خوش کروں گا۔ ﴿4﴾... پینے کی سنتوں اور آداب پر عمل کروں گا۔

تجارت کی 20 نِیّتیں

﴿1﴾... اپنے آپ کو حرام سے بچاؤں گا۔ ﴿2﴾... بقدرِ ضرورت روزی حاصل کروں گا۔ ﴿3﴾... خود کو لوگوں سے مانگنے سے بچاؤں گا۔ ﴿4﴾... اولاد اور گھر والوں میں سے اپنے زیرِ کفالت افراد کا خرچ اٹھاؤں گا۔ ﴿5﴾... رشتہ داروں کی خدمت کروں گا۔ ﴿6﴾... فقرا و مساکین پر صدقہ کروں گا۔ ﴿7﴾... کمزوروں اور مسکینوں کی مدد کروں گا۔ ﴿8﴾... لوگوں کے ساتھ معاملات پر صبر کروں گا۔ ﴿9﴾... اُن کی غصہ دِلانے والی باتوں کو برداشت کروں گا۔ ﴿10﴾... مہمان کو عزت دوں گا۔ ﴿11﴾... کوئی سودا واپس کروانا چاہے گا تو واپس کر لوں گا۔ ﴿12﴾... فرضِ کفایہ پر عمل کروں گا۔ ﴿13﴾... لوگوں کی ضرورتوں میں اُن کا ہاتھ بٹاؤں گا۔ ﴿14﴾... مسلمانوں کو نصیحتیں

[1]... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، ۴/ ۲۰، حدیث: ۳۲۸۵

کروں گا۔ ﴿15﴾... اپنے معاملے میں انصاف واحسان کی راہ اختیار کروں گا۔ ﴿16﴾... لوگوں کو نیکی کی دعوت دوں گا۔ ﴿17﴾... بازار میں نَظر آنے والی ہر بُرائی سے منع کروں گا۔ ﴿18﴾... تمام فرضِ کفایہ کو ادا کروں گا۔ ﴿19﴾... اپنی کمائی کے ذریعے دین کا مدد گار بنوں گا۔ ﴿20﴾... تمام مسلمانوں کے لیے وہی پسند کروں گا جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔

لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے اور اُن کا ہاتھ بٹانے کی چھ نِیَّتَیں

﴿1﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی پیروی کروں گا۔ ﴿2﴾... اِس نیت کے ساتھ مدد کروں گا کہ اللہ تعالٰی میری مدد فرمائے گا۔ ﴿3﴾... پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع کروں گا۔ ﴿4﴾... لوگوں کے دلوں میں خوشی داخل کروں گا۔ ﴿5﴾... عاجزی وانکساری کا اظہار کروں گا۔ ﴿6﴾... یہ نیت رکھوں گا کہ اللہ کریم میری حاجت کے لیے بھی مدد گار مامور فرمائے گا۔

پالتو جانور خریدنے کی سات نِیَّتَیں

﴿1﴾... ان کے ساتھ مہربانی وشفقت بھرا سُلوک کروں گا۔ ﴿2﴾... اِس نیت سے خریدوں گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے سبب مجھ پر رحم فرمائے۔ ﴿3﴾... اِن کے حقوق کی رعایت کروں گا۔ ﴿4﴾... ان کے معاملے میں برداشت سے کام لوں گا۔ ﴿5﴾... ان کو اللہ تعالٰی کا رزق پہنچانے کا سبب بنوں گا۔ ﴿6﴾... رحمت وشفقت کا برتاؤ سیکھوں گا۔

﴿7﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوقات میں غور و فکر کروں گا۔

مرغ کی آواز سنیں تو کیا کریں؟

رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی پکار سنو تو اللہ تعالٰی سے اُس کا فضل مانگو کیونکہ اُس نے فرشتے کو دیکھا اور اگر تم گدھے کا رینکنا سنو تو شیطان مردود سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو کیونکہ اُس نے شیطان کو دیکھا۔ (1)

اَن دیکھی مخلوق:

حضور نبیِّ اکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب رات میں کتوں کا بھونکنا اور گدھے کا رینکنا سنو تو اُن سے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگو کیونکہ وہ اُسے دیکھتے ہیں جسے تم نہیں دیکھ سکتے۔ (2)

سواری وغیرہ خریدنے کی چار نِیَّتَیں

﴿1﴾... خود پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا اظہار کروں گا۔ ﴿2﴾... جو گاڑی وغیرہ نہیں خرید سکتے اُن کی مدد کروں گا۔ ﴿3﴾... اِسے خیر و بھلائی کے کاموں میں استعمال کروں گا۔ ﴿4﴾... لوگوں کی حاجتیں پوری کروں گا۔

گاڑی پر سوار ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰه، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ

(1)... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم... الخ، ۲/ ۴۰۵، حدیث: ۳۳۰۳

(2)... ابو داود، کتاب الادب، باب نھیق الحمیر ونباح الکلاب، ۴/ ۴۲۳، حدیث: ۵۱۰۳

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے قابو میں آنے کی نہ تھی اور ہم اپنے رب تعالیٰ کی طرف پھرنے والے ہیں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، وہ سب خوبیوں سراہا ہے، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، تیرے لیے پاکی ہے اے ہمارے پروردگار! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔[1]

مریض سے ملاقات کی چھ نِیَّتیں

﴿1﴾... مسلمان کا حق ادا کروں گا۔ ﴿2﴾... حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کروں گا۔ ﴿3﴾... سنّتِ رسول کی پیروی کروں گا۔ ﴿4﴾... مریض سے اپنے لیے عافیت کی دعا کرواؤں گا۔ ﴿5﴾... اُس کے دل میں خوشی داخل کروں گا۔ ﴿6﴾... اُس کی ضروریات میں تعاون کروں گا۔

عیادت کرتے وقت کی دو دُعائیں:

﴿1﴾... مریض کے لیے یوں دعا کرو: لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔[2]

﴿2﴾... سات بار یہ دعا پڑھے: اَسْاَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ یعنی میں

1... ابو داود، کتاب الجھاد، باب ما یقول الرجل اذا رکب، ۳/ ۴۹، حدیث: ۲۶۰۲

2... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/ ۵۰۵، حدیث: ۳۶۱۶

عظمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفا دے۔[1]

عُرس وغیرہ میں حاضری کی آٹھ نِیَّتیں

﴿1﴾... مزارات و قبور کی زیارت کروں گا۔﴿2﴾... حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع کروں گا(کہ آپ ہر سال شہدائے اُحد کے مزارات پر تشریف لے جاتے تھے)۔﴿3﴾... اَہلِ حق کے گروہ میں اضافہ کروں گا۔﴿4﴾... سلف صالحین کی پیروی کروں گا۔﴿5﴾... خیر و بھلائی پر جمع ہونے والوں کا حصہ بنوں گا۔﴿6﴾... حاضرین کے ساتھ دعامیں شرکت کروں گا۔﴿7﴾... مسلمان بھائیوں سے جان پہچان بناؤں گا۔﴿8﴾... بارگاہِ الٰہی سے کوئی نوازش وعطا پاؤں گا۔

ھسپتال وغیرہ جانے کی 35 نِیَّتیں

﴿1﴾... مریضوں کے لیے اللہ تعالٰی سے شفاوعافیت طلب کروں گا۔﴿2﴾... اُن کے علاج میں کوشش کروں گا اِس نیت کے ساتھ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر مرض کے لیے دوا پیدا فرمائی ہے۔﴿3﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وجود کا طلب گار رہوں گا۔﴿4﴾... اللہ تعالٰی کی قدرت کے مناظر دیکھوں گا۔﴿5﴾... مریضوں اور زخمیوں کی غم خواری کروں گا۔﴿6﴾... اُن کے دلوں میں خوشی و سُرور داخل کروں گا۔﴿7﴾... نیکی و تقوٰی پر تعاوُن کروں گا۔﴿8﴾... انہیں نصیحتیں کروں گا۔ ﴿9﴾... اُن سے دعا کی درخواست کروں گا۔﴿10﴾... قدرتِ الٰہی کے سامنے عاجز ہونے کا اِقرار کروں گا۔﴿11﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر راضی رہوں گا۔ ﴿12﴾... اللہ تعالٰی کے عظیم فضل و قدرت کو یاد

[1] ...ابو داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، ۳/ ۲۵۱، حدیث: ۳۱۰۶

کروں گا اور یاد دِلاؤں گا۔ ﴿13﴾... ذکرِ الٰہی کروں گا اور اس کے درپے رہوں گا۔ ﴿14﴾... ایسی جگہوں پر جاؤں گا جو قدرتِ باری تعالیٰ کی یاد دِلاتی ہیں۔ ﴿15﴾... اُن کو درپیش کاموں میں مدد کروں گا۔ ﴿16﴾... ظاہری وباطنی غم خواری کروں گا۔ ﴿17﴾... وہ تمام نیّتیں رکھوں گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کرتے ہیں۔ ﴿18﴾... انہیں فائدہ پہنچاؤں گا اور اُن سے فائدہ حاصل بھی کروں گا۔ ﴿19﴾... عِلْمِ دین عام کروں گا۔ ﴿20﴾... انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف بُلاؤں گا۔ ﴿21﴾... لوگوں کے ساتھ خوش خُلقی کا مظاہرہ کروں گا۔ ﴿22﴾... لوگوں کی رہنمائی کروں گا۔ ﴿23﴾... انہیں نصیحتیں کروں گا۔ ﴿24﴾... اُن کی طرف سے پہنچنے والی اذیت پر صبر کروں گا۔ ﴿25﴾... اپنی عزت لوگوں کے لئے مباح کردوں گا کہ اگر کوئی بے عزتی کرے گا تو اس سے الجھوں گا نہیں۔ ﴿26﴾... علم سیکھ کر اُس پر عمل کروں گا۔ ﴿27﴾... اپنے سارے دن میں حضور نَبِیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتِّباع کروں گا۔ ﴿28﴾... لوگوں سے کسی اندیشے کے پیشِ نَظَر سر کو جھکا کر رکھوں گا۔ ﴿29﴾... اپنے ارادے کو پختہ رکھوں گا۔ ﴿30﴾... طویل خاموشی اختیار کروں گا۔ ﴿31﴾... اپنے اعضائے بدن کو پُرسکون رکھوں گا۔ ﴿32﴾... اَحکام کی پیروی میں سبقت کروں گا۔ ﴿33﴾... تقدیر پر اعتراض نہیں کروں گا۔ ﴿34﴾... ہمیشہ غور وفکر کرتا رہوں گا۔ ﴿35﴾... اللہ کریم کے فضل وکرم پر بھروسا رکھوں گا۔

حضرت سیِّدُنا امام حدّاد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، نیت کا اچھا رکھنا اور اُس کا خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہونا تم پر لازم ہے۔

آپ نے اپنی کتاب "اَلْحِکَم" میں فرمایا: "مَنْ اَصْلَحَ نِیَّتَہٗ بَلَغَ اُمْنِیَّتَہٗ یعنی جس

نے اپنی نیت اچھی کرلی وہ اپنی آرزوؤں کو پہنچ گیا۔ "[1] اِسی مفہوم کی ایک بات آپ نے یہ فرمائی: "اِذَا صَلُحَتِ الْمَقَاصِدُ لَمْ یَخِبَّ الْقَاصِدُ یعنی جب اِرادے اچھے ہوں تو قاصد خیانت نہیں کرتا۔ "[2] اور ہمارے ہاں عوام کہتی ہے: اَلنِّیَّۃُ مَطِیَّۃٌ یعنی نیت سواری ہے۔ اور "مَطِیَّۃ" کی جمع "مَطَایَا" آتی ہے اور یہ وہ اونٹ ہوتے ہیں جن کو سفر کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

سفر کی 11 نِیَّتیں

﴿1﴾... سفر کے مُتَعَلِّق حُکْمِ نبوی کی پیروی کروں گا۔ ﴿2﴾... ظاہری و باطنی رزق تلاش کروں گا۔ ﴿3﴾... حلال روزی حاصل کروں گا۔ ﴿4﴾... اِن تمام باتوں میں رضائے ربُّ الاَنام کو پیشِ نظر رکھوں گا۔ ﴿5﴾... جہاں جارہا ہوں وہاں کے نیک لوگوں کی زیارت کروں گا۔ ﴿6﴾... اُن بزرگوں کی برکتیں حاصل کروں گا۔ ﴿7﴾... سفر میں جو علم حاصل ہو گا اُس سے بندوں کو نفع پہنچاؤں گا۔ ﴿8﴾... ناواقفوں کو علم سیکھاؤں گا۔ ﴿9﴾... گمراہ لوگوں کی درست سَمْت میں رہنمائی کروں گا۔ ﴿10﴾... حدیث شریف میں سفر سے صحت کے ملنے کا ذکر ہے، اُسے حاصل کروں گا۔ ﴿11﴾... ظاہری و باطنی بیماریوں سے شفا حاصل کروں گا۔

یہ کلام حضرت سیِّدُنا شیخ علی بن محمد حَبَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی کتاب "وَقَفَاتٌ تَاَمُّلِیَّۃ عَلٰی جَانِبِ الْوَصَایَا وَالْاِجَازَاتِ الْحَبْشِیَّۃ" سے لیا گیا ہے۔

[1]... کتاب الحکم للحداد، ص ۲۲

[2]... کتاب الحکم للحداد، ص ۲۲

سفر کی دعا:

حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر پر روانہ ہوتے تو یوں کہتے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاَطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءَ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے قابو میں آنے کی نہ تھی اور ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم اپنے اِس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے اِس سفر کو ہم پر آسان فرما اور اِس کی مسافت کو ہمارے لیے کم کر دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سفر میں تو ہی حفاظت فرمانے والا ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں سفر کی مشقتوں، بُرے انتظار اور مال و گھر والوں میں بُری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپس لوٹتے تو یہی کلمات فرماتے اور اتنے الفاظ بڑھا دیتے: اٰیِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْن یعنی ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ، ص۵۳۸، حدیث: ۳۲۷۵

سیِّدُنا ھُود عَلَیْہِ السَّلَام کے مزار کی زیارت کی 49 نِیَّتیں

زیارت کے لیے جانے والے جب تم ارادہ کرلو تو اپنے گمان کو اچھا کرو، دل میں مزار پاک کی عظمت کو بٹھاؤ اور زیادہ سے زیادہ اچھی نیتیں کرو جو تمہیں ربِّ کریم کا قُرب عطا کریں۔

بُزُرگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَدَّس نبی حضرت سیِّدُنا ہود عَلَیْہِ السَّلَام کے مزار مبارک کی زیارت کے متعلق بہت ساری اچھی نیتیں اور اچھے مقاصد تحریر فرمائے ہیں، تم ان نیتوں اور مقاصد کو اُن کی کُتُب میں دیکھ سکتے ہو اور جو کوشش کرتا ہے پالیتا ہے اور تم وہاں سیر سَپاٹے اور تفریح کے اِرادے سے مت جاؤ بلکہ بلند مراتب اور مضبوط مقاصِد پانے کے لیے جاؤ۔

اب میں اللہ تعالیٰ کی حمد، اُسی پر بھروسا اور اُسی سے مدد طلب کرتے ہوئے نیتیں بیان کرتا ہوں:

﴿1﴾... درج ذیل فرامینِ باری تعالیٰ پر عمل کروں گا:

(۱)... هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا (پ۲۹، الملک: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام (تابع) کردی تو اس کے رستوں میں چلو۔

(۲)... قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ (پ۱۱، یونس: ۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے۔

(۳)...سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ ترجمۂ کنزالایمان: ابھی ہم اُنھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں۔ (پ۲۵، حٰمٓ السجدۃ: ۵۳)

﴿2﴾... ایک نَبیِّ مُرسَل حضرت سیِّدُنا ہود عَلَیْہِ السَّلَام کے مزار پاک کی زیارت کروں گا۔ ﴿3﴾... اِس مُعزز جگہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روحانیت حاصل کروں گا۔ ﴿4﴾... علم حاصل کروں گا اور دوسروں کو سیکھاؤں گا۔ ﴿5﴾... وعظ ونصیحت کی باتیں سنوں گا۔ ﴿6﴾... معرفَتِ الٰہی رکھنے والوں کے چہروں پر نظر ڈالوں گا۔ ﴿7﴾... ایسی ہستیوں سے مدد طلب کروں گا۔ ﴿8﴾... حضرات عُلَمائے کرام کی بارگاہوں میں بیٹھوں گا۔ ﴿9﴾... علم کی مجلسوں میں حاضری دوں گا۔ ﴿10﴾... مسلمانوں کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ ﴿11﴾... اپنی ذات کے لیے نفع اٹھاؤں گا۔ ﴿12﴾... مجھے کوئی حکم دے گا تو اس کی اطاعت کروں گا۔ ﴿13﴾... اپنے والدین کے حکم کی پیروی کروں گا۔ ﴿14﴾... بابرکت جگہوں میں عبادت کروں گا۔ ﴿15﴾... ان جگہوں میں عبادت کرکے زمین کو اپنے لیے گواہ بناؤں گا۔ ﴿16﴾... حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف وکمالات سنوں گا۔ ﴿17﴾... قرآنِ کریم کی تلاوت سنوں گا۔ ﴿18﴾... ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہوں گا۔ ﴿19﴾... تسبیح یعنی ”سُبْحٰنَ اللّٰه“ کہوں گا۔ ﴿20﴾... استغفار کروں گا۔ ﴿21﴾... حضور امامُ الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدُنا ہود عَلَیْہِ السَّلَام پر درود بھیجوں گا۔ ﴿22﴾... حضرات عُلَمائے کرام کی اقتدا میں نمازِ باجماعت ادا کروں گا۔ ﴿23﴾... اولیائے عظام اور عُلَمائے کرام کے مزارات کی زیارت کروں گا تاکہ اُن کے مزاراتِ مُقَدَّسہ کو آباد رکھ کر اُن کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ ﴿24﴾... باربار ان کی برکتیں حاصل کروں گا۔

﴿25﴾... مُعَزَّز مقام پر صدقہ و خیرات کروں گا۔﴿26﴾... حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، فرشتوں اور نیک بندوں پر سلام بھیجوں گا۔﴿27﴾... ایسے مجمع میں شامل ہو جاؤں گا جن کے بارے میں حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَاتَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ یعنی میری امت کسی گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔(1) ﴿28﴾... موقع مِلا تو وہاں اَذان و اقامت کہوں گا۔﴿29﴾... آنے والے مہمانوں اور زائرین کی خدمت کروں گا۔﴿30﴾... نابینا کی رہنمائی کروں گا۔﴿31﴾... سِری و جہری طور پر اللہ تعالٰی کا ذکر کروں گا۔ ﴿32﴾... ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کروں گا(2)۔

❶... مسند احمد، حدیث ابی بصرۃ الغفاری، ۱۰/ ۳۴۹، حدیث: ۲۷۲۹۳

❷... یہ نیت شافعی اسلامی بھائیوں کے لیے ہے۔ اَحناف کا موقف اِس بارے میں یہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نَبِیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مُقَرَّر فرمایا ہے کہ نہ اُس سے پہلے نماز کی صحت نہ اُس کے بعد تاخیر کی اِجازت، ظہرین (ظہر و عصر) عرفہ وعشائین (مغرب وعشا) مُزدَلِفَہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً (یعنی حالت سفر و اقامت میں) ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآنِ عظیم و اَحادیثِ صحاح سیّدُ المُرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے جَیِّد صحابۂ کرام، تابعین عِظام، اَئِمَّۂ دین و اکابرِ تبعِ تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بَیْنَ الصلاتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم (کا) ہے: جمع فعلی جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آ گیا اب فوراً عصر اَوّل وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت اور فعلاً و صورۃً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شَفَق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی اِدھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعُذرِ مَرَض و ضرورتِ سفر بلا شُبہ جائز ہے ہمارے عُلَمائے کرام بھی اس کی رُخصت دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک مُؤَخَّر...☜

﴿33﴾...راستے سے تکلیف دہ چیز (جیسے پتھر/کانٹے وغیرہ) ہٹاؤں گا۔﴿34﴾...مزار سے جُڑی نشانیوں کی تعظیم کروں گا۔﴿35﴾...اللہ تعالٰی کے لیے محبت رکھنے والے احباب کے ساتھ بیٹھوں گا جن کو مختلف شہروں سے ایک جگہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد جمع کرتی ہے۔﴿36﴾...مریضوں کی عیادت کروں گا۔﴿37﴾...جنازوں میں شرکت کروں گا۔﴿38﴾...اللہ تعالٰی کی خاطر دوستوں سے ملاقات کروں گا۔﴿39﴾...جن سے صلہ رحمی کرنا آباء واَجداد سے بھلائی کرنا ہے اُن سے صلہ رحمی کروں گا۔﴿40﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زمین اور بنائی ہوئی چیزوں میں غور و فکر کروں گا۔﴿41﴾...ایسی جگہوں میں داخل ہوں گا جہاں نیکوکار ٹھہرتے اور بھلے لوگ بیٹھتے ہیں۔﴿42﴾...اپنے

......کردے اور دوسری میں جلدی کر کے اَوّل وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کر لے، تاہم ہوگی ہر نماز اپنے وقت میں۔ دوسری قسم **جمع وقتی** ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں: **جمع تقدیم** کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اس کے ساتھ ہی مُتَّصِلاً بلا فَصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشاء پیشگی پڑھ لیں اور **جمع تاخیر** کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت و اختیار قصداً اُٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشاء کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد مُتَّصِلاً خواہ مُنْفَصِلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے، یہ دونوں صورتیں بحالَتِ اختیار صرف حُجّاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ و مغرب مُزدَلِفہ میں جائز ہیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں اگر جمع تقدیم کرے گا (تو) نمازِ اَخیرُ محض باطل و ناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہوگی نہ پڑھے گا ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہ گار ہوگا عمداً (جان بوجھ کر) نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱٦۰ تا ۱٦۳، ملتقطاً)

نوٹ: جمع بین الصلاتین سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے **فتاویٰ رضویہ، جلد 5، صفحہ 159 تا 313** کا مطالعہ کیجئے!

اسلامی بھائیوں سے ملاقات کروں گا۔﴿43﴾... مسلمان بھائیوں کے گروہ میں اضافہ کروں گا۔﴿44﴾... کمزوروں اور مسکینوں کے ساتھ تعاوُن کروں گا۔

مزارِ نبی کی برکات:

﴿45﴾... کسی کہنے والے کی اِس بات پر عمل کروں گا کہ "حضرت سیِّدُنا ہود علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کے مزار اقدس پر خاموشی تسبیح، مسکرانا عبادت اور زندگی گزارنا اَخلاق کو سنوارنا ہے۔

نیکیوں بھرے سفر کی برکتیں:

﴿46﴾... حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس مبارک فرمان پر عمل کروں گا کہ "سَافِرُوْا تَصِحُّوْا یعنی سفر کرو صحت یاب ہو جاؤ گے۔"(1)

سفر میں جائز مزاح کرنا عبادت ہے:

﴿47﴾... اِس فرمانِ عالی پر عمل کروں گا کہ "مِزَاحُ الرَّجُلِ فِی السَّفَرِ مَعَ اَخِیْہِ عِبَادَۃٌ یعنی سفر میں اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ (جائز) مزاح کرنا عبادت ہے۔"(2)

﴿48﴾... مذکورہ تمام نیتیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کروں گا۔ ﴿49﴾... جو نیت سلف صالحین کی میں بھی وہی نیت رکھوں گا۔

بارگاہِ الٰہی میں التجا:

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْ نِیَّاتِنَا فِیْ نِیَّاتِھِمْ وَاَعْمَالَنَا فِیْ اَعْمَالِھِمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن یعنی اے اللہ

(1)... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۲۲، حدیث: ۸۹۵۴

(2)... تخریج نہیں ملی۔

عَزَّوَجَلَّ! ہماری نیتوں کو اسلاف کی نیتوں سے اور ہمارے اعمال کو اُن کے اعمال سے ملا دے، اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

اِختتام:

حضورِ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سلف صالحین اور بعد کے بزرگوں سے منقول نیتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محتاج بندے محمد سَعْد بن عَلَوی عَیْدَرُوْس کے لیے آسان فرمایا یہاں اِس کا اختتام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِن کے ذریعے نفع عطا فرمائے اور اِن کو خالص اپنے لیے کر دے، بے شک وہ دعا قبول فرمانے والا ہے۔

فہرست حکایات

﴿صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد﴾

تفصیلی فہرست

ماٰخذومَراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالٰی	....
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
التفسیر الکبیر	امام محمد بن عمر رازی شافعی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۰ھ
روح المعانی	شہاب الدین سید محمود آلوسی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	امام محمد بن احمد قرطبی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۱ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المصنف	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	حافظ حارث بن ابی اسامہ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
المسند	ابویعلٰی احمد بن علی موصلی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
مشکاۃ المصابیح	محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
مسند فردوس	شیرویہ بن شہردار دیلمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
مستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ

الموسوعة	عبد اللہ بن محمد ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبة العصریة ۱۴۲۶ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۰ھ
حلیة الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۸ھ
الزهد	امام احمد بن محمد بن حنبل علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ
الزهد	ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
الموضوعات	عبد الرحمٰن بن علی بن الجوزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۹۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
معرفة الصحابة	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۲ھ
فتح الباری	حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۵ھ
احیاء العلوم	ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۶ھ
علم القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۵ھ
تنبیه الغافلین	ابو لیث نصر بن محمد سمرقندی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
المسند	امام حافظ سلیمان داود طیالسی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفة بیروت
الجامع فی الحدیث	عبد اللہ بن وهب بن مسلم مصری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۹۷ھ	دار ابن جوزی ۱۴۱۶ھ
جامع العلوم والحکم	عبد الرحمٰن بن شهاب الدین علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۹۵ھ	مکتبة الفیصلیة مکه
التبصرة	عبد الرحمٰن بن علی ابن جوزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۳ھ
تاریخ مدینه	ابو زید عمر بن شبة نمیری بصری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۶۲ھ	دار الفکر بیروت
العظمة	محمد بن محمد المعروف بابی الشیخ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۴ھ
فضائل بیت المقدس	محمد الواحد بن احمد مقدسی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ
امالی	عبد الملک بن محمد بشران علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الوطن ریاض ۱۴۱۸ھ
منهاج العابدین	ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیة
المغنی	عبد اللہ بن احمد الشهیر بابن قدامة علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۲۰ھ	دار عالم الکتب ۱۴۰۶ھ

معجم الصحابة	ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۱۷ھ	مکتبة دار البیان ۱۴۲۱ھ
العقد الفرید	احمد بن محمد عبد ربہ اندلسی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۲۸ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۷ھ
تاریخ بغداد	احمد بن علی خطیب بغدادی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۷ھ
المجالسة وجواهر العلم	ابوبکر احمد بن مروان مالکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۳۳ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۱ھ
الاحادیث المختارة	محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار خضر ۱۴۲۱ھ
تذکرة الموضوعات	محمد طاہر بن علی ہندی فتنی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۸۶ھ	دار احیاء التراث ۱۳۴۳ھ
اعتلال القلوب	محمد بن جعفر بن محمد خرائطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	نزار مصطفٰی الباز ۱۴۲۰ھ
مرقاة المفاتیح	علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
السنة	عبداللہ بن احمد بن حنبل علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۹۰ھ	دار ابن قیم دمام ۱۴۰۶ھ
اسنی المطالب...	ابویحییٰ ذکریا بن محمد انصاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۲۶ھ	....

ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے

... ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار (رکعت) پر مُحافَظت کی اللہ تعالٰی اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔ (نسائی، ص۳۱۰، حدیث: ۱۸۱۳) علامہ سیِّد طَحطاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سِرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (حُقُوقُ الْعِباد یعنی بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مُطالبات ہیں اللہ تعالٰی اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، ۱/ ۲۸۴) اور علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: اُس کے لئے بشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔

(ردالمحتار، ۲/ ۵۴۷)

شعبہ تراجمِ کُتُب (اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟(تَمْهِيْدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:88)

02...مدنی آقا کے روشن فیصلے(اَلْبَاهِرُ فِيْ حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر)(کل صفحات:112)

03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں(قُرَّةُ الْعُيُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:142)

04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول(اَلْمَوَاعِظُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة)(کل صفحات:54)

05...جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)

06...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد:1)(اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِر)(کل صفحات:853)

07...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد:2)(اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِر)(کل صفحات:1012)

08...امام اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم کی وصیتیں(وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَه)(کل صفحات:46)

09...دین و دنیا کی انوکھی باتیں(اَلْمُسْتَطْرَف فِيْ كُلِّ فَنٍّ مُّسْتَظْرَف، جلد:1)(کل صفحات:552)

10...اصلاحِ اعمال(جلد:1)(اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّة شَرْحُ طَرِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّة)(کل صفحات:866)

11...مختصر منہاج العابدین(تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْن مُخْتَصَرُ مِنْهَاجِ الْعَابِدِيْن)(کل صفحات:281)

12...نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَر)(کل صفحات:98)

13...اللہ والوں کی باتیں(جلد:1)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)(کل صفحات:896)

14...اللہ والوں کی باتیں(جلد:2)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)(کل صفحات:625)

15...اللہ والوں کی باتیں(جلد:3)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)(کل صفحات:580)

16...اللہ والوں کی باتیں(جلد:4)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)(کل صفحات:510)

17...اللہ والوں کی باتیں(جلد:5)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)(کل صفحات:571)

18...اللہ والوں کی باتیں(جلد:6)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)(کل صفحات:586)

19...اللہ والوں کی باتیں(جلد:7)(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء)(کل صفحات:531)

20...فیضانِ مزاراتِ اولیاء(كَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144)

21...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّهْد وَقَصْرُ الْاَمَل)(کل صفحات:85)

22...عاشقانِ حدیث کی حکایات(اَلرِّحْلَة فِيْ طَلَبِ الْحَدِيْث)(کل صفحات:105)

23...احیاء العلوم(جلد:1)(اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن)(کل صفحات:1124)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net